هوالعليم نصاب علوم ومعارف اسلام (۳)

معادشناسي

تيسري جلد

تالیف حضرت علامه آیت الله حاج سید محمه حسین حسینی طهرانی قدس الله نفسه الزکیه

ترجمه سید سبط حیدر زیدی نام کتاب: معاد شناسی - تیسری جلد تالیف: علامه آیت الله سید محمه حسین حسینی طهرانی قد س الله نفسه الزکیه ترجمه: سید سبط حیدر زیدی ناشر: شریعت کده سال طبع: ۳۹ ۱۹ همطابق به ۲۰۱۸ء تعداد: ایک مزار - قیمت ۱۲۰ روپ چ جمله حقوق بحق ناشر محفوظ میں

sibtezaidi@yahoo.com

0098-9359750753

ملنے کے پیخ

- قائم بك ديو، مين بازار نوگانوال سادات ضلع جي پي گرامر وهه، يوپي-
 - 💸 عباس بك اليجنسي، درگاه حضرت عباس، رستم نگر لكھنؤ۔
 - 🖈 تنظیم المکاتب، لکھنؤ، یویی۔
 - چه حیدری کت خانه، سمبنی ـ
- نشریعت کده (منزل سید سبط حیدرزیدی) محلّه کھڑاڑہ قصبہ شیر کوٹ ضلع بجنور، یویی۔



فهرست مطالب معاد شناسی - تیسری جلد

صفحہ	عنوان
	بندر ہویں مجلس صفحہ کاسے • ۷ تک
رمیان	موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے و
	رابطه
71	جب تک غرور و تکبر باقی ہے حقائق تک چنچنے کاراستہ مسدود ہے
**	ایمان نہ لانے پر خدا کو دیکھنے اور ملا ئکہ کے نز ول کا بہانہ تکبر کی وجہ سے ہے
r ۵	انسان کے علم کا محد ود ہو نااس کے نامحد ودعلوم پراحاطہ نہ ہونے کی دلیل ہے
49	بہت سے لو گوں کی تو قعات ان کے تکبر کی وجہ سے ہیں
٣٢	د کھاوے کا تقدس بھی خو د پیندی اور تکبر کی وجہ سے ہے
٣٣	عالم مادہ میں فرشتے کا نزول جسمانی شکل میں ہے

۱<u>/ معاد شناسی - تیسر ی جلد</u>

صفحه	عنوان
٣۵	سورہ اسراء میں منکرین رسالت کی بے جاتو قعات
٣٩	مَنْ عَمِلَ هِا عَلِمَ وَرَّتُهُ الله عَلِمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.
۱۲۱	د نیوی موت و برزخی حیات اور برزخی موت و قیامتی حیات کے در میان تلازم
	و رابطه
40	مومن کی قبر کی کشاد گی اس کی معنوی آنکھ کے نور کے تا بع ہے
۴۸	کافروں کا دوبارہ دنیامیں جانے کی تمنا تاکہ فوت شدہ اعمال کا اعادہ کر سکیں ،
	بیپود گی ہے
۵۲	اہل برزخ کے دنیامیں نہ پلٹنے کی وجہ
۵۳	ظالم د نیامیں پلٹادیے جائیں تو پھر بھی وہ اپنے سابق اعمال کو انجام دیں گے
۵۳	انسان د نیا کی پریشانیوں میں خدا کو یاد کرتااورامن وسکون میں بھول جاتا ہے
۵۸	قرآن نے انسان کی توبہ کے بعد گناہ کی طرف پلٹنے کی مثال ڈویتے ہوئے شخص
	سے دی ہے
71	حضرت امام حسن علیہ السلام کے جنادہ کو وعظ و نضیحت
4٣	موت سے پہلے آ مادہ سفر ہو جاؤ
40	د نیوی کام اس طرح انجام دو که گویا تمیس ہمیشه رہنا ہے اور آخرت کا کام اس
	طرح انجاد دو کہ گویا کل ہی کو مرجانا ہے
44	حضرت امام حسن مجتنبی علیه السلام کی شهادت

صفحہ	عثوان
	سولہویں مجلس صفحہ اے سے ۱۶ اتک
کی راه	ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک پہونچنے '
	نہیں رکھتے
۷۳	الهی تکالیف علم و قدرت کی شرط کے ساتھ ہیں
∠ ∀	علم وقدرت کی صورت میں تکلیف کے متحقق ومنجز ہونے پر حدیث رفع سے
	استدلال
4 9	•
	مواخذه پر روایات کی دلالت
۸۴	الهی تکالیف کے متحقق ہونے میں قدرت کے لزوم پر آیات کی دلالت
۸۸	قرآن کریم میں مستضعف کے معنی
92	مستضعفین کے دو گروہ ہیں
91	دارالاسلام کی جانب ہجرت واجب ہے
1++	دارالکفر میں زند گی بسر کر ناحرام ہے
1+1	ممینز و سمجھدار بچوں پر بھی دارالاسلام کی طرف ججرت واجب ہے
1+1	چارہ نہ ہونے اور راہ فرار پر قدرت نہ رکھنے کی وجہ سے مستضعفین مشتناء ہیں
1+4	جولوگ مستضعفین کے ملاک کی بناء پران کے ساتھ ملق ہیں
11+	روایات میں مستضعفین کی تعیین ونشخیص

<u>۸/ معاد شناسی - تیسر ی جلد</u>

صفحه	عنوان
110	ا گراہل سنت خدااور محمد وآل محمد سے دستمنی نہ رکھتے ہوں توآ خر کار نجات یافتہ
	ېي
114	تہتر فر قوں میں سے ناجیہ فرقہ سے مراد
177	دائکی عذاب صرف مکذبین سے مخصوص ہے
150	خداوندعالم سے عفو بخشش کی امید رکھنے والوں کے بارے میں
اسا	قبر میں سوال وجواب صرف خالص مومنوں اور خالص کافروں سے ہے
١٣٣	مستضعفین 'ابرار کامقام نہیں پاسکتے
١٣٥	إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّلُهُمُ الْمَلَائِكَةُ آيت ميں عالم قبر کے سوال پر دلالت ہے
124	آ فندی لڑکی کے سرکے بال کا سفید ہوجاناا پی مال کے عذاب قبر کو دیچے کر
139	مستكبرين كے تسلط سے نكلنے كے ليے ہجرت كاواجب ہونا
١٣٢	سید جواد کر بلائی اور ایک من ر سیده اہل سدت
11~9	عالم برزخ میں ناقصہ نفوس کا تکامل
125	ر سول اکرم ﷺ وَکَمَالِیَّامُ کا فرمان : اے علی ! جنت میں آپ کے لیے گنج وخزانہ ہے
100	حسن و حسین علیهاالسلام عرش الهی کو د و گو شوار ه
164	حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل پر مٹی خون میں تبدیل ہو گئی

<u>فهرست مطالب/۹</u>

صفحہ	عنوان
	ستر ہویں مجلس صفحہ الااسے ۲۵۸ تک
	عالم برزخ کے عالم طبیعت و قبر سے رابطے کی کیفیت
141	عالم مادہ کی تمام موجودات، عالم ملکوت کے تحت تسلط ہیں
rri	نفس کا جسمانیة الحدوث وروحانیة البقاء ہونے کااصالة المادہ سے کو کی ربط نہیں
179	مادی موجو دات کا مجر دہ موجو دات کے ذریعہ سیر تکامل
141	مادی موجودات اپنے تمام اسباب و علل کے ساتھ ملکوتی طاقتوں کے تحت
	سر گرم عمل ہیں
۱۷۳	طیب وطام موجودات سے فرشتوں کا اور کثیف وخبیث موجودات سے جنوں
	کارابطہ ہے
124	جن اور ملکوتی موجو دات کی غلط تفسیریں
۱۷۸	جو فر شیۃ اس عالم کے امور کی تدبیر میں مصروف ہیں ان کی قشمیں
۱۸۴	مُثُل افلاطونيه و الْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا كَي بارے ميں تحقیق
۱۸۸	موجودات عالمی سفلی میں عالمی علوی کے موثر ہونے کے متعلق روایات
191	صحيفه سجاديه کی د عامیں علو ی فر شتوں پر درود وسلام
191	دعائے سات میں موجودات عالم سفلی پر عالم علوی کی تا ثیر
194	امور تكوينيه ميں اساء الہيه كى تا ثير
199	موجو دات عالم علو ی کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام کی فرمائش

*۱/ معاد شناسی - تبسر ی جلد

صفحه	عنوان
r+r	حديث اعرابي ميں نفس كليه الهميه ملكو تبير
۲+۵	حديث كميل مين نفس كليه الهبيه
r+9	عالم امکان میں نفوس قدسیہ مجر دہ کی تا ثیر پر دعائے رجبیہ کی دلالت
717	"ارادة الرب في مقادير اموره تهبط اليكم" كي ولايت تكوينيه پر ولالت
110	حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے دست مبارک سے تحریر روایت
414	چوده معصومین علیه السلام کی ارواح طبیبه عالم نور و مجر ده ہیں
771	فرشتے؛ تدبیر امور الهی میں واسطہ فیض ہیں
۲۲۵	فرشتے صرف واسطہ ہیں اور فعل وصفت خداوند عالم سے مخصوص ہے
772	عنسل و کفن و د فن کے مستحبآ داب
۲۳۲	فشار قبرکے اسباب و علل
٢٣٦	میت کے بازووں کے نیچے کفن کے اندر دوجر یدوں کے رکھنے کااستحباب
٢٣٩	شیخ صدوق کا جنازہ ایک مہزار سال کے بعد بھی ترو تازہ نکلا
٣٣٣	شاہ اساعیل کی داستان اور حرین بزیدریاحی
rra	ملكوتى غذاكے متعلق جناب مرزانجم الدين كاخواب
۲۳۷	امير المؤمنين عليه السلام كاشب شهادت حضرت رسول خدا كوخواب ميں ديھنا
۲۵٠	امير المؤمنين عليه السلام كاكربلا تشريف لانااوراس كى تربت كوسو نگھنا
rar	امیر المؤمنین علیہ السلام کاصفین کے راہتے میں واقعہ کر بلاکے متعلق خبر دینا

فهرست مطالب/۱۱

صفحه	عثوان
	اٹھار ہویں مجلس صفحہ ۲۵۹ سے ۴۰۳ تک
	ار واح کا عالم د نیاسے رابطہ
777	مؤمنین کی ارواح پرندوں کے سَگدانوں میں ُنہیں ہیں
240	مؤمنین کی ارواح انسانی صورت میں ہیں
777	ارواح اپنے عزیز وں سے ملا قات کے لیے دنیا میں آتی ہیں
749	ارواح کاد نیامیں پرندوں کی شکل میں آ ناصرف از باب تمثیل ہے
7	زندہ لو گوں کے کار خیر کا فائدہ مر دوں کو پہنچتا ہے
7 2 m	اہل قبور کی زیارت کر نااور اس کاوقت
7	آیت الله انصاری کا قبر سلمان فارسی کی زیارت کرنا
7 24	اہل قبور کی زیارت کی کیفیت
۲۸•	مؤمنین کی ارواح وادی السلام میں جمع ہوتی ہیں
٢٨٣	کفار کی ارواح وادی بر ہوت میں جمع ہوتی ہیں
ray	بعض ار واح کااپنی بعض اولاد سے ملا قات
۲۸۸	برزخ میں گنا ہکار مؤمنین اپنے اعمال کی سزا پاتے ہیں
19	برزخ میں برے اعمال شیطانی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں
79	شیطان؛انیان کے ساتھ ہمیشہ اس کے نفس امارہ کی صورت میں ہے

۱۱<u>۲ معاد شناسی - تیسر ی جلد</u>

صفحه	عنوان
19 0	قبر میں مومن کے اعمال مجسم شکل میں ظاہر ہوتے ہیں
797	عالم قبر میں ولایت سب سے زیادہ خوبصورت شکل میں ظاہر ہو گی
19 1	امير المؤمنين عليه السلام كى ولايت كى مخالفت
۳+۱	امیر المؤمنین علیہ السلام کااپنی شہادت کے متعلق خبر دینا
٣.٢	امیر المؤمنین علیہ السلام اپنی شہادت کاانتظار کررہے ہیں
	انیسویں مجلس صفحہ ۴۰۰۹ سے ۳۲۴ ساتک
ساتھ	عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے
	ہو نا
۳۱۱	حضرت آ دم جنت اور برزخ کی جنت دونوں دنیوی ہیں
710	انسانی اعمال کاعالم قبر میں مجسم ہو نااور اعمال صالحہ کے فوائد
٣١٦	انسانی اعمال کامجسم ہو نااور قیس بن عاصم کی داستان
٣19	خطبہ رسول خدا لِٹُائِیالِیم اس سلسلے میں کہ انسان کو اس کے عمل کے علاوہ کو ئی
	نجات نہیں دے سکتا
21	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گناہوں سے بیچنے کے ضروری ہونے
	پراشعار
٣٢٢	بهشت خلد اور بهشت عدن میں فرق
٣٢٣	کافروں کی ارواح وادی بر ہوت میں جائیں گی

فیرست مطالب *ا*۱۳

صفحہ	عنوان
mr2	حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام سے روم کے بادشاہ کے سوالات
449	حوض کوثر کی صفات اور دوسری چار نہریں
٣٣٢	حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اشعث بن قیس کی دشمنی
mmm	ابو بحر کواشعت ابن قیس کے قتل نہ کرنے پر افسوس رہا
۳۳۵	حضرت امير المؤمنين عليه السلام كي حكومت ،الهي حكومت تھي
۳۳۸	امیر المؤمنین علیہ السلام کی افضیات پر ابوامامہ باہلی کی معاویہ سے گفتگو
mmq	حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اشعث کی دشتنی کے چند نمونے
ساماسا	حضرت امير المؤمنين عليه السلام كى شان ميں صفى الدين حلى كے اشعار
٣٣٢	امیر المؤمنین علیہ السلام کااشعث بن قیس کے ساتھ حلم وبر دباری ہے بر تاؤ
٩٣٩	حضرت امير المؤمنين عليه السلام كى اجتماعى عدالت
mar	رعیت کے حقوق کی برابری کے متعلق حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا خطبہ
mar	رعیت کی امیر المؤمنین علیہ السلام سے تقسیم بیت المال میں گور نروں کی
	شكايت
۳۵۲	امير المؤمنين عليه السلام كى حكومت ميں اشعث بن قيس كى خلاف ورزياں
۳۵۲	اجمّاعی عدالت کی بر قرار ی میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی مخالفت
41	حضرت امير المؤمنين عليه السلام كواشعث ابن قيس كاقتل كى د همكى دينا
777	امير المؤمنين عليه السلام كى شهادت ميں اشعث ابن قيس كاابن ملجم كى مدد كرنا

هوالعليم نصاب علوم ومعارف اسلام (۳)

معادشناسي

تيسري جلد

تالیف حضرت علامه آیت الله حاج سید محمه حسین حسینی طهرانی قدس الله نفسه الزکیه

ترجمه سید سبط حیدر زیدی

بندر ہویں مجلس

موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ أعودُ بالله منَ الشَّيطانِ الرَّجيم

بِسْمِ اللهَ الرَّحْمَّنِ الْرَّحْمَّنِ الْرَّحْمَّنِ الْرَّحْمَّنِ الْرَّحْمَّنِ الْعَلِيِّ الْعَظَيْمِ. اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوِّةَ الَّا بِالله الْعَلِيِّ الْعَظَيْمِ. وَصَلَى اللهُ عَلَيَ مُحمد وآلِه طاهرين مُحَمَّدْ وَآلِهَ الطَّاهَرِيْنَ وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى آعْدَائهمْ آجْمَعيْنَ منَ الْآنَ الَى قيامَ يَوْمِ الدِّيْنِ '-

قَالَ اللهُ الْحَكِيْمِ فِي كِتَابِهَ الْكَرِيْمِ: "وَقَالَ الَّذَينَ لاَيَرَّجُونَ لقَاءَنَا لَوْلا أَنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائَكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَد استَكْبرُوا في أَنفُسهمْ وَعَتُوا عُتُوَّاكبِيراً * يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَة لابُشرَى يَوْمَئذ لِّلْمُجْرِمِينَ وَ 'يَقُولُونَ حجْراً مُحْجُوراً * وَ قَدمْنَا إلى مَا عَملُوا منْ عَملَ فَجَعَلْنَهُ مَباء مّنثُوراً * أَصحَابُ الْجَنَّة يَوْمَئذَ خَيرٌ مَّستَقَرَّا وَ أَحْسَنُ مَقيلًا "'.

(قرآن مجید کے بچیبویں سورہ، سورہ فرقان کی اکیسویں آیت سے چوبیسوس آیت تک)

وہ لوگ کہ جو ہماری زیارت وہلا قات کی امید و شوق نہیں رکھتے ؛ کہتے ہیں: کیوں ہم پر فرشتے نازل نہیں ہوتے؟ یا کیوں ہم خدا کو نہیں دیکھتے؟ یعنی ر سول خدالتُّ الآبُو ہے کہتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں خدا دکھا دیں یا ملا ککہ ہم پر

> ا-مذكوره مطالب يندره ماه رمضان المبارك رسوس ه كوبيان هوئ ميں-۲_سورهٔ فرقان، آیت ۲۱-۲۴_

۱۲۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

نازل ہوں اس طرح سے کہ ہم ان کو دیجے سکیں اور چھو سکیں اس وقت ایمان کے آئیں گے اور جب تک ہم خدا کو نہیں دیکھیں اور فرشتے ہم پر نازل نہ ہوں ایمان نہیں لائیں گے۔ یہ باتیں کہ جو وہ لوگ اپنی زبان سے کہہ کررہے ہیں بہت زیادہ غلط ہیں اور یہ ایسے لوگوں کی باتیں سراسر تکبر و گھمنڈ والی ہیں۔ اس وقت کہ جب وہ لوگ ملائکہ کو دیکھیں گے ان کا کام تمام ہوچکا ہوگااور اس طرح کے سرکش وہ کے ہوئے لوگ اپنی بے لگامی و نفسانی غرور و تکبر اور خود کو بڑا جانے کی وجہ سے صراط متقیم وراہ حق یہ نہیں آسکیں گے ان کو مطرود و کو ملائکہ کے ذریعہ کوئی بشارت حاصل نہیں ہوگی اور ان لوگوں کو مطرود و مردود کردیا جائے گا اور عوالم سرور وخوشحالی میں وارد ہونے سے منع کردیا حائے گا۔

وہ اعمال کہ جو دنیامیں انجام دیئے ہیں چونکہ ہماری قربت ورضایت و امید کے سابیہ میں نہیں تھے للذا ہم نے اپنا قہری ارادہ ان پر غالب کر دیا ہے اور ان کے اعمال کو گرد وغبار کی طرح اڑا کر ایک کھلی ہوا و فضامیں متفرق و ناتوان بنادیا ہے۔

لیکن جنتی لوگ کہ جو ہم سے ملاقات کی امید رکھتے تھے روز قیامت ایک پر امن ومطمئن جگہ پر ہوں گے اور آرام وسکون سے رہیں گے۔

بندر ہویں مجلس - موجودات مثالبہ کے مثابدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۱

جب تک غرور و تکبر باقی ہے حقائق تک پہنچنے کاراستہ مسدود ہے

للذاجب تک کہ تکبر و غرور ہے۔ یعنی اپن آپ کو بہت او نچا سجھتے اور خود اپنی تعریف کے پُل باند ھتے ہیں۔ اس وقت تک صراط متقیم کو حاصل کرنے کاراستہ بند ہے؛ چونکہ تکبر و غروراور بے لگامی تمام اچھی باتوں کے اثر انداز ہونے اور سننے سے روک دیتی ہے اور ایسے لوگ اپنی غلطیاں اور گناہوں کی توجیہ کرتے ہوئے اپنے خود پیند نفس کے تا بع و مطبع رہتے ہیں، لہذا وہ ہمیشہ اپنی متنکبر نفس کو جہالت کے زندان میں قیدر کھتے اور اس کو اپنی ہٹ دھر می اور ضد کی بدولت غلط نظریات و عقائد کے قبر ستان میں دفن کردیتے ہیں۔ اور ضد کی بدولت غلط نظریات و عقائد کے قبر ستان میں دفن کردیتے ہیں۔ مغرور و متکبر افراد کہتے ہیں: جب تک ہم اپنی نگاہوں سے خدا کو نہیں و کیکیں گے ۔ مغرور و متکبر افراد کہتے ہیں: جب تک ہم اپنی نگاہوں سے خدا کو نہیں علی یا فرشتے ہم پر نازل نہیں ہوں گے ہم ایمان نہیں لائیں گے ۔ حالانکہ اس طرح کی باتیں کس قدر حقیقت اور عقل سے دور اور غلط و کے اعتبار ہیں۔

جب کہ اس بات سے واقف ہونے کے بعد کہ رسول خدالی اللہ برحق اور سے ہیں، خدائی جانب سے آئے ہیں، ان کا قلب عالم غیب سے متصل ہے، انہوں نے اپنی سچائی کے لئے بہت سی نشانیاں اور معجزات بھی پیش کئے ہیں، اور اپنی باتوں کے خدائی باتیں ہونے پر دلیلیں بھی سامنے رکھیں ہیں اور اس کے بعد کہ جب یہ جان گئے کہ حضرت رسول خدالی آئی کی عام اور طبیعی موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں بلکہ عالم غیب اور عالم ملکوت سے ان کا ارتباط ہے اور عظیم خزانہ و کی سے مرتبط ہیں۔ان کی مر بات و مرکام خدائی ہے وی اللی سے مربوط ہے، تو یہ بہانہ کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو دیکھ نہ لیں، بکار ہے۔

ایمان نہ لانے پر خداوند عالم کو دیکھنے اور ملا ئکہ کے نازل ہونے کا بہانہ، تکبر کی وجہ سے ہے

حقیقت اوراصل یہ ہے کہ انبیاء لوگوں سے اپنی باتوں کا اقرار اور اعتراف لینے کے لئے جہاں تک ممکن تھا مجزات لاتے تھے اور اس صورت میں اس طرح کے لوگوں کی غلط فکروں کو بر طرف کرتے تھے جو کہ خدا کو دیکھنے یا فرشتوں کے نزول پر بضد تھے جو کہ ان کے لئے ایک ناممکن اور محال کام ہے یہ سوائے سر پیچی اور حق کو قبول نہ کرنے میں تکبر کے علاوہ اور کوئی بہانہ نہیں ہوسکتا۔

یندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۳

یہ چاہتے ہیں کہ خدا کوآ نکھوں کے ذریعہ دیکھیں حالانکہ خداجسم نہیں رکھتا کہ اس کو جسمانی آنکھوں کے ذریعہ کہ جو محسوسات کو درک کرتی ہیں، دیکھا جاسکے، خداوند عالم ایسے ایمان کو قبول نہیں کرتا کہ جو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد لایا جائے ایساایمان، ایمان نہیں ہے بلکہ کفر ہے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اگر فرض کرلیں کہ خداوندعالم خود جسمانی شکل میں تمہارے سامنے حاضر ہوجائے جب کہ یہی اصل کفر ہے تاکہ تم اس کفر آمیز مقدمہ کے سبب صحیح ایمان لاسکو؛ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ کفر، ایمان کا مقدمہ وسب بن سکے ؟

کیا تمام ایمان کے راستے بند ہو گئے ہیں اور صرف یہی ایک راستہ باقی رہ گیا ہے کا جس کا سبب کفر ہے کہ خدا وندعالم تمہارے ایمان لانے کے لئے اس راہ سے مدد طلب کرے؟

کہتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ فرشتہ الہی ہمارے اوپر نازل نہ ہو۔حالانکہ فرشتوں کا نزول باعث ہے کہ انسان پاکیزہ روح اور یا کیزہ نفس کا حامل ہو۔

پنجمبرا کرم الٹی آلیکم فرشتوں کو دیکھتے تھے کیونکہ ان کا قلب پاک اور ملکوتی یعنی خدائی تھا فرشتوں کو اگر کوئی دیکھ سکتا ہے توبس وہی کہ جس کا دل پاک و صاف اور روشن ضمیر ہو ورنہ م کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔

لیکن ابھی خدا پر بھی ایمان نہیں لائیں ہیں، مشرک ہیں اور برے اخلاق و فتیج اعمال کے مرتکب ہیں، کس طرح اس آلودہ دل اور اضطراب کے ساتھ فرشتوں کو دیکھا جاسکتا ہے؟۔

آپ پہلے اس پیغمبر کے دستور کے مطابق خداپر ایمان لاؤ تاکہ اعمال صالحہ اور صفات حمیدہ کے ذریعہ عالم غیب وانوار الہیہ سے تمہارے دل متجلی ہول کہ پھر خدا کو بھی دیکھ سکتے ہواور فرشتہ بھی تم پر نازل ہو سکتے ہیں۔

لیکن خداکا دیدار ان عام آنکھوں سے ممکن نہیں ہے بلکہ اپنی باطن کی دید سے ہے، اس سے ملا قات پاک وصاف قلب اور ضمیر کے ذریعہ ہے اور بیہ اس وقت ہوگا جبکہ ہم قرآن کریم اور حکم پیغیبر الٹی ایک آپشے اور عمل کریں پھر آہشہ آہشہ ہمارے دلوں سے نفرت و کینہ دور ہوگا اور راہ انسانیت پے گامزن ہوجائیں گئے، برے صفات کا وجود ختم ہوجائے گا اور ان کی جگہ صفات حمیدہ کہ جو ایمان و مجاہدت اور عبودیت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں، جاگزین ہوجائیں گی۔

خداسے ملا قات؛خداوند عالم پر ایمان اور پیغیبر اللهٔ الیّنیم کی اطاعت و پیروی پر موقوف ہے کیونکہ اس صورت میں قلب پاک ہوجاتا ہے اور عالم مجر دات میں تجلیات ملکوتی کو حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے تو ممکن ہے کہ

یندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۵

ملا ککہ کو بھی دیچ لیں لیکن ہے سب اسی وقت ممکن ہے کہ جب خدا پر ایمان اور عمل صالح ہوں اس سے پہلے نہیں وگرنہ علت کا معلول پر مرتب ہو نااور معلول کاعلت پر مقدم ہو نالازم آئے گاجو کہ ممکن نہیں بلکہ محال ہے۔
تمہاری عقل اور فطرت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اس امر میں پیغیبرا کرم اللہ اللہ ایک جانب رجوع کریں اور آپ کے فرمان کو بجالا کیں کیونکہ جابل انسان کا عالم کے طرف رجوع کرنا فطری اور عقلی احکام میں سے ہے۔
انسان کے علم کا محد ود ہو نااس کے نامحد ود علوم پر احاطہ نہ

ہونے کی دلیل ہے

فطر تأ انسان ہر اس فعل میں کہ جس میں مہارت نہیں رکھتا اس فعل کو انجام دینے کے لئے یااس کو حاصل کرنے کے لئے اہل فن افراد کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس فن میں اس فنکار کے بتائے ہوئے راستہ پر عمل کے ذریعہ اپنے جہل کو دور کرتا ہے اپنی راہ کو ہموار کرتا ہے اور اگر کوئی فکر کرے کہ ہم کسی اہل علم کی طرف رجوع کئے بغیر کسی بھی چیز کے ہدف و مقصد کو پہونچ جائیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا انسان خود کو مزاروں فتم کی مشکلات وہلاکت میں ڈال رہا ہے۔
"وَ مَا أُوتِيتُم مَّنَ الْعِلْمِ إِلا قليلاً" اللہ منہیں درجات و مرات علم سے آگاہ نہیں کیا گیا ہے مگر بہت کم۔

ا۔سورہ اسراہ ، آیت ۸۵۔

۲۷/ معاد شناسی - تیسر ی جلد

جب ہم بطور کلی بہت مخضر علم کے حامل ہیں تو بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ انسان مرعلم دنیوی،علوم البی اور عالم ملکوت کے علوم مجردہ میں مرایک علم سے صد در صد واقف ہو اور پھر مقام عمل میں قدم آگے بڑھائے ؟۔یہ محال و ناممکن ہے۔

اس لیے کہ انسان کی ذات محدود ہے لہذا نامحدود علوم پر مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص مریض ہواور اپنے علاج کے لیے طبیب کے پاس جائے طبیب اس کے لیے کوئی دوائی تجویز کرے اور وہ طبیب سے کھے کہ جو آپ نے دوائی تجویز کی ہے میں اس کو نہیں جانتا کہ اس میں کیا کیا ہے اور کس چیز سے بنی ہے یا میرے جسم میں کیا کیا تبدیلی اور اثر لائے گی للہذا ہم اس دوا کو استعمال نہیں کریں گے۔

اگر مریض اس طرح کی کوئی گفتگو کرے تو طبیب کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے کہ وہ کہے کہ آپ ہمارے ان نسخوں پر عمل نہ کریں، جائیں مرجائیں۔

پھر طبیب یہ ضرور کہے گاکہ ہم نے اس علم میں مہارت حاصل کرنے کے لئے سالہا سال زحمت برداشت کی اور اس علم سے متعلق کتابیں پڑھیں اس طبابت میں تجربہ حاصل کیا ہے اپنی عمر کو صرف کیا پھر کہیں اس علم کو حاصل کیا ہے، اب آب بھی اسی روش کو اختیار کریں اور مطالعہ و تجربہ

یندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۷

حاصل کریں اور اپنی عمر صرف کریں تاکہ اس کی وجہ و دلیل کو سمجھ سکیں۔ حالا نکہ آپ نے اس میدان میں ایسا کچھ نہیں کیا ، بلکہ اس وقت آپ مریض عیں اور ہمارے پاس آئے ہیں تو ہماری سچائی اور ہماری دی ہوئی دوائی پر اطمینان حاصل کر لینے کے بعد آپ کی عقل و فطرت کا تقاضایہ ہے کہ سر تشکیم خم کریں اور اس راستہ میں بغیر چون و چرا کے آپ ہماری پیروی کریں کیونکہ یہاں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اب اگر مریض؛ طبیب کی اس گفتگو کو سن کر اس پیه عمل پیرا ہوتواپنی زندگی و حیات کو پالے گا و گرنہ خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہلاکت کے راستہ کو اختیار کرے گااورآ خرکار قبر ستان کاراہی ہوگا۔

یا مثال کے طور پر جج کا موسم ہو قافلہ مکہ جانے کے لئے آ مادہ ہواور اس قافلہ کا ایک شخص ائیر پورٹ کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہواور یہ کہے کہ ہم اس وقت تک جہاز میں سوار نہیں ہوں گے جب تک کہ ہم کو اس بات کا علم نہ ہو جائے کہ جہاز کس طرح اڑتا ہے، کس طرح پیٹر ول اس کی مشینوں میں کام کرتا ہے؟ کس صورت میں پیٹر ول گیس میں تبدیل ہوتا ہے؟ یا اس طرح کے مزار وں سوالات اس جہاز سے متعلق کرنے گے تو اس شخص کے جواب میں صرف یہی کہا جائے گا کہ کہیں آپ کا ذہنی توازن خراب تو نہیں ہو گیا؟ آیئے سوار ہو جائیں گے۔ ما پھرآپ یہیں اس گوشہ میں بیٹھے رہیں فکر کرتے الجھے کے رہیں فکر کرتے الجھے کے رہیں فکر کرتے کے دو اللہے آپ اپنی جہالت کے سوالوں میں الجھے کے رہیں فکر کرتے الجھے کے رہیں فکر کرتے کے دو اللہے کے دو جائیں گے۔ ما پھرآپ یہیں اس گوشہ میں بیٹھے رہیں فکر کرتے

رہیں، یہاں تک کہ جہاز پر واز کر جائے جاج مناسک جج کی انجام دہی کے لیے چلے جائیں اور وہاں مناسک جج کو انجام دے کر زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہونے کے بعد واپس آ جائیں اور آپ اسی فکر میں مشغول رہیں تو بتیجہ یہ حاصل ہوگا کہ اس طریقہ کی جہالت لوگوں کے قافلہ سے پیچے رہ جانے کا سبب بنتی ہوار مزاروں قتم کی ان عبادات سے دوری کا باعث ہوتی ہے کہ جو اس قافلہ میں اللہ کی نشانیوں کو اپنی بصارت و بصیرت سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس قافلہ میں اللہ کی نشانیوں کو اپنی بصارت و بصیرت سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ سلسلے میں پہلا قدم جو ہونا چا ہیئے کہ وہ پہلے کسی ماہرین عمارت کی خدمت سلسلے میں پہلا قدم جو ہونا چا ہیئے کہ وہ پہلے کسی ماہرین عمارت کی خدمت میں جاکر صلاح و مشورہ کرے، اور اگر لباس بنوانا چا ہتا ہے تو درزی کے پاس جا کر صلاح و مشورہ کرے، ایسا شخص ایک ماہر عمارت و درزی کے پاس جا کر عبل اس کے کہ آپ ہماراکام کو شروع کریں اس کام کے جزئیات کو اور اسرار ور موز کو ہمیں بتلائیں؟

للذااس بحث سے ہم کو یہ پتہ چلا کہ مر وہ انسان جو کہ اس عالم مادی میں زندگی بسر کرتا ہے اپنی اس کوتاہ عمر اور محدود فرصت کے ساتھ دنیا کے تمام علوم و فنون میں ماہر نہیں بن سکتا اور مر قتم کے علم میں اجتہاد کا حامل نہیں ہوسکتا ہے بلکہ اس انسان کے لئے لازم ہے کہ بہت سے ایسے علوم کہ جس کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتاان علوم کے ماہر افراد یا مجتبد کی اطاعت کرے اور ان کی تقلید کرے۔

یندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۹

اگر کوئی انسان کسی ایک علم میں ماہر ہے اور مسلط ہے وہی باقی علوم میں مقلد ہے، وہ طبیب جو کہ انسانوں کے جسموں کے معالجہ کا فن رکھتا ہے اور علم طباطت میں ماہر ہے پریہی طبیب علم مکینیک میں انجینیروں کا مقلد ہے، اور وہ انجینیر فن طبابت میں طبیب کا مقلد ہے۔

آنکھ کاڈاکٹر، دانت کے ڈاکٹر کی نسبت مقلد ہے اور دانت کاڈاکٹر آنکھ کے ڈاکٹر کا،اسی طرح ایک قلب کے آپریشن کامام طبیب، گردوں اور مثانوں کے ڈاکٹر کی نسبت ان امور میں اس کامقلد ہے و بالعکس۔اس دنیا کی روش یہی رہی ہے اور رہے گی۔

حالانکہ لوگ اس طرح کا گمان کرتے ہیں ابھی عالم ملکوت میں داخل نہیں ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے مگریہ کہ خدا کا مشاہدہ کرلیں یا فرشتے ہمارے اوپر نازل ہوں بالکل اسی طرح کہ جیسے ایک ماہر سرجن ڈاکٹر نے کہاتھا کہ ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے کیونکہ ہم نے اپنے آپریشن کے چاقو کے نیچے خدا کو نہیں دیکھا ہے۔

بہت سے لوگوں کی تو قعات ان کے تکبر کی وجہ سے ہیں عصر حاضر کے مادہ پرست لوگوں کی مثال بالکل اسی طرح ہے جیسے کہ گذشتہ زمانے میں دہریہ لوگ، صرف شکل و صورت تبدیل ہوئی ہے ورنہ اصل مفاد و مطالب وہی ایک ہی ہیں۔

لَقَدْ اسْتَكُبْرُوْا فی أَنفُسهم.

۱۳۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

ان لوگوں کی باتیں متحکم اور حقیقت کی بنیاد پر نہیں ہیں بلکہ تکبر و بلند نگاہی پر گئی ہوئی ہیں اور اس طرح کے افراد حق اور حقیقت کو ہر گز قبول کرنا نہیں چاہتے للذااس طرح کی عذر خواہی اور ہٹ دھر می کے ذریعہ خود کو معذور وحق بجانب جانتے ہیں۔ لیکن حقیقت امریہ ہے کہ ایسے افراد کا حق بات کو قبول نہ کرنے کا سبب خود ان کا تکبر وخود خواہی ہے لیمی خود کو پاکیزہ و مقدس اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ جانتے ہیں کہ کسی ایسے شخص کے زیر نظر رہ کر اس کی اطاعت و پیروی کریں جو کہ خود انہیں کے جیسا ہو اور جو خدا کی جانب سے رسول بنا کرلوگوں کو دعوت حق دینے کے لئے بھیجا گیا ہو۔

اس بات پر دلیل خود ان لوگول کی گفتار ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کس طرح یہ ممکن ہے کہ خداو حی البی کو ایسے فرد پر نازل کرتا ہے جو کہ خود ایک انسان ہے اور ہم سے اس کی اطاعت و پیروی چاہتا ہے، اس طرح کے افراد بہت زیادہ دیکھنے کو ملیں گے جو کہ روحانی طور پر مریض ہیں کہ جب ایسے لوگول کے سامنے کسی مجہد عادل کی تقلید کی بات آئے گی تو مزاروں قتم کا شک و شبہ ایجاد کریں گے اور کہیں گے کہ ہم نہیں چاہتے کسی کے زیر نظر رہ کر اس کی علمی و عملی باتوں پر عمل کریں اور پیروی واطاعت کریں ہم تو صرف یہ تو قع رکھتے ہیں کہ اسلامی حکومت امام زمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ہاتھوں انجام پائے اور اس کے علاوہ ہر وہ حکومت چہ جائیکہ وہ فقیہ عادل ہی کی حکومت کیوں نہ ہو ہم اس کو نہیں مانے بلکہ اس کو باطل جانے ہیں ۔ اور وہ حکومت کیوں نہ ہو ہم اس کو نہیں مانے بلکہ اس کو باطل جانے ہیں ۔ اور وہ

بندر ہویں مجلس ۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / m

سارے احکام چاہے شرعی حدود کے جاری کرنے کے متعلق ہوں یا نماز جمعہ کے متعلق، ان سب کو معین کرنا امام علیہ السلام کے ہی اختیار میں ہے، غیبت امام علیہ السلام کے زمانے میں ہر وجود پانے والی اسلامی حکومت، چاہے فقیہ عادل ہی کی حکومت کیوں نہ ہو ہزاروں فتم کے ظلم وستم سے دوچار ہوگی، اس لیے کہ تصور یہ ہے کہ حکومت اسلامی صرف اور صرف امام زمانہ علیہ السلام کے ذریعہ ہی وجود میں آئے گی۔

اگرچہ دلیلوں کے ذریعہ اور شرعی وجوہات کی بناء پر خود امام علیہ السلام ایجاد حکومت کا حکم ہی کیوں نہ دیں پھر بھی مزاروں قتم کے شبہات کی بنا پر ایسی حکومت کو باطل قرار دیں گے۔

جب کہ ہم یہ نہیں جانتے کہ الی حکومت کا ایجاد کرنا جو کہ عدل وانصاف کی بناپر ہو، الهی حدود کو جاری کرے اور مظلوموں کی حمایت کرے، یہ خود حضرت کے ظہور و تعجیل فرج اور ایک الیی حکومت کی مدد ہے جو کہ عالمی عدالت اور عدل وانصاف کی خاطر امام علیہ السلام کے ذریعہ و قوع پذیر ہوگی۔

یہ تمام تخیلات و شبہات تکبر کی بناء پر ہیں، کیونکہ خود کو مقدس اور بڑا جانتے ہیں للذااس بات کے قائل نہیں ہیں کہ ایک اپنے جیسے انسان کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کریں اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے ہیں کہ ایک ایسا فقیہ جو کہ ہمارے جیسا ہے ہم اس کی حکومت کے تحت زندگی بسر کریں یہاں

تک کہ ہم اس کو بھی تسلیم نہیں کرتے کہ ایک مرد عادل امام جماعت ہواور ہم اس کی اقتدامیں نماز بجالا ئیں اور ہمارا نفس بہانہ جوئی کے طور پر کہ ہم توکاملًا امام علیہ السلام کی حکومت کے قائل ہیں للذا مزاروں قتم کے جزئی شک و شبہات ایجاد کرکے اس کی عدالت کو ساقط کردتے ہیں اور اسی طرح کی مزاروں توجیہات و تاویلات، اس طرح کے مرض و بیاری رکھنے کو قرآن کریم نے تکبر وہٹ دھرمی سے تعبیر کیا ہے اور کیاہی اچھی تعبیر ہے۔

د کھاوے کا تقدس بھی خود پیندی اور تکبر کی وجہ سے ہے

آخرکارا کثر وہ افراد کہ جو خود کو بہت بڑا با تقویٰ اور نیک انسان دکھانے کی خاطر لوگوں میں اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں در حالا نکہ ایسے افراد خود اپنے آپ کو فراموش کئے ہوئے ہیں اور ان کی روح بیار ہے وہ روحانی طور پر مریض ہیں چاہے وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر انجام دے رہے ہوں یا انجانے میں اور اپنی ساری عمر اسی کام میں تمام کردیتے ہیں کہ عوام میں اپنے آپ کو پر ہیزگار ظاہر کریں اور دنیا کی تمام چیزوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور ایسے خود پیند افراد کو عام افراد بھی جو کہ ایسے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں ایک عبادت گزار اور با تقویٰ فرد سمجھتے ہیں۔ فضلوا و أضلوا عَنْ سَواء السبيل۔

قرآن کریم بھی ایسے خود پیند افراد کی زبانی ارشاد فرماتا ہے کہ ایسے افراد خود کو مقدس ظام کرنے کی بنیاد پر اپنے کاموں میں احتیاط کی وجہ سے کہ خدانخواستہ بغیر کسی دلیل کے رسول خدالتُّهُ اِیّا کِی اطاعت نہ کر بیٹھیں لہذاخود

عالم مادہ میں فرشتے کا نزول جسمانی شکل میں ہے

جیسا کہ یہ بات سب کے علم میں ہے کہ یہ دنیا کی زندگی مادی اور جسمانی صورت میں زندگی بسر کرنے والوں کے لئے بنائی گئی ہے اور فرشتگان خدا ایک الی مخلوق ہیں کہ جو عالم مادہ سے پاک ہیں اس صورت میں اگر فرشتگان خدا یہ چاہیں کہ اس دنیا میں آئیں تو ان کے لئے ضروری ہوگا کہ جسمانی صورت میں لباس تن کرکے آئیں حالانکہ ملائکہ جسم نہیں رکھتے یا انسان اگر ملائکہ کا دیدار کرنا چاہے تولاز م ہے کہ اس مادی دنیا ہے دنیائے بالا کی سیر کرے اور اپنے آپ کو مادی جسم ولباس سے پاک کرکے پرواز کرے اور دنیائے مثالی وبرزخ میں جائے تاکہ فرشتوں کا دیدار کرسے جب کہ یہ اور دنیائے مثالی وبرزخ میں جائے تاکہ فرشتوں کا دیدار کرسے جب کہ یہ اور مادی لباس کو اپنے جسم سے اتار نے کی طاقت نہ رکھتے ہوں لہذا ہے کام اس وقت انجام پذیر ہو سکتا ہے کہ جب انسان خود اپنی موت مر جائے للذا ملائکہ کا دیدار اور ان کا مشاہدہ کرنا عام انسانوں کے لئے محال ہے۔

پیغمبراکرم الیا آئی پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں خداوند عالم نے ملائکہ میں سے کسی ملک کو ہمارے لئے رسول بنا کر نہیں جیجا بہتر تو یہی تھا کہ خدا کسی فرشتہ کو رسالت کے امور کو انجام دینے کے لئے نازل کر تااور ہم اس کی اطاعت و پیروی کرتے اس وقت آیہ نازل ہوئی۔

"وَلَوْ جَعَلْنَهُ مَلَكاً لَّجَعَلْنَهُ رَجُلاً وَ لَلَّبَسنَا عَلَيْهِم مَّايَلْبِسونَ."

للذااگرآپ فرض کرلیں کہ آپ کے لیے نبی ایک فرشتہ ہوتا تو یقینا اس کو بھی ایک انسان کی صورت میں مادی لباس زیب تن کراتے۔ لہذا تم یہی فرض کرلو کہ تبہارارسول بھی ایک فرشتہ ہے کہ جو انسانی صورت میں مادی و جسمانی لباس زیب تن کرکے اس عالم میں آیا ہے۔

کوئی بھی فرشتہ اس عالم مادی میں نہیں آتا مگریہ کہ دنیوی لباس سے مزین ہو کر کیونکہ اگر انسان اس کا مشاہدہ کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ انسانی صورت میں دیکھے اور اگر اس کے علاوہ کوئی بھی انسان یہ چاہتا ہو کہ ملک کو اس کی حقیقی شکل و صورت میں دیکھے تو اس وقت وہ خود کو مادی جسم سے پاک و منزہ کرے۔

اگر کوئی شخص اس دنیا سے جاتا ہے چاہے وہ حالت اضطراری میں جائے یا اس صورت میں کہ وہ شخص موت پر اختیار رکھتا ہو توجب بھی ملک الموت آتا اور اس کی روح قبض کرتا ہے تو وہ شخص فرشتہ کو دیجتا ہے لیکن اس

ا_سورهٔ انعام ، آیت 9 _

بندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / <u>۳۵</u>

کے اطراف میں کھڑے ہوئے لوگ نہیں دیکھتے اس لیے کہ وہ اس حالت میں نہیں ہیں ان میں یہ شرائط نہیں پائے جارہے ہیں۔

فرشتوں کو دیکھنے کی خواہش اس دنیا میں اس کی شرط کے حصول کے بغیر بالکل ایس ہے کہ جیسے کسی ایس چیز کی تمنا وخواہش کرنا کہ جس کا انجام پانا کسی دوسری چیز پر منحصر ہواوروہ چیز ناممکن و محال ہو؛ وَعَتَوْا عُتُواً کَبِیْراً اس طرح کا کلام ایبا شخص کرتا ہے کہ جو اپنی حدسے تجاوز کرچکا ہے اس لیے کہ ایبا شخص قاعدہ و قانون الہی سے تجاوز کرچکا ہے اور اس طرح کی گفتگو کرنے والے افرادانی حدول کو فراموش کر چکے ہوتے ہیں۔

سورہ اسراء میں منکرین رسالت کی بے جاتو قعات قرآن مجید کے سورہ اسراء میں خدا فرماتا ہے ایسے افراد کے لئے جو کہ رسول خدالتا قالِبَافِی آلِبَافِی کی رسالت کے منکر ہیں وہ لوگ خدا سے بھی مادی دلییں

۱۳۷ معاد شناس - تیسر ی جلد

چاہتے اور رسول خدا کے پاس مال و ثروت دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنے ایمان کو بھی انہیں چیزوں پر منحصر جانتے ہیں اور اسی طرح کا تقاضا کرتے ہیں جبیبا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

"أُوْتُسقط السَمَاء كَمَا زَعَمْت عَلَيْنَا كَسَفاً أَوْ تَأْتَى بِالله وَ الْمَلَائكة قَبِيلاً * أَوْ يَكُونَ لَك بَيتٌ مَن زُخْرُف أَوْ تَرقى في السَمَاء وَ لَن نُّوْمِنَ لَرُقِيك حَتى تُنزِّل عَلَيْنَا كَتَاباً نَّقْرَقُهُ قُلْ سَبْحَانَ رَبِي هَلْ كُنتُ إِلا بَشَراً رَسُولاً * وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاء هُمُ الْهُدَى إِلا أَن قَالُوا أَ بَعَث الله بَشراً رُسُولاً * قُل لَّوْ كَانَ في الأَرْضِ مَلائكة يَشُونَ مُطمئنينَ لَعَث الله بَشراً رُسُولاً * قُل لَوْ كَانَ في الأَرْضِ مَلائكة يَشونَ مُطمئنينَ لَنزَلْنَا عَلَيْهِم مَن السَمَاء مَلَكاً رُسُولاً * قُلْ كَفَى بِالله شَهِيدَا بَينى وَ بَيْنَكُمْ إِنَّه صَالَة بَعْدَا بَينى وَ بَيْنَكُمْ إِنَّه كَانَ بِعبَاده خَبِيراً بَصِيراً."

کہتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے مگریہ کہ آسان کو جیسا کہ مگروں میں تصور کرتے ہو ہمارے سروں پہ نازل کردو یا یہ کہ خدا اور فرشتوں کو ایک گروہی شکل میں لاؤ۔ یا یہ کہ آپ کے لیے ایک ہیرے و جواہرات کا گھر ہو یا آپ آسان کی طرف پرواز کریں اور پھر بھی ایسا نہیں ہے کہ ہم آپ کے انہی کاموں پراکتفا کرلیں گے بلکہ آپ کوئی ایک ایسی کتاب لے کر آئیں کہ ہم اس کتاب کو دیکھیں، اس کا مطالعہ کریں؛ تواے رسول ان سے کہہ دیجے: کہ میر اپرور دگار ان نسبتوں سے پاک و منزہ ہے؛ کیا ہم ایک بشر کے علاوہ ہیں کہ جو رسالت کے لئے گئے گئے ہیں؟

ا۔ سور ہُ اسراءِ ، آیت ۹۲ سے ۹۲ تک۔

پندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / <u>۳۷</u>

لوگوں کو ایمان لانے کے لیے کسی بھی چیز سے روکا نہیں گیا ہے جب کہ ہدایت ان کے قریب آ چکی ہے مگر میہ کہ میں کہ کیا خدانے کسی انسان کورسالت کے کام انجام دینے کے لئے بھیجا ہے؟

اے رسول خدالی ایک کہہ دیجئے کہ اگر ہم نے زمین کے اوپر انسانوں کی جگہ فرشتوں کو زندگی بسر کرنے کے لیے پیدا کیا ہوتا اور وہ اس طرح زمین پراطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتے تو ہم ان کی ہدایت کے لئے آسانی فرشتہ پنجمبر کی حیثیت سے نازل کرتے۔

اے پیغیر کہہ دو: ان لوگوں سے کہ ہمارے اور تمہارے در میان گواہ اور فیصلہ کرنے کے لئے ہمار اخداکافی ہے اور وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔
" یَوْم یَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَی یَوْمَئِذِ لِلْمُجْرِمِیْنَ وَ یَقُولُوْنَ حِجْراً مَحْجُوراً."

وہ لوگ کہ جب ملائکہ کو دیکھیں گے، ایبااس وقت امکان پذیر ہوگاکہ جب انسان اہدی موت مرکر دنیا کو الوداع کردےگاور اس دنیاسے فاصلہ اختیار کرلے گا، اس وقت مجر موں کے لئے کوئی بشارت وخوشنجری نہیں ہوگی، تمام راہ ہدایت اور توبہ کے دروازے بند ہوجائیں گے اور اختیار بھی سلب کرلیا جائے گا۔ اس وقت عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے کہ جو جہنم کا ہولناک منظر لیے ہوئے ان کے سامنے کھڑے ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے کہ ہم تم لوگوں کو انتہائی شدت و سختی کے ساتھ اس عالم قرب خدا میں بہشت میں جانے سے روکتے ہیں کیونکہ تم ہی لوگ تو تھے کہ دنیا میں ہم کو دیکھنا چاہتے

۱۳۸ معاد شناسی - تیسری جلد

تھے تاکہ ایمان لاؤ حالانکہ اب یہ تمہاراایمان لاناکسی فائدہ کانہیں ہے، ہر وہ شخص کہ جس نے دنیامیں ہم کو نہیں دیکھا اور ایمان لایا ہے اس وقت صرف وہی انسان فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔الَّذِینَ یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ وہ لوگ کہ جو غیب پر ایمان رکھتے تھے آج وہی کامیاب ہیں۔

روایت میں آیا ہے کہ م روہ شخص کہ جس کی نگاہ کسی نا محرم خاتون پر پڑے اور ایسے میں وہ شخص خداکے لئے اپنے سر کو جھکالے خدااس شخص کو اس کے اس عمل کی بناپر بہشت سے ایک ٹور عنایت کرے گا۔

عالانکہ اس شخص نے اپنے اس عمل کے مقابلے میں ابھی محور کو نہیں دیکھا ہے، اس کو حور عطا کی جائے گی لیکن ایسے افراد کہ جو پہلے حور کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ پہلے دیکھ لیس پھر سر کو جھکائیں گے تواس کام کو انجام دینے میں کوئی ہنر نہیں ہے، کون ایسا شخص ہوگا کہ جو یہ چاہے کہ ہم کو بہشت میں حور نہ ملے۔

اگر ایسا ہوجائے کہ انسان پہلے بہشت کو دیکھ لے پھر نماز پڑھے اور زکات ادا کرے اور خدا کی راہ میں جہاد کو جائے تاکہ اپنی مشکلات پر صبر کرسکے اور ثابت قدم رہ سکے تو یوری کا ئنات میں ایک بھی شخص جہنمی نہیں

ا ـ وسائل الشيع، جلد ٣، كتاب نكاح باب ١٠٣٠، ص ٢٣ " تحريمُ النظر الى النساء الآجانب و شعورهن" اس باب كي نوي روايت مين ب: و قال صادق عليه السلام من نظر الى أمراة فرفع بَصَرة الى السّماء او غضً بَصَرة مَ لم يرتد اليه بصره حتّى زَوْجَه الله من الحود العين . اس روايت كو صدوق سے نقل كيا كيا ہے ـ

بندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / <u>۳۹</u>

ملے گاکیونکہ اس نے پہلے ہی سے اپنے اعمال کے سلسلہ میں بہشت کو دیکھ رکھا ہے، اس معاملہ کی بنیاد پر تمام افراد خالص متی و پر بیز گار و باایمان ہوں گے کہ جس کی بناپر سب جنت کے حقد ار ہوں گے، مگر یہ جنت دنیوی بہشت سے پہلے ہے اور بہشت عالم زر ہے نہ کہ بہشت عالم تکلیف، اس دنیا کی جنت میں انسان اپنے ارادہ اور اختیار و صبر و بر دباری کے ساتھ شیطانی وسوسوں پر قابو پائے گاللذالوگ دو گروہ میں تقسیم ہوں گے ایک وہ گروہ ہوگا کہ جو کامیابی کے راستہ کو طے کرے گا اور ایک وہ کہ جو بر بختی کی راہ پر گامزن ہوگاللذا فروری یہ ہے کہ کلی طور پر غیب پر ایمان لائیں اور عمل کریں، یہی عمل؛ ضروری یہ ہے کہ کلی طور پر غیب پر ایمان لائیں اور عمل کریں، یہی عمل؛ ہوتا ہے اس طرح ایمان اور عمل دونوں کا آپس میں اتحاد ایک دوسرے کو ہوتا ہے اس طرح ایمان اور عمل دونوں کا آپس میں اتحاد ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے یہاں تک کہ خلوص کے مرحلہ سے گزر کر اللہ سے قریب مضبوط کرتا ہے یہاں تک کہ خلوص کے مرحلہ سے گزر کر اللہ سے قریب میں اخدالی نے فرمایا:

مَنْ عَملَ مِمَا عَلَمَ وَرَّتَهُ الله عَلمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ. '
مروه شخصَ جو اپنے عَلم پر عمل کرتا ہے تو خدااس کو اس چیز کا علم بھی عطا کردیتا ہے کہ جس کاوہ علم نہیں رکھتا۔
وقد مْنَا الَى مَا عَملُوْا مِنْ عَمَلِ فَجَعَلْنَاهُ هَبَائاً مَنْتُوْراً.

ا- بحار الانوار ، ج ۲۸ ، ص ٣٦٣ _ الفصول المختار ه ، ج ٨٨ ، ا _ احياء العلوم ، ج ا، ص ٣٣ _

۱۴۰۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

اور وہ اعمال جو کہ کفار و مشرکین انجام دیتے ہیں چونکہ وہ اعمال ہمارے لئے اور ہماری رضایت و قربت کے لئے نہیں ہوتے بلکہ دنیا پرستی و ریارکاری اور خود پیندی کی خاطر انجام دیتے ہیں تاکہ اس عمل کی بناپر تاریخ میں ان کا نام آ جائے اور اس نام نہاد کے سبب قومی و بین الا قوامی طور پر انعام واکرام سے نواز ا جاسکے ، اس طرح کسب منزلت و مقام کے لئے اعمال انجام دیے جاتے ہیں للذا یہ سارے اعمال ہمارے نزدیک بے بنیاد ہیں ہماری نظر میں ان اعمال کی کوئی و قعت وحیثیت نہیں ہے۔

للذاہم نے ان کے اعمال کو نظر میں رکھتے ہوئے خود اپنے ارادہ سے عمری طور پر ان کے سارے اعمال پر توجہ کی اور ان تمام اعمال کو گردوخاک کی مانند فضامیں اڑا دیا اور ایک دوسرے کو جدا کر دیا ان سب کو ٹمٹماتے ہوئے چراغ کے مانند مضمحل کر دیا۔

یہ بگھرے ہوئے اعمال کلمہ توحید تک بہو نچنے کے قابل نہیں ہیں اس لیے کہ یہ اعمال کی زیادتی بھی لیے کہ یہ اعمال حقیقت واصل پر تکیہ نہیں کر سکتے للذاان اعمال کی زیادتی بھی کوئی فائدہ نہیں رکھتی یہاں تک کہ یہ کبھی بھی خود اپنے انجام دینے والوں کے ہاتھ نہیں آسکتے۔

أَصْحَابُ الْجَنَّة يَوْمَئذ خَيْرٌ مُسْتَقّراً وَ اَحْسَنُ مَقيْلاً.

اہل بہشت افراد نے ہم سے ملاقت کی امید میں اسی ایمان کے ساتھ اپنی دنیوی زندگی کو گزار ااور اپنے تمام امور کو جاہے وہ اجتماعی کام رہے ہوں یا انفراد کی،خوف خدا کے ساتھ اپنے اعمال کو انجام دیتے تھے گویاخدا کو حاضر و

پندر ہوس مجلس - موجودات مثالبہ کے مثابدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ س^{ام}

ناظر جانتے تھے المذا ان او گوں کے پاس جب موت کا فرشتہ نازل ہوگا تو ان لوگوں کو بغیر کسی خوف وہراس کے، وسوسہ شیطانی سے دور رکھتے ہوئے ایک مطمئن اور آرام بخش مقام پر لے جائے گا اور ان کی وہ منزل بہترین طریقہ سے آراستہ ہوگی اور وہاں وہ لوگ سکون ودلیزیر طرح سے آرام کریں گے۔ سے آراستہ ہوگی اور وہاں وہ لوگ سکون ودلیزیر طرح سے آرام کریں گے۔ بیہ آیت برزخ سے متعلق ہے چونکہ (مقیل) یا قینگوئہ کے معنی میں ہے بعنی وہ سونا اور آرام کرنا جو کہ ظہر سے قبل ہوتا ہے یا اسم مکان کے معنی میں ہے جیسے (مَبیت) لیعنی سونے اور آرام کرنے کی جگہ اور بیتو تہ کرنے کا مکان۔ مکان۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ وہ آیتیں کہ جو وقت جیسے صبح، عصر وظہر وغیرہ کے لئے آئی ہیں یہ برزخ سے مربوط ہیں۔

د نیوی موت و برزخی حیات اور برزخی موت و قیامتی حیات

کے در میان تلازم ورابطہ

عالم برزخ میں دنیا کی طرح تو نیند اور سونا نہیں ہے لیکن پھر بھی کسی حد تک خواب موجود ہے۔

وہ لوگ کہ جو اس دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں، سب سورہے ہیں عالم غفلت میں ہیں اور جب فرشتہ موت، پیغام اجل لے کر حاضر ہوگا حقیقت میں تب بیدار ہوں گے رسول خدالیُّ الیّنِ نے فرمایا: اَلنَّاسُ نيَامٌ فَاذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا. ٰ

پس معلوم ہواکہ عالم برزخ ایک عالم بیداری ہے لیکن یہی عالم برزخ قیامت کی نسبت ایک خواب کی مانند ہے چونکہ قیامت میں صرف بیداری ہی بیداری ہے اور یہ عالم برزخ جو کہ دنیااور قیامت کے درمیان و قوع پذیر ہے اور حقیقت امر بھی یہی ہے کہ جو آثار و کیفیت اور تمام خصوصیات دونوں عالم کے در میان کے ہیں ، برزخ میں موجود ہیں جیسے قدرت و حیات اور علم۔ بَينَ النشأ تين ـ ليكن برزخ كي حيات و قدرت وعلم اس دنيا كي نسبت محكم و قوی تر ہے اور عالم قیامت کے اعتبار سے ضعیف ہے لہذا درک و فہم کی طاقت دنیا کی نسبت توی اور محکم ہے اسی وجہ سے دنیا کی نسبت، برزخ بیداری کے حکم میں ہے اور قیامت کی نسبت عالم خواب کے معنی میں ہے۔

جہنمی افراد قیامت کے روزاینے پرور دگار سے کہیں گے:

خدایا تونے ہم کو دو مرتبہ موت دی ہے اور دو مرتبہ حیات عطاکی ہے للذاہم اپنے گناہوں کااعتراف کرتے ہیں کیااس صورت میں ہمارے لئے کوئی نجات کاراستہ ہے؟

> ا_م صاد العباد ، ص ۲۸ ۱۴ اور ص ۲۲۰ ـ ۲۔ سورۂ غافر، آیت اا۔

بندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۴۳

دوبار موت کے آنے کا یہ مطلب ہے کہ پہلی بار موت کا آنا یعنی اس عالم مادی سے برزخ کی طرف جانا اور پھر دوسری بار برزخ سے قیامت کی جانب پلٹنا، اسی طرح دوبار زندہ ہونے سے مرادیہ ہے کہ دنیامیں مرنے کے بعد برزخ میں زندہ ہونااور پھر برزخ سے قیامت کی طرف منتقل کیا جانا۔

چونکہ انسان جب دنیا سے گزر جاتا ہے تو برزخ میں داخل ہوتا ہے للذا اس مادی دنیا کی نسبت مرگیا ہے لیکن عالم برزخ کی نسبت زندہ ہے اور جس وقت صور پھونکا جائے گا تو اس وقت برزخ سے باہر آئے گا اور قیامت میں داخل ہوگا للذا اس وقت برزخ سے گزرنے کی نسبت مردہ اور قیامت کی نسبت فردہ ہوگا، پس معلوم یہ ہوا کہ عالم طبیعت اور دنیا کی موت اور حیات برزخی کے در میان ملازمہ ہے بالکل اسی طرح کہ جس طرح عالم برزخ کی موت اور عالم برزخ کی حیات کے در میان ملازمہ اور رابطہ ہے۔

للذام موت کے لیے حیات ہے پس دو موت ہیں اور دو حیات یعنی اطور کلی مدارج و معارج کمال کے سلسلے میں اور درجہ تکامل کو حاصل کرنے کے لیے اس سے پہلے درجہ سے گذر نا ضروری ہے اور جب پہلے والے وسابق درجات زائل و فانی ہوں گے تب آئندہ کے درجات پر فائز ہو جاسکتا ہے۔ للذا قرآن مجید میں قیامت کی حیات کو قیام کے نام سے باد کیا گیا ہے۔ للذا قرآن مجید میں قیامت کی حیات کو قیام کے نام سے باد کیا گیا ہے۔

للذا قرآن مجید میں قیامت کی حیات کو قیام کے نام سے یاد کیا گیا ہے لینی کھڑا ہو نا چونکہ تمام عوالم ،نور میں دیکھے جاچکے ہیں اور اب عالم قیامت کا نمبر ہے کہ جو حیات نفسی و قیامتی ہے یوْمَ تَقُومُ الساعَةُ اور لفظ قیام الساعة " حدیثوں میں بہت زیادہ ذکر ہواہے۔

عالم برزخ کو عالم مثال بھی کہا جاتا ہے چونکہ مثال شبیہ اور خمونہ کے معنی میں ہے اور جسیا کہ عالم برزخ بھی قیامت کا ایک خمونہ ہے اور عالم قیامت کی ایک شبیہ ہے، عالم مثال بھی اندازہ اور وسعت وظر فیت کے اعتبار سے قیامت کی حکایت کرتا ہے۔

عالم مثال کی ظرفیت و وسعت اسی مقدار ہے کہ جتنی اس میں کمیت و
کیفیت ہے اور اسی مقدار میں قیامت کبری کے انوار نفسیہ پائے جاتے ہیں اور
صدیقین و اصحاب یمین کے درجات اور اصحاب شال و متکبرین و جاحدین کے
درکات کی حکایت کرتا ہے بالکل آئینہ کی طرح کہ آئینہ بھی جتنی وسعت و
ظرفیت رکھتا ہے اتنی ہی مقدار میں اپنے سامنے کھڑ ہے ہوئے انسان کی
تصویر دکھاتا ہے، لہذا آئینہ کی قدرت صرف صورت کو اپنی ظرفیت کے اعتبار
سے دکھانا ہے اور بس۔

آئینہ؛ چہرے کا رنگ، ہنسی، غم، خوشحالی، چہرہ کا بڑا یا چھوٹا ہونا، خوبصورت ہونا، یابد صورت ہونا، روشنی و تاریکی، جو جیسا ہے صرف اسی کو ویباہی دیکھاتا ہے، لیکن آئینہ کسی بھی انسان کی شخصیت اور اس کا مقام نیک و

ا ـ سورهٔ روم ، آیت ۱۲ ـ

بندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۴۵

مومن ہونا، یا بُرا انسان ہونا اچھی یا بری صفات جیسے شجاعت، پاکدامنی، عبودیت و شقاوت یا بخل و حسد، آرزو وحرص و غیرہ کو نہیں دکھاسکتا۔

اس لئے کہ آئینہ کی خود اپنی کوئی صورت نہیں ہوتی، رنگ و شکل و کم و کیف نہیں ہوتی وہ صرف اسی شکل کا تا بع ہے کہ جو اس کے سامنے موجود ہے۔

کیف نہیں ہوتی وہ صرف اسی شکل کا تا بع ہے کہ جو اس کے سامنے موجود ہے۔

عالم برزخ بھی اسی طرح ہے کہ اس میں جتنی موجودات چاہے وہ مثالی ہوں یا تصوری جو بھی وجود میں آئیں گی وہ اسی کے تا بع ہوں گی چاہے وہ وہ خوبصورت ہو یا بُری صفت ہو یا معنوی سعادت ہو یا بد بختی ، ایمان و کفر، عدالت و فستی اور دیگر تمام خصوصیات انسانی کہ وہ صورت اسی کی حکایت کے جاسی انسان ہوگا۔

مومن کی قبر کی کشادگی اس کی معنوی نور چیتم کے تا بع ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روایت میں کیا
خوبصورت و بہترین تعبیر فرمائی ہے کہ جس کو مرحوم صدوق نے بیان کیا
ہے اور ہم نے اس روایت کو اپنی اسی کتاب کی دوسری جلد میں کتاب امالی
سے نقل کیا ہے اس میں ذکر ہوا ہے کہ جس وقت کسی مومن کو قبر میں اتارا
جاتا ہے تو دو فرشتے بنام منکر و نکیر اس مومن سے خدا اور دین و پیمبر کے
بارے میں سوال کرتے ہیں اور جب مومن صحیح جواب دیتا ہے تو اس
کو "فَیَفْسَحَانِ لَهُ فِی قَبْرہِ مدًّ بَصَرہ" یعنی اس مومن کی قبر کو جہال تک

ا ـ امالی صدوق مسر ۱۷۴ ـ ا ـ

۱۳۷ معاد شناس - تیسر ی جلد

اس کی نگاہ پہو پختی ہے گشادہ کردیتے ہیں۔ البتہ یہ گشائش سے مراد دنیوی گشائش سے مراد دنیوی گشائش نہیں اور جیسا کہ قبر سے مراد بھی ظاہر و دنیوی قبر نہیں ہے، بلکہ قبر سے مراد مومن کا عالم برزخ ہے اور گشائش سے مراد معنوی ومثالی وسعت و کشاد گی ہے۔

یہ گفتار کے تابع ہے، کہ جہاں تک بھی اس کی آنکھ کے نور کی شعاع کی مقدار کے تابع ہے، کہ جہاں تک بھی اس کی آنکھ دیکھے گی اس کی قبراتنی ہی وسیع و کشادہ نظر آئے گی، البتہ ہم مومن کی آنکھ کے نور کی شعاع کی مقدار مختلف ہے، اصحاب یمین، ابرار، مقربین و مخلصین سب کی شعاع نور چشم جدا جدا ہے اور یہ ہم صنف کی ایک دوسرے سے فرق و تفاوت اس کے عمل و تقوی کی بنیاد پر ہے۔ اصحاب یمین کی آنکھول کے نور کی شعاعئیں، عالم نفس کے مراتب کی وسعت کی برابر ہیں کہ آسان و زمین دونوں کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور شعاع نور چشم مقربین اس سے بھی زیادہ ہے کہ جو اساء حسنی الہی سے فیضیاب ہوتی ہے۔ لیکن شعاع نور مخلصین کہ جو خالص بندہ ہوں گے وہ مقام حمد کے برچم دار و صاحبان شفاعت کبری کہ جو مقام محمود ہے ان کی آنکھ کے نور کی شعاع اساء و صفات الہی سے بھی گرز جائے گی یہاں تک کہ ذات مقدس می

وقيوم تك يهو في جائے گی اور اين آپ كو اس كی ذات ميں پيوست و فناء

کردے گی یہاں یہ قرب وبعد نزدیکی و دوری ختم ہو جائے گی جہات نام کی کوئی

یندر ہوس مجلس - موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / <u>۳۷</u>

چیز نہیں ہو گی کہ جس کی گشائش و وسعت کے بارے میں خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا بلکہ درک بھی نہیں کرسکتا جسیا کہ حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے:

" اَعْدَدْتُ لِعبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ فَلَهُ مَا أَطْلَعْتُكُمْ عَلَيْهِ، إِقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفَى لَهُمْ مَنْ قُرَّة أَعْيَنِ." ٰ

خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے ایسی چیزیں مہیا کی ہیں کہ کسی بھی آنکھ نے نہ دیکھانہ کسی کان نے سناور نہ کسی کا ذہن و فکر وہاں تک پہو پنج سکتا ہے میں اپنے بندہ صالح کو وہ چیزیں کہ جو تم سے پوشیدہ رکھی ہیں ان سے آگاہ کروں گاوا گر چاہتے ہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرو: پس کوئی بھی انسان نہیں جانتا کہ کونساراز اللہ نے اپنے صالح بندوں کے لئے پوشیدہ کرر کھا ہے وہ بھی ایسا خزانہ وراز کہ جوآ تکھوں کو تروتازہ کردےگا۔

اوراسی طرح حدیث قدسی میں ہے:

"عَبْدَىْ اَطِعْنِيْ حَتَّى أَجْعَلْكَ مَثْلَىْ؛ اَنَا حَىٌّ لَا أَمُوْتُ أَجْعَلْكَ حَيًّا لَا تَفْتَقِرُ؛ أَنَا مَهْمَا أَشَاءَ حَيًّا لَا تَفْتَقِرُ؛ أَنَا مَهْمَا أَشَاءَ يَكُوْنُ أَجْعَلْكَ مَهْمَا تَشَاء يَكُوْنُ."

ارید حدیث قدی کتاب کلمته الله، صفحه ۱۳۳ پر مذکور ہے اور صفحه ۵۳۴ پراس حدیث قدی کی سند دو کتاب کلمته الله، صفحه ۱۳۳ پر مذکور ہے اور صفحه ۵۳۴ پراس حدیث قدی کی سند تین ۲۔ بید حدیث قدی کتاب کلمته الله، ص ۱۳۰ پر مذکور ہے اور صفحه ۵۳۲ پراس حدیث قدی کی سند تین کتابوں سے منقول ہے: ۔ (اول) کتاب "عدة الداعی" احمد بن فہد حامی (دوم) "مثارق انوار الیقین" حافظ رجب پُری (سوم)" ارشاد القلوب" دیلمی اور اس حدیث کے بیان کے بعد کہا ہے کہ یہ کلمات مجمی

اے میرے بندہ میری اطاعت کر تاکہ میں تجھ کو اپنے جیسا بنالوں میں ایسازندہ ہوں کہ کسی بھی وقت زوال نہیں ہے تجھ کو بھی ایسا قرار دوں کہ کبھی بھی موت نہ آئے میں ایسا بے نیاز ہوں کہ کبھی نیاز مند نہیں ہوتا تجھ کو بھی اسی طرح بے نیاز بنادوں کہ کبھی بھی نیاز مند نہ ہو، میں جب بھی چاہوں کسی بھی چیز کو وجود میں لاسکتا ہوں تجھ کو بھی ایسا بنادوں کہ جب علی چاہوں کسی بھی چیز کو محقق کرسکے۔

کافروں کا دوبارہ دنیامیں جانے کی تمنا تا کہ فوت شدہ اعمال کااعادہ کر سکیں، بیہود گی ہے

اوراسی سلسلے کی آیات کے بعد ارشاد ہوا:

"وَيُوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءَ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمُلَائِكَةُ تَنزِيلاً * الْمُلْكُ يَوْمَا عَلَى الْكَافرِينَ عَسِيراً * وَ يَوْمَ يَعَضُّ يَوْمَا عَلَى الْكَافرِينَ عَسِيراً * وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنَى اتَّخَذْتُ مَعَ الرِّسُوْلِ سَبِيلاً * يَاوَيْلتَى

ذکر ہوئے ہیں: یَابْنَ آدَمَ أَنَا عَنَیْ لَا اَفْتَقِرُ أَطَعْنیْ فَیْما أَمَرْتُکَ أَجْعَلْکَ عَنِیاً لَا تَفْتَقَرُ یَابْنِ آدَمَ أَنَا حَیْ لَا أَمُوتُکَ أَجْعَلْکَ عَنِیاً لَا تَفْتَقَرُ یَابْنِ آدَمَ أَنَا أَفُولُ لِلشَّیَءِ کُنْ فَیکُونُ أَطِعْنی فَیْما أَمَرْتُکَ تَقُولُ لِلشَّیءِ کُنْ فَیکُونُ اَکُ جُعْلکَ حَیا لَا تَمُوتُک بِیل بول تو فَیْما أَمَرْتُک تَقُولُ لِلشَّیءَ کُنْ فَیکُونُ اَک فرزند آدم! میں بے نیاز اور کسی کا محتاج نہیں ہوں تو میری اطاعت کر جس چیز کامیں نے تھے کو حکم دیا ہے تو تھے کو بھی ہے نیاز کردوں گاکہ تو بھی کسی کا محتاج نہیں رہے گا، اے فرزند آدم میں زندہ ہوں مجھے کو موت نہیں ہے تو بھی میرے اوام کی اطاعت کر تو جو اوہ بھی اور میں جس چیز کے لیے بھی کہتا ہوں: ہوجا وہ ہو جا وہ ہو جا وہ ہو جا وہ بھی میرے اوام کی اطاعت کر، تو بھی جس چیز کو کچے گا ہو جا وہ بھی ہوجائے گی۔

بندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / <u>۴۹</u>

لَيْتَنِي لَمْ أَتِّخِدْ فُلاناً خَلِيلاً * لِّقَدْ أَضلَّنِي عَنِ الدِّكرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَني وَ كانَ الشَّيْطَانُ للانسانِ خَدُولاً."\

اور جس روز کہ آسان سے بادل ہٹ جائے گافر شے زمین کی جانب آنے لگیں گے، اس وقت حکومت اور بادشاہت صرف حق کی بنیاد پر ہوگی وہ صرف خدائے رحمٰن کی حکومت ہوگی، اور اس دن کافروں کے لئے حقائق کو پیشیدہ کرنا بہت سخت ہوگااور اس دن ظالم وستم گرافراد شدت کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو خود اپنے دانتوں سے دبائے ہوں گے اور یہ کہتے نظر آئیں گے کہ اے کاش میں نے پیمبر خدالٹا گالیم کے ساتھ اپناراستہ اختیار کیا ہوتا، اے کاش میں نے فلال کو اپنادوست ومددگار نہ بنایا ہوتا، حقیقت میں مجھے اس نے خدا کی یاد سے محروم کردیا اور گراہی کی وادی میں و حکیل دیا، جس وقت کہ خداکا ذکر میر سے سامنے ہوتا تھا، شیطان انسان کو گراہ کرنے اور بہکانے والا ہے۔

اس صورت میں انسان کا نالہ و گریہ بلند ہوگا کہ اے میرے اللہ مجھے دنیامیں واپس لوٹا دے تاکہ جواعمال مجھ سے چھوٹ گئے ہیں ان کو دوبارہ انجام دے سکوں، ایسے لوگوں کو خطاب کرکے کہا جائے گا کہ یہ صرف لقلقہ زبان تھا کہ جو خود دنیامیں انجام دیتے تھے۔ مگر کیا اس وقت دنیامیں نہیں تھے اور ججت تمہارے اوپر تمام نہیں کی گئ ؟ کیا چاند اور سورج تمہارے لیے طلوع و غروب نہیں ہوتے تھے ؟ مگر کیا مہلت تمام نہیں ہوئی ؟ کیا حق تم کک نہیں بہونیے ؟ کیا عمر و قدرت و نہیں بہونیے ؟ کیا عمر و قدرت و نہیں بہونیے ؟ کیا عمر و قدرت و

ا۔ سورہُ فر قان ،آیت ۲۵ سے ۲۹ تک۔

۱۵۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

علم وفرصت کاسر ماید کافی مقدار میں تمہارے اختیار میں نہیں تھا؟ کیوں عمل نہیں کیا؟ کیوں عمل نہیں کیا؟ کیوں خواب غفلت میں غرق ہوکے سوتے و جاگتے رہے؟ کیا خواب و بیداری، موت و حیات تمہارے لئے نمونہ نہیں تھے؟ مگر کیا ہم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جب خواب سے بیدار ہو تو کہو:

"ٱلْحَمْدُ لله الَّذَى أُحْيَانَى بَعْدَ مَا أَمَاتَنَى وَ إِلَيْهِ النَّشُوْرُ."

حمد صرف اس خداہ مخصوص ہے کہ جس نے مجھے دوبارہ زندہ کیا جب کہ موت نے اپنی آغوش میں لے لیا تھا اور اس خداکے حضور، اس کے

نزديك تمام مخفي چيزين آشكار وروشٍ ہو جاتي ہيں۔

"اَلْحَمْدُللهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَىَّ رُوْحِيْ لِأَحْمِدَهُ وَ أَعْبُدَهُ." حمد و تعريف مخصوص ہے اس خداکے لئے کہ جس نے میری روح

کو دو بارہ لوٹایا تاکہ اس کی حمد و عبادت انجام دے سکوں۔

مزاروں بار ہم کو موت آئی اور دو بارہ زندہ کئے گئے کیا اتناکافی نہیں تھا؟ صدھا مرتبہ لوگوں کی تشیع جنازہ میں شرکت کی، چہلم اور فاتحہ کی مجلس میں گئے، اور گریہ وزاری کی آواز کو اپنے کانوں سے سناکہ خدا مجھے لوٹا دے اپنے چھٹے ہوئے اعمال کو انجام دینے کے لئے، کیا اعمال کی اصلاح اور تنبیہ اور

ا۔ اس دعا کو شخ بہائی نے "مقاح الفلاح" میں ان دعاؤں کے ضمن میں جو کہ نصف شب سے طلوع فجر تک کہ جو چھٹے باب میں ہے صفحہ ۲۲۷ پر ذکر کیا ہے اور فرمایا: جب نیند سے بیدار ہو سجدہ کرواس لیے کہ روایت میں ہے کہ رسول خدالٹی ایکٹی جب نیند سے بیدار ہوتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور بید دعا پڑھتے۔ آپ بھی اپنے سجدہ میں یااس کے بعد بید دعا پڑھیں کتاب "مقاح الفلاح" ص۲۵۲۔
۲۔ "مقاح الفلاح، ص۲۵۲۔

یندر ہوس مجلس - موجودات مثالبہ کے مثابدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۵۱

لقائے محبوب مطلق اور زیارت اسائے حسٰیٰ سے مشرف ہونے کے لئے یہ کافی نہیں تھا؟

إِذَا أَنْتَ حَمَلْتَ جَنَازَةً فَكُنْ كَأَنَّكَ الْمَحْمُوْلُ وَ كَأَنَّكَ سَئَلْتَ عَنْ رَبِّكَ الرُّجُوْعَ إِلَى الدُّنْيَا فَفَعَلَ فَانْظُرْ مَاذَا تَسْتَأَنفُ؟ ۚ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس طرح تم ایک جنازہ کو قبر ستان لے جاتے ہواس طرح خود اپنے آپ کو بھی سمجھو کہ اس طرح تم کو بھی لے جایا جائے گا۔ اور گویا تم نے خدا سے چاہا کہ تم کو دنیامیں لوٹا دے توخدا نے تمہاری دعا کو قبول کرلیااور تم کو واپس پلٹادیا ہے دنیامیں لوٹا دے توخدا نے تمہاری دعا کو قبول کرلیااور تم کو واپس پلٹادیا ہے اب یہ دیکھو کہ تم کس طرح اپنے اعمال کو انجام دیتے ہو اور اپنی غلطیوں کا کس طرح ازالہ کرتے ہو۔

اب یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اہل برزخ کو دوبارہ دنیا میں نہ پلٹانے کی علت کیا ہے، کیا وہ واقعاً دنیا میں پلٹنے کی درخواست نہیں کرتے؟ یا ایسا نہیں ہے، یا نعوذ باللہ اللہ نے ان لوگوں کو اپنی رحمت واسعہ سے محروم کردیااور چیثم پوشی کرلی ہے جب کہ یہ بھی درست نہیں ہے چو نکہ اللہ کی رحمت واسعہ سے پوری دنیامیں کوئی بھی شخص محروم نہیں ہے۔

پس حقیقت میں دعائے اہل برزخ اور ان لو گوں کا دنیا میں پلٹنے کا تقاضا سچاہے اور ان کے لیے دنیا میں پلٹنے سے ترقی و تکامل کا امکان بھی ہے تو خدا کیوں ان لو گوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا اور ان کے تقاضے کورد کردیتا ہے؟

۱- مصباح الفلاح، ملا مجمد جواد گلیا نگانی، باب نفس و قوای آن، ص۲۶۱_

Presented by Ziaraat.Com

اہل برزخ کے دنیامیں نہ یلٹنے کی وجہ

اس سوال کا جواب ہے ہے کہ بیہ تقاضا و تمناان لو گوں کی گرچہ تیجی ہے لیکن اس صورت میں ہے کہ تمام مختلف قو تیں جیسے شہوت و غضب وغیرہ سب ختم ہو چی ہیں، اور بدن کی خرابی و بوسیدگی اور عالم طبع کی کہنگی کی وجہ سب ختم ہو چی ہیں، اور بدن کی خرابی و بوسیدگی اور عالم طبع کی کہنگی کی وجہ سے متضاد قوتوں کی کشکش اور مختلف چیزوں کی طرف تمائل اور گناہ و تجاوز اور ظلم کرنے کی طاقت نہیں رہی ہے ؛ تو اب خدا کی توحید کے نور کی شعاع کے سامنے ان لو گوں کی اپنی من مانی و تکبر وظلم وبلند پروازی کی جگہ نہیں ہے تو اب اس صورت میں واقعا اپنے جرائم جو کہ دنیا میں انجام دے ان کا اعتراف کرتے ہوئے ان جرائم کا از الہ کرنے کے لئے دنیا میں بلٹنے کی خدا سے درخواست کرتے ہیں۔

لیکن د نیاایک عالم طبعیت ہے، ایک عالم ظلم و فساد ہے جس میں انسان کا اپنی مادی و شہوانی قوتوں کا استعال ضروری اور اپنی خواہش کو انجام دینا طبیعی ہے، د نیا ایک الی جگہ ہے جہاں احساس برتری و تکبر ومال کا اکٹھا کرنا، ہیوی بچوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا اعتبار ہے اور اگر ایسانہ ہو تو پھر د نیا نہیں ہے، اگر ان لو گوں کی خواہش کی بناپر جو کہ چاہتے ہیں کہ د نیا میں پلیٹ جائیں چونکہ ترقی و تکامل د نیایر منحصر ہے۔

ظالم بر فرض د نیامیں پلٹادیے جائیں تو پھروہ اپنے انہی سابق اعمال کو انجام دیں گے

اگرچہ خداوند عالم ان لوگوں کو جو کہ برزخ میں ہیں اور اللہ سے درخواست کررہے ہیں ان کو دنیامیں لوٹا دے تووہ اپنا نہیں نفوس کے ساتھ واپس آئیں گے کہ جو دنیا میں ان کے پاس تھنہ کہ خداوند عالم ان کو ایک جداگانہ نیا نفس طاہر و پاک و پاکیزہ عطا کرے گااس لئے کہ اگر نیا اور الگ نفس دے پھر وہ ایک نئی مخلوق ہوگی وہ وہ نہیں رہیں گے۔ اور ہر وہ شی جو کہ موجود ہے وہ اپنی ملکہ کی صورت میں ہواور ہر انسان کا وجود یا شخصیت اس کے نفس کے ماتھ جو کہ اس کے بدن و جسم اور نہ دوسری چیز۔ اگر وہ لوگ اس اسی اپنی قبلی عادت کی طرح اپنی اس کے بدن و جسم اور نہ دوسری چیز۔ اگر وہ لوگ اسی قبلی عادت کی طرح اپنی اسی غرائز و تمایل کی وجہ سے وہی اعمال انجام دیں گے کہ جو ابھی دنیا میں انجام دے رہے تھے وہی غضب، شہوت، و ھم، دیں گے کہ جو ابھی دنیا میں انجام دے رہے تھے وہی غضب، شہوت، و ھم، نہوا عَنْہ و انگم نُم نَکَاذُبُونَ. '(اگر ان کو دنیا میں واپس پلٹادیا جائے تو یہ وہی کارنا ہے انجام دیں گے کہ جن سے ان کو منع کیا گیا ہے، اور بیشک تم جھوٹے کارنا ہے انجام دیں جو یہ افراد عالم برزخ میں اپنی حقیقت کو بیان کررہے ہیں یہ برزخ کیں ہر طوں کے ساتھ صحیح ہے لیکن دنیا کی شر الطاکے کھاظ سے بھی نہیں یہ برزخ کی شر طوں کے ساتھ صحیح ہے لیکن دنیا کی شر الطاکے کھاظ سے بھی نہیں ہے، کی شر طوں کے ساتھ صحیح ہے لیکن دنیا کی شر الطاکے کھاظ سے بھی نہیں ہے، کی شر طوں کے ساتھ صحیح ہے لیکن دنیا کی شر الطاکے کھاظ سے بھی نہیں ہے، کی شر طوں کے ساتھ صحیح ہے لیکن دنیا کی شر الطاکے کھاظ سے بھی نہیں ہے، کی شریں ہو یہ افراد عالم برزخ میں اپنی حقیقت کو بیان کر رہے ہیں یہ برزخ

ا - سورهانعام، آیت ۲۸ ـ

بلکہ دنیا کے شرائط کے اعتبار سے صد در صد حقیقت کے خلاف ہے۔ پس ان کے ساتھ دنیا کی شرائط کے ہوتے ہوئے اگر ان کو دنیا میں لوٹا دیا جائے تو جن اعمال کے ازالہ کرنے کی درخواست کررہے ہیں وہ خود انہی گناہ، جھوٹ و تکبر وبرے اعمال کہ جن کے مر تکب تھے پھر انہی میں گرفتار ہوجائیں گے للذاان لوگوں کو مخاطب کر کے آواز دی جائے گی:

كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةهُوْ قَائِلُها. الم رَّراييانهيں ہے، يہ صرف ان كازبانى القاقہ ہے)

انسان دنیا کی پریشانیوں میں خدا کو یاد کرتا ہے اور امن و سکون میں بھول جاتا ہے

ایسے حالات بعض لوگوں کے لئے دنیا میں بھی پیش آتے ہیں چونکہ جب انسان کارو بار و دنیوی معاملات، مال دنیا کی زیادتی کی جانب متوجہ ہوتا ہے ایسے موقع پر خدااور اس کی قدرت و حیات تدبیر سے غافل ہو کر اسباب دنیا پر تکیہ و بھروسہ کرنے لگتا ہے، اور جس وقت دنیا واسباب دنیا تک رسائی ختم یا کم ہو جاتی ہے اور اس کی امید ٹوٹ جاتی ہے تو دنیا واسباب دنیا تک رسائی ختم یا کم ہو جاتی ہے اور اس کی امید ٹوٹ جاتی ہوتا خدا کی تلاش میں جاتا ہے اور نالہ وگریہ کرتا ہے، خدا کی بارگاہ میں ملتی ہوتا ہے کہ اے خدا کے رحیم و رحمٰن تو عالم غیب ہے میری دعاؤں کو مستجاب فرما، میری مشکل کو آسان کردے۔

ا - سوره مومنون ،آیت • • ا ـ

بندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۵۵

جس وقت انسان کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو بغیر خدا پر بھر وسہ کئے ہوئے فوراً طبیب کی تلاش میں جاتا ہے اور اپنے دل کی گہر ائی سے اس ڈاکٹر و طبیب سے مدد طلب کرتا ہے، دوائیں کھاتا ہے، جس طرح ڈاکٹر کہتا ہے اس طرح پر ہیز بھی انجام دیتا ہے، ایکسرہ کراتا ہے اور جو بھی ڈاکٹر کہے مثلاً خون کو چیک کرانا ہے وہ بھی انجام دیتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس کا مرض بالکل گھیک ہوجائےگا۔

اب اگر کوئی ایسے مریض و بھار سے یہ کہے کہ بھائی اپنی بھاری کی شفا کے لئے اللہ سے مدد طلب کرو، فقیروں کو صدقہ دو، ایک جانور ذرج کرو، اور فقیر و مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اپنے ماں باپ کہ جن کو تمہاری وجہ سے رخ و تکلیف ہوئی ہے ان کوراضی کرو، اور ایک نذر بھی مان لو کہ جب تم شفا یاب ہو جاؤگے تو جج بیت اللہ کو جاؤگے جو کہ تمہارے اوپر واجب ہے اور دستورات اللی و دستور اسلام کے ساتھ ساتھ اپنے علاج کو بھی جاری رکھولیکن شفا ومدد خدا کی ذات سے طلب کرو، اس دنیا کے نظام و چر خش صحت و کمال میں خدا کی مدد کو موثر قرار دواور اپنی بھاری کے علاج و آپریشن میں معالجہ کی تا ثیر بھی مدد کو موثر قرار دواور اپنی بھاری کے علاج و آپریشن میں معالجہ کی تا ثیر بھی اس کے لطف و کرم سے تشلیم کرو، وہ انسان فوراً جواب میں کہتا ہے کہ اس وقت ڈاکٹری نے بہت ترتی کی ہے ہم الحمد للہ اپنی بھاری کے علاج کے مخصوص وقت ڈاکٹروں کو جانے ہیں کہ جو اپنے فن و تجربہ کی بنیاد پر عالی مقام پر ہیں اور دگیوٹر کے ذرایعہ چند منٹ میں خون کی بھا قسموں کے بارے میں معلومات کی پیوٹر کے ذرایعہ چند منٹ میں خون کی بھا قسموں کے بارے میں معلومات

/۵۷ معاد شناسی - تیسر ی جلد

دے دیتے ہیں، جانور کو ذرئے کرنا، فقیروں کو کھانا کھلانا گھر میں اصلاً ممکن نہیں ہے، اور مال باپ تو پرانی فکر کی پرانی باتیں کرتے ہیں، مسجد جانے کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہاری ہوی باپر دہ و با حجاب رہے، کتے کو گھرسے باہر نکال دو، لہذا یہ نہیں ہوسکتا کہ ان کی باتوں پر عمل پیرا ہوسکیں، لیکن رہی بات جج کی تو ہم اپنے پیسوں کو کیوں عربوں کے اوپر خرج کریں للذا اپنی بیاری سے نجات پانے کے بعد تفر تک کے لئے فرانس جائیں گے اور وہاں پر عیش وعیا شی کے ساتھ مزہ اڑائیں گے۔

پس ایسا انسان اپنی یہ سب خود ساختہ باتوں کے ساتھ علاج کو جاری رکھتا ہے کہ میری بیاری ٹھیک ہوجائے لیکن بیاری میں کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا یہاں تک کہ آپریشن بھی کرالیتا ہے ہے ہوشی کے عالم میں عمدہ ترین اسپتالوں میں عمدہ ترین جگہ پر آ رام کرتا ہے علاج کے لیے پیرس ولندن تک جاتا ہے، جتنا بھی سرمایہ اکٹھاکیا تھا اپنے ملک سے لے جاتا ہے حتی کہ اپنے ضعیف مال باپ کا حق بھی مارتا ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں کی جیب بھردیتا ہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ الگ الگ چیزوں کا آپریشن کراتا ہے، کہی گردوں کا کبھی مثانوں کا لیکن نتیجہ صفر۔ پس اس صورت میں نامید ہو کر اپنے مال باپ کو لکھتا ہے کہ ہمارے لئے نذرمان کر دستر خوان بچھائیں غیریوں کو کھانا کھلائیں اور توسل کریں۔

بندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۵۷

لیکن جب بلیك كروطن آتا ہے ضعیف و لاغر، زرد رنگ كه قوت گویائی بھی اپنے اندر نہیں پاتا، پندرہ كیلو وزن كم ہوگیا، اطباء كہتے ہیں كه تم كو كينسر ہے، علاج اور دواكا كوئی فائدہ نہیں ہوگا، تواب جب كه اپنے بڑے بڑے دعووں سے ناامید ہوجاتا ہے تواب نذر مانتا ہے كه مكہ جائیں گے۔

اپنی مال سے کہتا ہے کہ حضرت ام البنین علیہا السلام کے نام کا دستر خوان لگائیں باپ کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہتا ہے کہ اگر مجھے شفامل گئ تو آپ کو اپنے ساتھ مکہ لے جاؤں گا۔ اور کہتا ہے کہ تعجب ہے ڈاکٹروں سے بھی کوئی کام حل ہونے والا نہیں ہے، ڈاکٹری صرف ان لوگوں کے خود اپنے کام آتی ہے یہ سب چور ہیں صرف اپنی جیب بھرتے ہیں یہ سب تاجر ہیں فراکٹر نہیں ہیں۔

تعجب اس بات پر ہے کہ یہی مریض انسان اگر شفا پاجائے تو آہستہ آہستہ اس کی یہ فکر ختم ہو جاتی ہے اور اس کی وہی پہلی فکر واپس آ جاتی ہے اور پر جج پر جانے کو خرافات خیال کرنے لگتا ہے، غیبی طاقت کی تا ثیر سے انکار کرنے لگتا ہے، فیبی طاقت کی تا ثیر سے انکار کرنے لگتا ہے اور شفایا بی میں ظام ری علوم پر بھر وسہ کرتے ہوئے اس کے اور معنو بات کے در میان دیوار جائل ہو جاتی ہے۔

قرآن نے انسان کی توبہ کے بعد گناہ کی طرف یلٹنے کی مثال

رُوبِتِ بُوكِ شَخْصِ سِے دِی ہے ''مُو الْبُحْرِ حَتی إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ ''هُوَ الَّبُحْرِ حَتی إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحِ طَيِّبةِ وَ فَرِحُوا بِهَا جَاءتها رِيحِ عَاصِفٌ وَ جَاءَهُمُ الْمُوجُ مِن كُلُّ مَكَانٍ وَ ظَنُّوا أَنهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا الله مَخْلِصِينَ لَهُ اللهِ مِن كُلُّ مَكَانٍ وَ ظَنُّوا أَنهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا الله مَخْلِصِينَ لَهُ الله الدِينَ لَئُنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَذِهِ لَنكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ."

خداوند متعال کی وہ ذات بابر کت ہے کہ جوتم کو دریااور خشکی میں حرکت عطا کرتی ہے اسی طرح جیسے کہ جب کوئی شخص ایک کشتی میں سوار ہو اور اس کو حرکت دینے کے لئے اس کے لنگر کو اوپر کی جانب کھنچنے سے کشتی حرکت میں آتی ہے اور دل کو لبھانے والے ساحل کی ہواتم کو محسوس ہوتی ہے اس خوشی کی حالت میں خدا کی ذات سے غافل ہو جاتے ہو اور مروہ چیز کہ جو موجب رضایت الی ہے ان سب سے بے بہرہ، کشی پر آرام سے تفریج میں مشغول ہوتے ہوایسے عالم میں فرض کریں اگر کوئی پیہ کھے کہ خداسے مدد طلب کرو توجواب میں کہیں گے یا بن فرانسوی نے بشریت پر احسان کیا اور اس انجن کااختراع کیا ہے اسی وجہ سے ہم یہاں آ رام وسکون سے دریا کا سفر كررب بين بالكل اسى طرح قارون كهتا تها: "إِنَّهَا أوتيتُهُ عَلَى عِلْمِ عندی. "

> ا ـ سورهٔ پونس، آیت ۲۲ ـ ۲_سورهٔ فقص، آیت ۸۷_

یندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالبہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۵۹

تم بھی کہہ رہے ہوکہ اس کشی کو کون غرق کر سکتا ہے یہ ایک عجیب و غریب شہر ہے کہ جس میں مزاروں ٹن وزن اور افراد سوار ہیں۔
یہاں تک کہ آہتہ آہتہ ایک طوفانی حوادث کی ہوا چلے اور طوفان تمام دریا کو اپنی لیسٹ میں لے لے اور پانی کی موجیس ایک دوسرے سے گرانے لگیں اور جیسے ہی یہ یقین ہوجائے کہ اب خطرے کی گھنٹی گئی ہے اور لیا نہا طاقت نے اس کشی کو غرق کے دہانے پر لگا کر ہلاکت کے منھ تک بہونچا دیا ہے ؛ توسب سے دل سے خدا کو پکاریں گے : اے ہمارے پر وردگار اگر ہم کو اس طوفان سے نجات دیدے تو ہم تو بہ کرتے ہیں اور گناہ و تجاوز سے ہاتھ اٹھالیں گے اور کوئی غلط عمل انجام نہیں دیں گے اور ہمیشہ تیرے شکر گزار ہیں گے۔

جی ہاں! اپنے نفس کی تربیت شرعی ریاضت کے ذریعہ ضروری و لازم ہے تاکہ آ رام وسکون سے رہے اور صراط متنقیم پر نور خداسے منورہ رہے؛ وگرنہ جب مقام اضطرار پر بہونچے گا تو مجبورا ایمان لائے گا اور اقرار واعتراف کرے گا توبہ و آہ گریہ ، نالہ و فریاد کرے گا اور پھر اصلاح کی کوشش کی جائے گی، لیکن جیسے ہی اضطراری حالت ختم ہوگی بالکل جیسے کسی اسپر نگ کو دبار کھا ہو اور اس چھوڑا جائے تو اچھل کر بہت دور جاتا ہے تو یہ نفس بھی ایک جیسے میں میں این قدیمی حالت ، اسی رفتار واخلاق و کردار کی طرف بلٹ جائے گا اسیناسی ملکہ پر بہونے گا کہ وہی اس کامد فن ہے اور وہی مرجع و مضحع ہے۔

/۱۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

"فَلَمَّا أَنجَيْهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الأَرْضِ بِغَيرِ الْحَقِّ يَأْيِهَا النَّاسِ إِغَّا بَغْيَكُمْ عَلَى أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيوةِ الدَّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبَّئُكُم إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبَّئُكُم إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبَّئُكُم عَلَى أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيوةِ الدَّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبَّئُكُم إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبَّئُكُم عَلَى أَنفُسِكُم مَّلُونَ. "أَ

چونکہ ہم نے سمندروں میں اور اس کے طوفان اور موجوں کو آرام جونکہ ہم نے سمندروں میں اور اس کے طوفان اور موجوں کو آرام جی خشا ہے طوفان کو ختم کردیا اور ان کو ساحل تک آرام و سکون سے بہو نچادیا کھر بھی وہ سب ظلم و ستم انجام دیے ہیں اور خدا کی زمین پر بغیر حق و اجازت کے دشمنی کرتے ہیں۔ اے لو گو! یہ جان لو کہ جو ظلم و ستم بھی تم انجام دے رہے ہو یہ پلٹ کر تمہاری طرف بھی آئے گا گویادر حقیقت تم خود اپنے اوپر ستم کررہے ہو، اور یہ عمل جو کہ اپنے فائدہ کے لئے انجام دیتے ہو جب کہ دوسروں پر ظلم و ستم کررہے ہو؛ یہ تمہارے فائدہ میں نہیں ہے بلکہ وہی در حقیقت اپنے اوپر انجام دیا جانے والا ستم ہے۔ چند روز اس دنیوی زندگی سے حقیقت اپنے اوپر انجام دیا جانے والا ستم ہے۔ چند روز اس دنیوی زندگی سے دوسروں کی طرح استفادہ کروگے اور پھر تم سب کی آخرکار ہماری طرف واپسی ہے اور جو کچھ بھی اعمال انجام دیے ہیں ان سے بطور کامل تم کو آگاہ اور واپسی ہے اور جو کچھ بھی اعمال انجام دیے ہیں ان سے بطور کامل تم کو آگاہ اور متوجہ کریں گے۔

جی ہاں! خداوندعالم کسی پر ظلم وستم نہیں کر تااوریہ سب اسی ظلم کابدلا ہے کہ جولو گوں پر اپنے ہاتھوں سے انجام دیا ہے۔

" وَمَاظلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ أَنفُسهُمْ يَظلِمُونَ. " `

ا_سورهٔ یونس،آیت ۲۳_

۲۔ سورهٔ آل عمران، آیت که اا۔ سوره نحل، آیت ۳۳۔

یندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالبہ کے مثابدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ٦١

حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام کا جنادہ کو وعظ و تصیحت حضرت امام حسن علیہ السلام کی حیات طیبہ کے آخری کمحوں میں جنادہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وعظ و تصیحت کا تقاضا کیا،جب کہ اس وقت حضرت کے چہرہ انور کارنگ زرد ہوچکا تھا اور حال یہ تھا کہ رمق حیات باقی نہ تھی زمر پورے بدن میں سرایت کرچکا تھا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار میں کتاب کفایۃ الاثر فی النصوص علی الائمۃ الاثنی عشر تالیف علی ابن محمد بن علی خرّار فی ، سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے محمد بن وہبان سے ،انہوں نے داؤد بن بیشتم سے اور انہوں نے اپنے جد اسحاق بن بہلول سے انہوں نے اپنے والد گرامی ابن حسّان سے ، انہوں نے طلحہ بن زید رقی سے انہوں نے زبیر بن عطاسے ، انہوں نے عمیر بن مانی عبسی سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت مانی عبسی سے انہوں کے جرے میں اسی بیاری کے عالم میں داخل ہوا امام حسن ابن علی علیماالسلام کے جرے میں اسی بیاری کے عالم میں داخل ہوا کہ جس میں حضرت شہید ہوئے ، حضرت کے سامنے ایک طشت رکھا ہوا تھا کہ جس میں امام علیہ السلام خون کی قے کررہے سے اور حضرت کے جگر کے عالم کی کے جگر کے عالم کی کے جرمے معاویہ نے دیا تھا گررہے سے اگر کے کئی کے دیا تھا گررہے تھے اور حضرت کے دیا تھا گررہے تھے اور حضرت کے دیا تھا گررہے تھے ا

ا۔" بحار" طبع حیدری کے تعلیقہ و حاشیہ میں کہ جو جناب آقای شخ محمد باقر بہودی کا لگایا ہوا ہے اس طرح وارد ہوا ہے کہ اس کلام میں غرابت ہے؛ کیونکہ جب جگر پانی ہوجاتا ہے، تولرد کی صورت میں امعاء میں چلا جاتا ہے اور اور معدہ میں اوپر نہیں آتا کہ خون کی شکل میں منص سے باہر نکلے؛ اور صحیح وہی ہے کہ جو تمام حدیثوں میں آیا ہے کہ چالیس دن تک حضرت کے نزدیک ایک طشت رکھا جاتا اور اٹھالیا

۷۲/ معاد شناسی - تیسری جلد

یس میں نے عرض کیا اے میرے مولا کیوں اپناعلاج نہیں کررہے ہیں تو حضرت نے فرمایا اے بندہ خدا موت کا کیاعلاج کروں۔ تب میں نے کہا: الله وَ الله وَ الله رَاجعُوْنَ.

ثُمَّ اَلْتَفَتَ الَّيِّ فَقَالَ: وَالله لَقَدْ عَهِدَ الَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَ آلهِ انَّ هَذَا اَلْاُمْرَ يَمْلَكُهُ اثْنًا عَشَرَ اماماً مِنْ وُلْد عَلَى وَ فَاطَمَة، مَا مَنَّا الَّا مَسْمُوْمٌ اَوْ مَقْتُوْلُ، ثُمَّ رُفِعَتِ اَلطَّسْتُ وَ بَكَى صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهَ وَ آله.

اس کے بعد امام علیہ السلام نے میری طرف اپنے چہرہ کو کیا اور کہا کہ خدائی قسم کہ رسول خدا اللہ اللہ اللہ ہم سے وعدہ لیا تھا اور وصیت بھی کی تھی کہ تھی کہ یہ امر ولایت وخلافت عامہ ہمارے بعد بارہ امام جو کہ اولاد علی و فاطمہ علیہ السلام کے ذمہ رہے گا اور کوئی بھی ہم میں سے اس د نیاسے نہیں جائے گا مگر یاز مرکے ذریعہ یا قتل کے ذریعہ پس اسی دوران طشت کو امام علیہ السلام کے سامنے سے ہٹالیا گیا یا اور حضرت رونے لگے۔

جاتا اور آنخضرت علیہ السلام فرماتے تھے: میر اجگر کٹ رہاہے اور بظاہر جگر کا باہر آ نالرد کی صورت میں امعاء سے ہے۔ اور جھے ایبا لگتا ہے کہ یہ روایت راویوں کے صحیح متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے مختف صورت میں تقسیم ہو گئی ہے اور اس طرح نقل کیا گیا ہے جبکہ اس حدیث کی سند اصلا ضعیف ہے۔ (انتہا) اور حقیر کا کہنا ہے: جگر کا پھلی ہوئی شکل میں معدہ سے باہر آ نا مشکل نہیں ہے، کیونکہ ماساریقار گیس کہ جو جگراور معدہ کے در میان رابطہ کاکام کرتی ہیں وہ منجد خون کو پانی کی شکل میں ہونے کے بعد معدہ سے باہر نکال سکتی ہیں اور اس طرح خون کی قے کرنا ان مریضوں میں دیکھنے کو ملی ہے کہ جو مرض سبری میں مبتلا ہیں؛ اور اس کے علاوہ در اصل ہے گفتگو جنادہ سے نقل ہوئی ہے نہ کہ حضرت ہو مرض سبری میں مبتلا ہیں؛ اور اس کے علاوہ در اصل ہے گفتگو جنادہ سے نقل ہوئی ہے نہ کہ حضرت سے، اور ممکن ہے کہ جنادہ نے خون کی قے کو خون جگر سمجھا ہو للذا اس طرح کسی بھی صورت میں روایت ہر کوئی اعتراض واشکال نہیں ہے۔

یندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۳

قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ:عظنيْ يَابْنَ رَسُوْلِ الله!

قَالَ: نَعَمْ، اسْتَعَدَّ لَسَفَرِكَ وَحَصِّلَ زَادَكَ قَبْلَ حُلُوْلِ اَجَلَكَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ تَطْلُبُ الدُّنْيا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُكَ؛ وَلَا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذَىٰ لَمْى يَات عَلَى يَوْمِكَ الَّذَى اَنْتَ فيه وَ اعْلَمْ اَنَّكَ لَا تَكْسِبُ مِنَ الْمَالِ شَبْئًا فَوْقَ قُوْتَكَ الَّا كُنْتَ فهه خَازِناً لغَبْرِكَ.

وَاعْلَمْ اَنَّ فِي حَلَّالَهَا حَسَابٌ وَ فِي حَرَامِهَا عَقَابٌ و فِي السُّبُهَاتِ عِتَابٌ فَانْ الدُّنْيَا مِنْزِلَةِ الْمِيتَةِ؛ خُدْ منها ما يَكْفَيْكَ فَانْ كَانَ خَرَاماً لَمْ يَكُنْ فَيْه وِرْزٌ، كَانَ خَرَاماً لَمْ يَكُنْ فَيْه وِرْزٌ، فَاخَذَتَ كَمَا اَخَدْت مِنَ الْمَيْتَة، وَ انْ كَانَ العَتَابُ فَانَّ العَتَابِ يَسيرَ.

تو میں نے کہا اُے میرے مولا، اے فرزند پیغیمر الٹی ایکی ہم کو نصیحت فرمائیں، تب امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! سفر آخرت کے لئے جو کہ پیش رو ہے خود کو آمادہ کرواور اس سفر کے سروسامان کو اس سے پہلے کہ کوچ کا وقت آجائے مہیا کرلو۔ جان لو کہ تم دنیا کے پیچیے دوڑر ہے ہو جب کہ موت تمہارا پیچیا کئے ہوئے ہے اور تم کو بلار ہی ہے اور اس روز کے غم وغصے کا بوجھ کہ جو ابھی نہیں آیا ہے این موجودہ دن پررکھو۔

اور جان لو کہ تم مال دنیا میں سے اپنے لیے اپنی خوراک سے زیادہ حاصل نہیں کرتے ،اور باقی مال کی غیر وں کے لیے حفاظت کرتے ہو!

اور جان لو کہ اس مال دنیا میں سے جو پچھ حلال کمایا ہے اس کا حساب ہونا ہے اور جو حرام حاصل کیا ہے اس پر عذاب ہوگا اور جو شک و شبہ کا مال ہے

لہذااس دنیا کو ایک مردار گوشت کالو تھڑا فرض کرو کہ اپنی ضرورت کے وقت ایک مخضر مقدار میں لے لوپس جو چیز حاصل کی ہے حلال وجائز تھی تواس راستہ میں زہدو تقوی سے کام لیا ہے اور اپنے دوش پر کمتر بار حساب رکھا ہے واگر وہ چیز کہ جو دنیا سے حاصل کی ہے حرام تھی اور اس کے متعلق کوئی مواخذہ بھی نہیں ہوا ہے چونکہ مردار سے صرف اپنی ضرورت کے مد نظر حاصل کیا تھانہ کہ اس سے زیادہ، اور اگر حاصل کیا ہوا مال شک و شبہ کا تھا کہ جس پر عذاب ہونا تھا تو پھر بھی کمتر عقاب کے مر تکب ہوئے ہو۔

ُ وَاعْمَلْ لِدُنْيَاکَ كَاَنَّکَ تَعِيْشُ اَبَداً وَاعْمَلْ لِآخَرِتِکَ كَاَنَّکَ مَّوْتُ غَداً۔

وَ اذَا اَرَدْتَ عِزاً بِلَا عَشِيْرَةٍ وَهَيْبَةً بِلَا سُلْطَانِ فَاخْرُجْ مِنْ ذُلِّ مَعْصِية الله الى عزِّ طَاعَة الله عَزَّوجيلً.

وَ اَذَا نَازَعَّتُکَ الَی صُحِبَةُ الرِّجَالِ حَاجَةٌ فَاصْحَبْ مَنْ اذَا صَحِبْتَهُ زَانَکَ وَ اذَا خَدَمْتَهُ صَانَکَ، وَ اذَا اَرَدْتَ مِنْهُ مَعُوْنَةً اَعَانَکَ، وَ انْ قُلْتَ صَدَّقَ قُولِکَ وَ انْ صلت شَدَّ صَوْلکَ، وَ انْ مَدَدْتَ يَدَکَ بِفَضْلِ مَدَّهَا، وَ انْ بَدَتْ عَنْکَ تَلْمَةٌ سَدَّهَا وَ انْ رَای مَنْکَ حَسَنَةً عَدَّهَا، وَ انْ سَالْتَهُ انْ بَدَتْ عَنْکَ تَلْمَةٌ سَدَّهَا وَ انْ رَای مَنْکَ حَسَنَةً عَدَّهَا، وَ انْ سَالْتَهُ اَعْطَاکَ وَ انْ سَاكَتَ عَنْهُ ابْتَدَاکَ، وَ انْ نَزّلَتْ احْدَى المُلَمَّاتِ بِهِ سَاءَکَ. مَنْ لَا يَاتِیْکَ مِنْهُ الْبَوَائِقُ، وَلَا يَخْتَلَفُ عَلَيْکَ مَنْهُ الطَّرائِقُ، وَلَا

يَخْذُلُكَ عِنْدَ الْحَقَائِقِ، وَإِنْ تَنَازَعْتُمَا مُنْقَسَماً آثَرَكَ

اپنی دنیا کے لئے اس طرح عمل کرو کہ گویا تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیا میں زندگی بسر کروگے اور اپنی آخرت کے لئے ایسا عمل کرو کہ گویا کل ہی اس دنیا سے چلے جاؤگے!

ا۔"معالی السمطین "میں مقتسماً نقل ہوا ہے۔

یندر ہوس مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۵

اور اگریہ ارادہ رکھتے ہو کہ ہم دل عزیز ہو جاؤاور بغیر عزیز وا قارب کے ایک شخصیت بن جاؤاور بغیر قدرت وسلطنت کے صاحب ہیت ہو جاؤلیس اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بغیر کمی وزیادتی کے معصیت خداسے بام نکل حاؤاور مرمقام و منزلت میں خداکی اطاعت کرو۔

اوراگرتم کسی ضرورت کے تحت ناچار ہوجاؤ کہ کسی کے ساتھ دوست و ہم نشینی اختیار کرو تو پھر اس طرح دوستی و ہم نشینی کاختیار کرو کہ یہ دوستی و ہم نشینی تہارے لئے زینت واحترام کاسبب بنے اور اگر اس دوست و ہمنشین تہاری حفاظت کرے اور اگر اس سے مدد طلب کرو تو وہ تہاری مدد کرے اگر کوئی بات کہو تو وہ تہاری بات کی تصدیق کرے اور اگر اس سے مدد اللب کرو تو وہ تہاری مدد کرے اگر کوئی بات کہو تو وہ تہاری بات کی تصدیق کرے اور اگر کوئی بات کہو تو وہ تہاری بات کی تصدیق کرے اور اگر پشت جاہو کہ عطا و بخشش کے لئے اپنے ہاتھوں کو کھلار کھو تو وہ پناہی کرے اور اگر چاہو کہ عطا و بخشش کے لئے اپنے ہاتھوں کو کھلار کھو تو وہ تہارے اس کام میں مدد کرے اور اگر تہارے اندر سے ختم تہارے اندر سے ختم تہارے اندر سے ختم کرے اور اگر کوئی اچھائی یا نیکی تہارے اندر دیکھے تو اس کی مدح کرے اور اس کو بھول و فراموشی قرار نہ دے اگر تم کوئی چیز اس سے چاہو تو وہ تم کو عطا کرے اگر کسی ضرورت کو پورا کرنے وقت تم اس سے مانگنے میں خود داری کرو تو وہ خود اس ضرورت کو پورا کرنے کی ابتد اکرے اور بغیر سوال کئے تہاری ضرورت و حاجت کو پورا کرنے کی ابتد اکرے اور بغیر سوال کئے تہاری ضرورت و حاجت کو پورا کرنے اور اگر کچھ مشکلت و ضرور تمند ہو جائے تو

۷۲/ معاد شناس - تیسر ی جلد

دوستی کا تقاضا ہے ہے کہ تم اس کے ساتھ الی رفتار سے پیش آؤکہ تم اس کے غم ومشکلات میں شریک ہواور تم بھی اسی کی طرح غمگین ورنجیدہ خاط رہو جاؤ۔ اوہ دوست و ہمنشین ایسا ہو کہ تبھی اس کی جانب سے تم کو پریشانی و مشکلات کا سامنا نہ کارنا پڑے ،اور زندگی کے تمام مراحل کو تم پر تبدیل نہ کرے اور کسی حقیقت کے واقع ہونے کے موقع پر تم کو رسوا و ذکیل نہ کرے اور اگر کوئی الی چیز کہ جو تم دونوں کے در میان تقسیم ہو اور یہاں تک کہ جھٹڑے کی نوبت آ جائے اس کے تقسیم کرنے میں دوچار بحث و گفتگو ہو جاؤ تو وہ تم کو خود سے افضل نہ جانے بلکہ تم کو آگے کرے اور خود پر مقدم رکھے۔ جنادہ اس مطلب کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب امام علیہ السلام نے اس نفیحت و وعظ کو بیان فرمایا حضرت کی سانس اکھڑ گئیں اور رنگ زرد ہوگیا اس حد تک کہ میں نے سوچا اسی وقت روح بدن سے پرواز کرجائے گی، اسی وقت دوران حضرت امام حسین علیہ السلام اسود بن ابی الاسود کے ہمراہ داخل ہوئے اور حضرت سید الشہداء علیہ السلام نے خود کو بھائیوں نے ایک دوسرے سے آہتہ آہتہ گفتگو کی اور ابو الاسود نے ایک دوسرے سے آہتہ آہتہ گفتگو کی اور ابو الاسود نے اعائک بیٹھے اور دونوں

ا بحار کے نسخے میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ و انْ نَزَلَتْ احْدَی الْمُلِمَّاتِ بِهِ سَاءَکَ اللّذا ہم نے بغیر کی وزیادتی کے ان کا یہاں ترجمہ کیا لیکن کتاب معالی السمطین میں جب کہ انہوں نے بھی بحار ہی سے نقل کیا ہے اس طرح ہے: وَ إِنْ نَزَلَتْ احْدَى الْمُلِمَّاتِ وَ سَاءَکَ یعنی اگر تم پر بعض مشکلات و گر فتاری آ جائیں تو وہ ان مشکلات میں برابرکا شریک رہے۔ البتہ یہی معنی صحیح تر اور مناسب ہیں۔

یندر ہوس مجلس ۔ موجودات مثالیہ کے مشاہدات اور عالم کثرت کے نسیان کے در میان رابطہ / ۲۷

کہا :انا للہ وانا الیہ راجعون، روح حضرت امام حسن علیہ السلام عالم جاویدانی کی جانب پرواز کر گئی۔

حضرت امام حسن مجتبی علیه السلام کی شهادت

اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام سے وصیت کی اور امام کی رحلت بروز جمعرات ۲۸ ماہ صفر میں جمری میں واقع ہوئی در حالا نکہ آپ کی عمر مبارک ۲۵ سال تھی اور جنت البقیع میں دفن کردیے گئے۔ ا

امام حسن علیہ السلام کی شہادت معاویہ کے حکم پر جُعدہ بنت اشعث کے ذریعہ زمر دیئے جانے سے واقع ہوئی، جعدہ؛ ابو بحر کی بہن اور عائشہ کی پھو پھی ام فروہ کی بیٹی ہے۔

مرحوم صدوق سے روایت ہے کہ انہوں نے محمد ابن ابراہیم ابن اساق سے انہوں نے محمد بن محمد سعید کوفی سے ،انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے باپ کے وسلے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد گرامی موسی کاظم سے ،انہوں نے اپنے والد برر گوار جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد ماجد محمد باقرسے انہوں نے بزر گوار جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد ماجد محمد باقرسے انہوں نے اپنے والد گرامی علی بن الحسین زین العابدین سے انہوں نے اپنے والد گرامی علی بن الحسین زین العابدین سے انہوں نے اپنے

ا ـ بحارالانوار ، ج ۴۲ م، ص ۱۳۸ سے ۱۳۸۰ تک اور اس روایت کو "معالی السبطین فی احوال السبطین " میں ص ۴ سایر " بحارالانوار " سے نقل کہا ہے۔

والد بزر گوار حضرت امام حسین بن علی سے کہ آپ نے فرمایا: جب امام حسن بن علی بن ابی طالب علیهاالسلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت نے گریہ کیا۔

فَقَيْلَ لَهُ يَابْنَ رَ سُوْلَ الله اتَبْكَى وَ مَكَانُكَ مِنْ رَسُوْلِ الله الَّذِي النَّتَ بِه وَ قَدْ قَالَ فِيْكَ رَ سُوْلُ الله مَا قَالَ وَ قَدْ حَجَّجْتَ عَشَّرِيْنَ حَجَّةَ مَا شِياً وَقَدْ قَاسَمْتَ رَبَّكَ مَالَكَ ثَلَثْ مَرَّات حَتَّى النَّعْلَ وَ النَّعْلَ؟ مَا شِياً وَقَدْ قَاسَمْتَ رَبَّكَ مَالَكَ ثَلَثْ مَرَّات حَتَّى النَّعْلَ وَ النَّعْلَ؟ فَقَالَ عَلَيْه السَّلامُ: إِنَّمَا ابْكِي لِخِصْلَتَيْنِ لِهَوْلِ الْمُطَّلِعِ وَ فِرَاقِ فَوَالَ عَلَيْه السَّلامُ: إِنَّمَا ابْكِي لِخِصْلَتَيْنِ لِهَوْلِ الْمُطَّلِعِ وَ فِرَاقِ الْمُحَدِّةِ. '

آ تخضرت علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ اے پسر رسول خدا اللّٰہ الل

پُر حضرت عليه السلام نے فرمايا كه بهارا گريه دو چيزوں كے لئے به: ايك :هُوْلِ مُطَلِعْ، حضرت احديت كے متجلى بونے كے وقت خوف و اضطراب دوسرے :فراق احبه احباب اورا پنے محبان و محبوبوں سے دورى و دَخَلَ عَلَيْهِ اَخُوْهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ نَفْسَكَ ؟قَالَ: اَنَا فِي آخَرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَوْلِ يَوْمٍ مِنَ الْأَخْرَةِ عَلَى كُرْهِ مِنَّ لِفَرَاقِكَ وَ فَرَاقِ اَخْوَتِي ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفِرُ الله عَلَى مُحَبَّةً مِنِّي لِلقَاءَ مِنَّ لِلْقَاءَ فَرَاقِ اَخْوَتِي ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفِرُ الله عَلَى مُحَبَّةً مِنِّي لِلقَاءَ مِنَّ لِلْقَاءَ

ا ـ "امالي " صدوق، ص ۱۳۳ ـ و ۴ ۱۱۰ ور ۱۳ ور ۱۹۷ ـ و ۱۹۷ ـ ۱۹۷ ـ

یندر ہویں مجلس۔ موجودات مثالیہ کے مثاہدات اور عالم کثرت کے نسان کے در میان رابطہ / ۲۹

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ آمِيْرِ الْمُوْمِنِيْنَ وَ فَاطِمَةَ وَ جَعْفَرٍ وَ

حَمْزَةِ ثُمَّ اَوْصَى المَيه الله عليه السلام كي پاس آپ كے بھائى امام حسين عليه السلام كے پاس آپ كے بھائى امام حسين عليه السلام داخل ہوئے اور عرض كيا: خود كو كيسامحسوس كررہے ہيں؟ توامام حسن علیہ السلام نے فرما ماکہ میں اس دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں، اس حال میں کہ جدائی آپ سے اور دیگر بھائیوں سے میر ہے لئے سخت اور ناپیند ہے اس کے بعد فرمایا: استغفروا اللہ، جب کہ رسول خدالتُهُ لِيهِ أور امير المومنين عليه السلام و حضرت فاطمه سلام الله عليها، جعفر و حمزہ رحمۃ اللّٰہ علیہاسے ملا قات کی آرزو و تمنا میرے دل میں ہے۔اس کے بعد امام نے اپنے بھائی سے وصیت کی۔

ا ـ " بحار الانوار " ميں " كفاية الاثر " سے ، ج م م، ص٢٩٦ ـ

سولہویں مجلس

ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک بہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے أعودُ بِالله منَ الشَّيطانِ الرَّجيم

بِسْمِ اللهَ الْرَّحْمَنِ الْرَّحْمَنِ الْرَّحْمَنِ الْرَّحْمَنِ الْرَّحْمَنِ الْرَّحْمَةِ الْعَلَى الْعَظَيْمِ. الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوِّةَ الَّا بِالله الْعَلَى الْعَظَيْمِ. وَصَلَى اللهُ عَلَى مُحمد وآله طاهرين مُحَمَّدْ وَآلهَ الطَّاهَرِيْنَ وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْعُمْدِيْنَ مِنَ الْإَنَ الِي قِيَامِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا مَا اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَيْنِ عَلَى اللهِ عَلَى عَلَى الللهِ عَلَى الللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَل

قَالَ اللهُ الْحَكَيْمِ فَىْ كَتَابِهَ الْكَرِيْمِ:

"إِنَّ الَّذِينَ اَتُوْفًاهُمُ الْمَلَائكَةُ ۖ ظَالِمِي أَنفُسهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُستَضَعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ الله وَاسعَةً فَتُهَاجِرُوا فيها فَأُولَئك مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَ سَاءَت مصيراً * إِلا اَلْمُسَتضعَفينَ مَنَ الرَّجَالِ وَ النِّساء وَالْوِلْدَانِ لايَستَطِيعُونَ حِيلَةً وَ لايهْتَدُونَ سَبِيلاً * فَأُولَئكَ عَسى اللَّهُ أَن يَعْفُو عَنهْم وَكانَ اللَّهُ عَفُواً غَفُوراً." َ

الهی تکالیف علم و قدرت کی شرط کے ساتھ ہیں ۔

فقہائے شیعہ بلکہ تمام فقہائے اسلام اس بات پر اتفاق نظر رکھتے ہیں کہ تمام وہ تکیفیں جو خدا کی جانب سے مکلفین پر واجب ہوئی ہیں ان کے لئے شرط به ہے کہ مکلّف علم و قدرت کاحامل ہواور ان دونوں صفتوں کو تکلیف

> ا - مذكوره مطالب سولهوي ماه رمضان المبارك به ١٣٩٠ هـ كوبيان موت مين-۲۔ سورۂ نساہ ، آیت ے9 سے 99۔

۱۷۴ معاد شناسی - تیسری جلد

کی عمومی شرائط میں سے شار کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ یہ دونوں شرائط کسی خاص اوامر و نواہی خدا سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام الهی تکالیف کے لیے مکلفین میں ان دوشر الطاکا موجود ہوناضر ورک ہے تاکہ ان پر وہ تکلیف واجب ہوسکے یا کم سے کم متحقق وفعلیت حاصل کرسکے۔

علم مے متعلق اس طرح استدلال پیش کرتے ہیں اولاً یہ آیہ کریمہ:

"وَ مَا كُنَّا مُعَدِّبِينَ حَتى نَبْعَث رَسولاً. "

اور ہماری سنت وروش ہے نہیں ہے کہ کسی پر عذاب کریں جب تک کہ اس سے پہلے کسی پیغیبڑ کو ان کی ہدایت کے لئے نہ بھیجا ہواور اپنی جمت کو تمام نہ کیا ہو۔

اور دوسری آیه کریمه:

"وَ مَا أَرْسِلْنَا مِنِ رَّسولِ إلا بِلسانِ قَوْمِه لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَن يَشاءَ وَ يَهْدِى مَن يَشَاء وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. "٢

اور ہم نے کسی بھی پیغیر کو مبعوث منہیں کیا مگر اس کی اپنی قوم کی زبان میں تاکہ وہ اپنی قوم کے لئے واضح طور پر احکام و تکالیف الهی، آ داب و اخلاق، سنن و عقائد اور توحید کو بہونچا سکے ۔اور پھر ان تمام مطالب کو بیان کرنے اور جحت تمام کرنے بعد بھی اگر کوئی ان مطالب کی مخالفت کرے گا

ا۔سورۂ اسراءِ ، آیت ۱۵۔ ۲۔سورۂ ابراہیم ، آیت ۱۴۔

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۵۷

تو وہ اینے ارادہ واختیار سے گمراہ ہوگااور اگر کوئی اطاعت کرے گا تواپینے ارادہ و اختبار ہے اطاعت کرے گا۔

اوريه آيه ُ كُريمه: "ليَهْلك مَنْ هَلَك عَن بَيِّنَة وَ يَحْيى مَنْ حَى عَن بَيِّنَة."

اس کئے کہ مر وہ شخص جو معصیت و گناہ کی وجہ سے ہلاک ہو جائے، د لیل و ججت ر کھتا ہو اور میر وہ شخص جو اطاعت کے ذریعیہ تواب کے حصول کے لئے زندہ رہے وہ بھی دلیل و جت کی بنیادیر ہو۔

"و لَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَا هُم بِعَدَابٍ مِّن قَبْله لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلا أَرْسلْتَ إِلَيْنَا رَسولاً فَنَتَّبِعَ آياتكَ من قَبْلِ أَن نَّذلً وَ نَخْزَى."

اور اگر ہم ان لو گوں پر دلیل و ججت کو تمام کرنے سے پہلے عذاب کرتے اور ان کو ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ یقیقنا کہتے کہ اے ہمارے پروردگار کیوں تونے ہمارے لیے کوئی رسول نہیں جھیجا کہ ہم اس سے پہلے کہ گمراہ اور ذلیل ورسوا ہوں اس کے ذریعہ تیری نشانیوں کی اتباع اورپیروی کرتے۔ اور اسی طرح بہت سی آیتیں کہ جن میں (بیّنّة) کا لفظ استعال ہوااور گذشته پیغمبروں کی امتوں پر عذاب نازل ہوا ہے اس کو شرط جانا ہے۔

> ا ـ سورهٔ انفال ، آیت ۲ م ـ ۲ ـ سورهٔ طه ، آیت ۴ ساله

۷۷/ معاد شناسی - تیسری جلد

علم و قدرت کی صورت میں تکلیف کے متحقق و منجز ہونے پر حدیث رفع سے استدلال

ان تمام آیات شریفہ کے علاوہ حدیث رُفع سے استدلال پیش کرتے ہیں کہ اصل حدیث کو شخ صدولؓ نے "خصال" میں باب التسعہ کے ذیل میں بیان کیا ہے اور اصول کافی کے باب مادفع عن الامّۃ میں اس طرح کی دو حدیثیں کمند کور ہیں اور "تحف العقول" و"وسائل الشیعہ" میں بھی شخ صدولؓ سے ہی منقول ہے اگرچہ اس حدیث کے الفاظ میں تھوڑا اختلاف یا یاجاتا ہے لیکن معنی میں ایک دوسرے سے کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم کررہے ہیں کہ شخ صدولؓ کی کتاب خصال سے روایت نقل کررہے ہیں کہ شخ صدولؓ فی کتاب خصال سے روایت نقل صعد بن عبد اللہ سے، انہوں نے لیقوب بن یزید سے، انہوں نے حمّاد بن عبد اللہ سے انہوں ہے حمّاد بن عبد اللہ ہے۔

اله خصال، ص، ۱۲ مهر

٢_اصول كافي ،ج٢، ص١٢٦ و١٣٧٨_

٣_ تحف العقول، ص٠٥_

۵ - صحیح عبارت "احمد بن محمد " ہے جیسا کہ وسائل الشبیعہ میں اسی طرح خصال ہی سے نقل ہوا ہے۔

٣-وساكل الشيع، كتاب الصلواة، عا، ص١٦، باب عدم بطلان الصلواة بترك شئ من الواجبات سهواً او نسياناً او جهلا او عجزاً او اكراهاً عدا ما استثنى بالنص.

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نیخے کی راہ نہیں رکھتے / ۷۷

صادق علیہ السلام سے حضرت نے فرمایا کہ رسول خدا النافی این کا ارشاد گرامی

ے:

رُفِعَ عَنْ أُمَّتِيْ تَسْعَةٌ الْخَطَاءُ وَ النِّسْيَانُ وَمَا أُكْرِهُوْا عَلَيْه وَ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَ مَا لَا يُعْلَمُوْنَ وَمَا اضْطُرُّوْا الَيْهِ وَالْحَسَدُ وَالطَّيَرَةُ وَالتَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِشَفَةٍ.

میری امت سے نوچیزوں کے بارے میں بازیر س اور عذاب کو ہٹادیا گیاہے؛

اول: وہ کام جو کہ خطا کی بنیاد پر انجام دیے گئے ہوں اور جان بوجھ کر وعمداانجام نہ یائے ہوں۔

دوسرے: وہ افعال کہ جن کو فراموشی کی بنیاد پر انجام دیا گیا ہواور اصلا توجہ نہ رہی ہو۔

تیسرے: ایسے کام کہ جن کو مجبوری کے طور پر انجام دیا ہو یعنی خود ایسے کام انجام دیا ہو یعنی خود ایسے کام انجام دینے کے لئے راضی نہیں تھے لیکن کسی دوسرے نے انجام دینے پر مجبور کیا ہو مثلًا کوئی ظالم شخص یہ کئے کہ اگر تم اپنے ماہ مبارک کے روزے کو نہیں توڑو گے تو میں تم کو قتل کردوں گا۔

چوتھ: ایسے کام کہ جونہ جانے کی بنیاد پر انجام دیا گیے ہوں مثلًا یہ نہیں معلوم تھا کہ فلان کام کو انجام دینے کے لیے خدا کی جانب سے حکم ہے یا نہیں، بشر طیکہ یہ ناوا قفیت و نادانی اپنی کو تاہی و تقصیر کی وجہ سے نہ ہو۔

۱۷۸ معاد شناسی - تیسری جلد

یانچویں: ایسے امور کہ جوانسان کی طاقت و قدرت سے باہر ہوں اور انسان ان کوانجام دینے کی قوت نہیں رکھتا۔

چھے: ایسے امور کہ جو ضرورت کے تحت یا مجبور اانجام دیئے گئے ہوں مثلاً کوئی ظالم وصاحب اقتدار ماہ مبارک میں کسی کے حلق میں پانی ڈال دے یا پنی زندگی کے روز مرہ کے امور و معیشت کہ جو مخارج زندگی کے لئے کافی نہ ہوں اور ضرورت کا تقاضا یہ ہو کہ رباو سودی قرض لے کرزندگی بسر کرے۔ ساتواں: دل میں کسی سے حسدر کھنا بشر طیکہ اس حسد کا زبان سے اظہار نہ کرے یا اس چیز کو بھی غصب نہ کرے کہ جس کی وجہ سے دل میں حسد ہورماہے۔

آ ٹھواں: بدشگونی و فال بد؛ انسان کسی کے متعلق فال بد زبان پر نہ لائے اور پھر اس فال کی بنیاد پر کوئی کام انجام نہ دے اور جب کبھی بھی اس کے دل میں کسی چیز کے بارے میں بری فال آئے تواس پر توجہ نہ دے، بلکہ فال سے الٹا عمل کرے اور اپنے کام کو انجام دے لیکن خود فال بد کا دل میں خیال کرنا بغیر کسی اختیار کے اور اس پر کسی اثر کومر تب نہ کرنا، کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

نویں: بعض وہ خطورات و خیالات کہ انسان کے دل میں آتے ہیں اور انسان ان کی خلقت یا خالق کے بارے میں شک کرتا ہے مثلاا پنے آپ سے کہتا ہے اس مخلو قات کو خدا نے خلق کیا ہے ؟

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہونجنے کی راہ نہیں رکھتے / 29

اور اس طرح کے متعدد خیالات و سوالات کہ جو انسان کے ذہن میں آتے ہیں کہ جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور جن کا عالم خلق وعالم ربوبیت سے کوئی ربط نہیں ہے۔

اگریہ خیالات وخطورات بغیر کسی اختیار کے انسان کے ذہن میں آئیں اور انسان ان کوزبان پر نہ لائے تو کوئی گناہ و مواخذہ نہیں ہوگا۔

تکلیف کے تحقق و تنجز اور تعلیم وسوال نہ کرنے پر تقصیر کی

صورت میں مواخذہ پر روایات کی دلالت

البتہ یہاں پر ایک تذکر ضروری ہے وہ یہ کہ کسی بھی تکلیف الی کا متحقق نہ ہونا، کسی عمل پر علم نہ ہونے کی صورت میں عقاب وعتاب کانہ ہونا اور مواخذہ کانہ ہونااس وقت ہے کہ جب انسان مکلّف اس کے علم کے حاصل کرنے کے بارے میں کو شش کرے اور پھر اس کو حاصل نہ کرسکے ، لیکن تقصیر و کوتاہی کی صورت میں اور تخصیل علم کے لیے نہ جانے کی حالت میں عقاب و مواخذہ اپنی جگہ باقی ہے چاہے مکلّف احکام شرعی سے جاہل ہو۔

ہم اس سلسلے میں بطور نمونہ چند احادیث بیان کرتے ہیں:

اول: کتاب محاس میں شخ برقی نے اپنے پدربزر گوار سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ایو جعفر اُحوَل کہ جو اور انہوں نے ابو جعفر اُحوَل کہ جو محمد بن نعمان مومن الطّاق کے نام سے جانے جاتے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آ یہ نے فرمایا:

۱۸۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

لَا يَسَعُ النَّاسُ حَتَّى يَسْأَلُوْا أَوْ يَتَفَقَّهُوْا. '

لو گوں کے لیے یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ احکام دین و معارف کے سلسلے میں سوال نہ کریں اور بغیر علم کے عمل انجام میں سوال نہ کریں اور بغیر علم کے عمل انجام دیں بلکہ ان پر لازم و ضروری ہے علم کی تلاش میں جائیں، سوال کریں، علاء سے تعلیم حاصل کریں، یاخود مرتبہ اجتہاد و فقاہت پر گامزن ہوں۔

اس حدیث شریف سے اس طرح استدلال ہوسکتا ہے کہ ایسے افراد کے لئے کہ جو استباط احکام کی صلاحیت نہیں رکھتے ان پر تقلید کر نالازم ہے اور یہاں سے احکام کاعلم حاصل کر ناصرف دوراستوں میں منحصر نظر آتا ہے ایک اجتہاد دوسرا تقلید ،اور تیسرا راستہ، راہ احتیاط جائز نہیں ہے جب کہ احکام کی دستیابی کے لیے مشہور کی نظر میں یہی تین راستے ہیں۔ ا

ا۔" محاسن" برتی ،ج۱، کتاب مصافیح انظلم، ص۲۲۵۔ بحارالانوار ،ج۱، باب طلب العلم، ص۵۵۔ ۲۔ حقیر کا نظریہ عمل کے انجام دینے کی کیفیت میں عدم جواز احتیاط ہے فی الجمله کماذھب الیہ المشھور اور اس دعوے کے لئے متعدد دلیلیں موجو دہیں کہ جس کا مقام و محل فقہ کی کتابیں ہیں وہاں پر بیان کرنا ضروری ہے اگرچہ ان میں سے دومذکورہ ذیل دلیل عمدہ ہیں۔

۔ اول: معصومین علیہم السلام کے زمانے میں بیر راہ احتیاط رائج و متعارف نہیں تھی۔ خصوصاجب کہ عبادت کی تکرار لازم آئے۔

دوم: عبادت؛ احتیاط کی بناپر نیت میں شک و تر دید کے ساتھ مقرون ہے، اور یہ حالت شک آہتہ آہتہ وسوسہ میں بدل جاتی ہے اور مومن سے یقین کو ختم کردیتی ہے اور وہ عبادت کہ جس کا نتیجہ تقرب الهی ہواس کے برخلاف نتیجہ برآ مد ہوتا ہے، اور مومن کو دو دل کرکے احتمال و شک کی واد ی میں قرار دے کر کہ جو شیطان کے حلول کا مقام ہے کمال و معراج کے لیے مانع ورکاوٹ بنتا ہے اور یہ وہی زاویہ ہے کہ جو صد در صدیقین و تقرب کے راستے کے خلاف ہے۔

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نحنے کی راہ نہیں رکھتے / ۸۱

دوم: کتاب محاسن میں احمد بن محمد ابن خالد برقی اپنے والد بزر گوار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے موسیٰ ابن قاسم سے اور انہوں نے یونس ابن عبد الرحمٰن سے، ان دونوں نے اپنے بعض اصحاب سے کہ ان لو گوں نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہاالسلام سے سوال کیا گیا:

هَلْ يَسَعُ النَّاسُ تَرْكُ الْمَسْئَلَة عَمَّا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ؟قَالَ:لَا. `

بہ طور کلی داب وسنت اسلام ہیہ ہے کہ مسلمان اپنے اعمال میں معتمد و قاطع ہوں،اور شک و شبہ کی وادی سے دور نکل جائیں،اس لیے کہ اعمال میں شک و تردید کی کثرت و زیادتی سبب ہوتی ہے کہ یہ شک و ریب خود ان کے نفوس میں سرایت کرجائے، اور اس کے حامل انسان کے لئے ہمیشہ تنزلزل واضطراب کی حالت کو پیدا کردے جب کہ یہ حالت نفس کے مہلک مرضوں میں سے ہے کہ جس کے متیجہ میں خدا کی رحمت سے مایوس بڑھتی جاتی ہے چو نکہ جب بھی وہ کوئی عمل انجام دیتا ہے تو وہ نہیں جا نائیں جانا کہ یہ تکلیف الی و باعث تقرب ہے یا نہیں؟

اللذا ائمہ طاہرین علیہم السلام کے دورہ امامت میں نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی اصحاب و فقہاء کی روش رہی کد اگر کسی شخص کواپی نماز کے بارے میں شک و شبہ ہوا ہو اتو اس کو اعادہ یا قضاء کرنے پر وادار کیا ہو۔ مثلًا اگر کسی شخص نے اپنی نماز اداکی اور پھر اس کے صبح ہونے میں شک ہو تو اس کو احتیاط کی نظر سے فقہاء نے اعادہ کی ترغیب دلائی ہو، بلکہ ہمیشہ نوا فل پر قطعی حکم لگایا ہے اور کہا گیا ہے کہ نافلہ واجب نمازوں کی کمی کو پورا کردیت ہے، جسیا کہ اس باب میں جو روایات میں وارد ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نماز کو چھوڑنے کی صورت میں قضاکا حکم ہے حتی کہ اگر نافلہ کو ترک کردیا ہے تو اس کی بھی قضاکا حکم موجود ہے۔

ا ـ محاس ، برقی ، کتاب مصابح انظلم ، ص۲۲۵ ـ بحارالانوار ، ج۱ ، باب طلب العلم ، ص۵۵ ـ

کیا لوگوں کواختیارہے کہ ضروری و مبتلابہ مسائل کہ جن پر عمل کر نالازم ہےان کے بارے میں اپنے زمانے کے امام یا اہل علم سے سوال نہ کریں ،اور اجتناب وخود داری کریں ؟ حضرت نے فرمایا: نہیں۔

اس روایت میں بھی تقلید کاواجب ہو نا صراحت سے موجود ہے۔

كَى ہے كَه حَضِرتً نِے فَرِمايا: أُفِّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ لَا يَجْعَلُ فِي كُلِّ جُمْعَة يَوْماً يَتَفَقَّهُ فِيْهِ اَمْرَ دِيْنِهِ وَ يَسَالُ عَنْ دِيْنِهِ. وَ رَوَى بَعْضُهُمْ أُفِّ لِكُلِّ رَجُّلٍ.\

افسوس ہے! مراس مسلمان پر جو کہ اپنے ہفتہ کے دنوں میں ایک دن کو بھی اپنے دین معارف پر غور وفکر کو بھی اپنے دین کاموں اور مسائل کے پوچھنے اور دینی معارف پر غور وفکر کرنے کے لئے معین نہ کرے اور بعض لوگوں نے روایت کی ہے کہ رسول خدالی آپٹی نے فرمایا: افسوس و حیف ہے مراس انسان پر۔

چہارم: شخ مفید نے کتاب مجالس میں اس آیہ مبارکہ "قُلْ فَللَّه الحُجَّةُ الْبَالغَةُ" کی تفییر میں ابوالقاسم جعفر ابن قولویہ سے حدیث نقل کی ہے کہ انہوں نے محد بن عبداللہ جعفر حمیری سے انہوں نے ہارون بن

ا محاس ، برقی ، کتاب مصانح الظلم ، ص۲۲۵ بر بحار الانوار ، ج۱ ، باب طلب العلم ، ص۵۵ م ۲ سور دَانعام ، آیت ۲۹۹ س

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۸۳

مسلم سے انہوں نے معدة بن زیاد سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ جب حضرت سے خداوند متعال کے اس فرمان قُلْ فَللَّهِ الحُجَّةُ الْبَالغَةُ کے بارے میں سوال کیا گیا تو ہم نے حضرت کو فرماتے ہوئے سناکہ آپ نے فرمایا:

اَذَا كَانَ يَوْمُ الْقيَامَةَ قَالَ اللهُ تَعَالَى للْعَبْدِ اَكُنْتَ عَالِماً؟ فَانْ قَالَ: نَعَمْ قَالَ لَهُ:اَفَلَا عَملْتَ؟ وَانْ قَالَ:كُنْتُ جَاهَلاً قَالَ لَهُ:اَفَلَا تَعَلَّمْتَ حَتَّى تَعْمَلَ؟ فَيخْصِمُهُ فَتَلْكَ الْحُجَّةُ الْبَالغَةُ للهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقه. ' تَعْمَلَ؟ فَيخْصِمُهُ فَتَلْكَ الْحُجَّةُ الْبَالغَةُ للهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقه. '

جب قیامت کا دن آئے گا تو خداوند متعال خود اپنے بندوں سے خطاب کرے گا کہ کیاتم لو گوں نے اپنے دین کے متعلق علم حاصل کیا؟

اگر جواب میں یہ کہیں کہ ہاں ہم نے علم حاصل کیا توخدا کہے گا کہ پھر کیوں اپنے علم پر عمل نہیں کیا؟

اور اگر جواب میں کہیں: ہمارے پاس علم نہیں تھا، تب خداوند عالم کے گا: تو کیوں علم علم نہیں تھا، تب خداوند عالم کے گا: تو کیوں علم حاصل نہیں کیاتا کہ اس پر عمل کر سکتے اور اس طرح بندوں پر خداوند عالم اپنی جحت تمام کرے گا لہذا ہمیشہ جحت بالغہ اور بر ہان و دلیل خداوند عالم کی ذات سے مخصوص ہے۔

یہاں تک گفتگو ؛ علم کے لزوم ووجوب کے متعلق تھی۔

ا ـ امالي، شخ مفيد، مجلس ٣٥، ص٢٧ ـ ا ـ بحار الانوار، ج١، باب طلب العلم، ص٥٥ ـ

Presented by Ziaraat.Com

الهی تکالیف کے متحقق ہونے میں قدرت کے لزوم پر آیات کی

لیکن الهی تکالیف کے متحقق ہونے کے مارے میں قدرت کے لزوم و وجوے کے متعلق گفتگو؛ عقلی قدرت کے علاوہ شرعی قدرت کہ جو درواقع وہی وسعت وگشائش اور عسرو حرج کانہ ہونا ہے، کے بارے میں قرآن کریم کی متعدد آیات سے سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ ۱- وَ لَقَدْ عَفَا عَنكمْ وَاللَّهُ ذُو فَضلِ عَلَى الْمُؤْمِنينَ.

اور حق یہ ہے کہ خدا نے تم پر اپنی بخشش ومغفرت قرار دی اور خداوند عالم مومنین پر ہمیشہ فضل و کرم کرنے والا ہے۔

یہاں پر فضل کے معنی زیادہ کے ہیں لیعنی آپ کی قدرت سے زیادہ عطا کرتا ہے اور ہمیشہ لو گوں کو وسعت میں رکھتا ہے اور مومنین کے لیے ہمیشہ ا پنی تکالیف و وظا نَف کے سلسلے میں کافی تخل رکھتا ہے۔ ۲-إِنَّ اللهَ لَدُوفَضلِ عَلى النَّاسِ وَلَكنَّ أَكثرَ النَّاسِ لاَيشكرُونَ.

بیثک خداوند عالم تمام لو گوں کے لیے بافضیات اور زیادہ عطا کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر افراد شکر گزار نہیں ہیں۔ ٣-وَلَكنَّ اللَّهَ ذُوفَضْل عَلَى الْعَالَمينَ. "

اله سورهٔ آل عمران ، آیت ۱۵۲ س

۲_سورهٔ بقره ، آیت ۲۳۳_سورهٔ غافر ، آیت ۲۱_

٣ ـ سورهٔ بقره ، آیت ۲۵ ـ

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۸۵

لیکن خداوندعالم تمام عالمین کے لیے صاحب فضل اور زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

اور ان آیات کے مانند کہ جہال پر خداوند عالم کی صفت "فضل "کے ساتھ بیان ہوئی ہے ہے قرآن کریم میں بہت زیادہ ہیں۔

البتہ جیساکہ فضل کا ایک مصداق یہ ہے کہ مستحق کو اس کے حق سے زیادہ عطائیا جائے اسی طرح ایک مصداق مکلّف کو اس کی قدرت وطاقت سے کمتر تکلیف دینا اور مکلّف کے لیے وسعت قرار دینا بھی ہے۔ ۴۔ یُریدُ اللہ بُکُمُ الْیَسْرَ وَ لَایُریدُ بِکُمُ الْعُسْرَ.

خداوند عالم ہمیشہ اپنی تکالیف واحکام میں تمہارے لئے آسانی و سہولت چاہتا ہے اور کبھی بھی تم پر سختی و مشکل اور یہاں تک کہ تمہارے لیے تنگی بھی نہیں جاہی ہے۔

نَہْيِں عِإِہْى ہے۔ ۵-مَا يُرِيدُ اللهُ ليَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَ لَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لَيُتمَّ نعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. '

خدانے کبھی نہیں چاہا کہ تمہارے لئے سختی اور مشکلات قرار دے لیکن سے ضرور چاہا ہے کہ تم کو ہر طرح کی آلود گی سے پاک و پاکیزہ رکھے اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کردے اس امید کے ساتھ کہ تم شکر گزار رہو۔

ا_سورهٔ بقره، آیت ۸۵ ا_

۲۔ سورۂ مائدہ، آبت ۲۔

٢-هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَ مَاجَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّة أَبِيكُمْ
 إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ.

خداوندعالم نے تم کو تمام امتوں میں سے منتخب کیا اور احکام و دینی سنتوں میں تمہارے لئے سخت اور د شوار احکام قرار نہیں دیے اور یہی تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھاہے۔

- لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً الَّا مَا اَتَهَا ٢

خدانے کسی پر کوئی ایسی تکلیف عائد نہیں کی مگریہ کہ اس کی قدرت و توانائی عطاکی ہے۔

٨-لَايُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاكَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ رَبِّنَا لَاتُؤَاخِدْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبِّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبِّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَلاتُحَمِّلْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. "
 لَنَا وَ ارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. "

اس آیت کامقصد و ہدف وہی ہے کہ جو شب معراج رسول خدالی ایکی ایکی اس آیت کامقصد و ہدف وہی ہے کہ جو شب معراج رسول خدالی ایکی نے خداوند عالم کے حضورا پنی آرزو ئیں اور تمنائیں پیش کیں اور خدانے ان کی دعا اور درخواست کو قبول کرلیا جیسا کہ تفسیر علی ابن ابراہیم فمی اور تفسیر عیاشی میں وارد ہوا ہے کہ جب شب معراج رسول خدالی ایکی آلی آج آسانوں کی جانب معراج پر تشریف لے گئے توان مطالب کے ضمن میں جو کہ رسول خدالی ایکی آلی آج آ

ا ـ سورهٔ حج، آیت ۷۸ ـ

۲۔ سورہ طلاقی آیت کے۔

٣ ـ سورهٔ بقره ، آیت۲۸۶ ـ

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۸۷

اور پروردگار کے در میان بیان موضوع گفتگور ہےان میں رسول خدالیّا گلیّا ہی کہ ایک تمنا وخواہش بھی تھی ہے کہ خداوندعالم نے قلب بیغمبرا کرم لیّا گلیّا ہی پہلی اللہم کیا کہ خدا سے اس وقت جو مانگنا چاہومانگو! بیغمبرا کرم لیّا گلیّا ہی اللہام کیا کہ خدا سے اس وقت جو مانگنا چاہومانگو! بیغمبرا کرم لیّا گلیّا ہی ہی خداوند عالم کے حضور اپنی خواہش بیش کی، کہ اے میرے معبود! اگر ہم تیرے احکام میں سے کسی حکم کو بھول ہو جائیں یا دو چار خطا واشتباہ ہو جائیں توہم پر عتاب وعقاب نہ کرنا۔

خداوند عالم نے جواب دیا: ہم تم پر عتاب و عقاب نہیں کریں گے۔ پھر پیغیبرا کرم الٹی آئیل نے درخواست کی: اے میرے اللہ! سخت اور مشکل امور ہمارے ذمہ قرار نہ دینا، ایسے سخت اور مشکل کام کہ جو سابقہ امتوں کے لئے قرار دیے تھے۔

پروردگار نے پیغیبر اکرم الٹی آلیم کو خطاب کرکے کہا: ہم سخت کاموں کو تبہارے ذمہ قرار نہیں دیں گے۔

پھر پیغیبراکرم الی ایکی نے خواہش کی کہ اے میرے پروردگار! وہ امور کہ جو ہماری طاقت سے باہر ہیں اور ہم ان کوبر داشت نہیں کر سکتے ہمارے لیے قرار نہ دینا اور ہم کو در گزار و معاف کر دے اور اپنی رحمت ہمارے اوپر نازل فرما بیشک تو واحد و یکنا اور صاحب اختیار و قدرت اور ہمارا مولا ہے، اور اس کے بعد ہم کو کافروں کے گروہ پر کامیانی عطا کر!

پروردگار کا پھر خطاب ہو اکہ میں نے تمہارے سب تقاضوں کو قبول کر لیااور تمہاری ان خواہشوں کو تمہیں اور تمہاری امت کو عطاکیا۔

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں ارشاد فرماتے ہیں: کوئی بھی حضرت رسول خدا لِیُّا اِلِیَّا اِلِیَّا اِلَیْ سے زیادہ لائق تعظیم مہمان خدا کے حضور نہیں گیا کہ اس نے اس طرح اپنی حاجت خدا سے طلب کی ہواور خداوند عالم نے بھی قبول کرلی ہو۔

اب جبکہ یہ جان گئے ہیں کہ الہی احکام علم وقدرت کی شرط کے ساتھ ہیں للذااس بنیاد پر روز قیامت یا عالم برزخ میں جو افراد احکام الہی کو انجام دینے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں یااس کو حاصل کرنے میں خطاکار نہیں تھے بلکہ عاجز تھے اور اللہ کے احکامات کی مخالفت کرتے رہے تو ایسے افراد سے باز پرس نہیں ہوگی اور ان پر عذاب نہیں ہوگا۔

قرآن کریم میں مستضعف کے معنی

جن افراد سے روز برزخ اور روز قیامت مواخذہ و محاسبہ نہیں ہوگااور عفو بخشش کی امید ہے مستضعفین ہیں لیکن مستضعفین کاوہ گروہ جو کہ حقیقت

سولهوين مجلس - ان مستضعفين افراد كي بخشش كي اميد كه جو حقائق تك يهو نجنح كي راه نهيس ركھتے / ٨٩

تک پہو نیجنے کا کوئی راستہ نہیں رکھتے تھے۔ پس مستضعفین و کمزور لوگ بھی دو گروہ میں تقسیم ہوں گے۔ پہلا گروہ: وہ مستضعفین کہ جو حقیقت تک پہونچنے کاراستہ رکھتے ہیں۔

پہلا گروہ: وہ مستضعفین کہ جو حقیقت تک پہونچنے کاراستہ رکھتے ہیں۔ دوسرا گروہ: وہ مستضعفین کہ جو حقیقت تک پہونچنے کا کوئی راستہ نہیں کھتے۔

اوراب اس معنی کی توضیح کے لئے مجبور ہیں کہ پہلے لفظ مستضعفین کی تفسیر کریں۔

تفییر کریں۔ مستضعفین؛ قرآن کی اصطلاح میں وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے سے قوی اور سمگر افراد کے ظلم و ستم کے تحت تا ثیر رہتے ہیں اور ان لو گوں کی برتری و تجاوز کی وجہ سے اپنے اختیارات و آزادی کے مالک نہیں رہتے بلکہ دوسروں کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں۔

اور مستضعفین کے مقابلے میں مستکبرین ہیں یہ وہ افراد ہیں جو کہ خود اپنی بلند پر وازی اور ظلم کے تحت اپنے نچلے طبقے پر تجاوز اور ان کے حقوق کو پائمال کرتے ہیں پس معلوم ہوا کہ اسکبار، استضعاف کے مقابلے میں ہے اور قرآن میں مستکبرین کو لفظ (مَلاً) سے بھی تعبیر کیا گیا ہے یعنی وہ افراد کہ جو اجتماعی شخصیت کے اعتبار سے ظالم وستمگر اور اپنی ظالمانہ موقعیت سے بھرے ہوں۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلاَ فِي الأَرْضِ وَ جَعَلَ أَهْلَهَا شَيَعاً يَستَضعفُ طائفَةً مَّنهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَ هُمْ وَ يَستَحْيَ نِسآءَ هُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ * وَ

۹۰/ معاد شناسی - تیسر ی جلد

نُرِيدُ أَنْ ثَمُّنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِي الأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَمَّلَةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ -

یشک فرعون نے زمین پر سرکشی رکھی اور اس کے باسیوں کو گروہ ہوں میں تقسیم کردیا، ان میں سے ایک گروہ پر ظلم وستم اور تجاوز کیا اور ان پر مسلط ہوگیا یہاں تک کہ ان کے بیٹوں کو ذرح کرتا اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑدیتا اور ان سے خدمت لیتا خلاف عصمت کام بھی انجام دیتا یقینا فرعون فسادیوں میں سے تھا۔ جب کہ ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین پر فرعون فسادیوں میں سے تھا۔ جب کہ ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین پر فرعون فسادیوں میں اسے تھا۔ جب کہ ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں وہ مانہی کو فرعون فرار دیں۔

قَالَ الْمَلَا الَّذَيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهِ للَّذِينَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ ءَامَنَ منهُمْ أَ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ صَالِحاً مَّرِسُكُ مَن رَّبِّهُ قَالُوْا إِنَّا جَا أُرْسَلَ بِهِ مُؤْمِنُوْنَ * قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا إِنَّا بِالَّذَىْ ءَامَنْتُمْ بِهَ كَافِرُوْنَ.) ` * قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا إِنَّا بِالَّذَىْ ءَامَنْتُمْ بِهَ كَافِرُوْنَ.) ` `

قوم کے مستکبرین و متلکبر سر داروں نے کمزور طبقات میں اہل ایمان سے کھا: کیا تہمیں اس بات کا علم ہے کہ صالح اپنے رب کی جانب سے بھیج گئے رسول ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جس پیغام کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ مستکبرین نے کہا: جس پر تمہار اایمان ہے ہم تواس کے منکر ہیں۔

ا ـ سورهٔ نقص، آیت ۴ ـ ۵ ـ ۲ ـ سورهٔ اعراف، آیات ۷۵ و ۷ ـ ـ

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک یبو نجنے کی راہ نہیں رکھتے *ا* <u>۹</u>

وَ لَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَيْ بَعْضِ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذَيْنَ اسْتَكَبُرُوْا لَوَ لَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنَيْنَ * قَالَ الَّذَيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا أَ نَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ اللَّهُدَّى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرَمِيْنَ * وَ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُواْ للَّذَيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ النَّيلِ وَ النَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُوْنَنَا أَنْ نَّكَفُر بِاللَّهِ وَ نَجْعَلَ لَهُ أَنْدَاداً وَ أَسَرُّوْا اللَّذَيْنَ اللَّغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ النَّذِيْنَ كَنْدُواْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ \ كَفَرُواْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ \

یہ آیات ایسے مستضعفین سے مربوط ہیں کہ جو حقیقت کی منزل طے کرنے کاراستہ رکھتے ہیں پر کو تاہی کرتے ہیں۔

اے میرے پغیبر! کاش آپ دیکھیں کہ مستکبر اور وہ مستضعف افراد کہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم و ستم کیا ہے ان دونوں گروہوں سے روز قیامت مواخذہ و حساب و کتاب کیا جائے گا اور وہ اپنے گناہ و جرم کو ایک دوسرے کی گردن پر ڈال رہے ہوں گے۔

اور وہ مستضعفین کہ جنہوں نے ظالم و شمگر افراد کے ظلم و ستم برداشت کیے جب کہ ان کے ظلم و ستم سے بری ہو سکتے تھے لیکن پھر بھی مستضعف بنے رہے جب کہ ان کے ظلم و ستم سے بام نکل سکتے ہیں، ہجرت کرکے دوسری جگہ امن و سکون سے زندگی بسر کر سکتے ہیں اور الهی تکالیف کو بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں پر انہوں نے کو تاہی کی اور ان کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے۔ یہ لوگ ظالم و ستم کو برداشت کرتے رہے۔ یہ لوگ ظالم و ستمگروں سے کہتے ہیں: جو گناہ ہم نے انجام دیے ہیں وہ

ا۔ سورۂ سبا، آیات اسے سستک۔

/۹۲ معاد شناسی - تیسر ی جلد

آپ کی گردن پر ہیں۔اس لیے کہ اگر تم لوگ نہ ہوتے اور ہم پر مسلط نہ ہوتے تو یقینا ہم ایمان لے آتے اور اپنے دینی اعمال انجام دیتے۔ مستکبر و متکبر افراد مستضعفین افراد کے جواب میں کہتے ہیں: کیا ہم نے

مستکبر و متکبر افراد مستصعفین افراد کے جواب میں کہتے ہیں: کیا ہم نے ظلم و ستم اور زور زبر دستی کرکے تم لوگوں کو راہ ہدایت سے روکا ہے جب کہ تم لوگ اپنی عقل و معرفت کے ذریعہ حق کو پہچان چکے تھے اور الی ججت تم پر تمام ہو چکی تھی؟ نہیں! بلکہ تم خود اپنے اختیارات سے ہماری تعلیمات و تبلیغات کی پیروی کرتے تھے لہذا تم خود مجرم و گناہکار ہو۔

اس وقت مستضعفین افراد مستکبرین افراد سے کہیں گے: بلکہ زمانے کی پریشانیاں اور زمان و مکان کے حالات و مجبوریاں تم نے ہمارے لیے ایجاد کی تھیں اور ایسے حالات میں تم ہم کو برے اعمال کا حکم دیتے تھے۔ یہی سبب بناکہ ہم خداوند عالم کو فراموش کر بیٹھے اور اپنی زندگی میں ظالم و سمگر حکام کو خداوند عالم کا شریک بنا بیٹھے اور آخر کار راہ توحید وایمان اور صراط مستقیم سے خداوند عالم کا شریک بنا بیٹھے اور آخرکار راہ توحید وایمان اور صراط مستقیم سے منحرف ہوگئے اور گراہی کاراستہ اختیار کر لیا۔

جی ہاں! جب انہوں نے اپنے اعمال کے نتیجے میں آنے والے عذاب کا مشاہدہ کرلیا تواپنے دل ہی دل میں افسوس کرنے لگے اور پشیمانی وندامت سے ان کا ضمیر جاگ اٹھا۔

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۹۳

خداوندعالم کے فرشتے سنگین طوق و زنجیر ان کافروں کی گردنوں میں ڈالیس گے اور ان سے کہیں گے: کیا یہ سزااور بدلہ ان اعمال کے علاوہ کسی اور چیز کا ہے کہ جوتم دنیامیں انجام دیتے تھے؟۔

جی ہاں! یہ آیات قیامت کے حالات کو بیان کررہی ہیں، لیکن ان آیات میں لفظ اسکبار و استضعاف استعال ہو اہے اور یہاں ہماری گفتگو عالم برزخ اور مستضعفین پر عقاب کے متعلق ہے، اسی لیے ذکر کیا ہے اگر چہ ان آیات میں عمومی معانی پائی جاتی ہے اور برزخی عقاب اور قیامت کے عذاب دونوں کا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۔ اب ہم استضعاف کے معنی معلوم اور مشخص ہونے کے بعد عرض کرتے ہیں:

مستضعفین کے دو گروہ ہیں

مستضعفین کے دو گروہ ہیں:

اول: وہ گروہ جو کہ بیہ قدرت رکھتا ہے کہ خود کو اس ضعف و کمزوری سے باہر نکال سکے اور ہجرت کے ذریعہ ایک امن وامان جگہ مقیم ہو جائے تاکہ اپنے دینی وظا نف اور الهی تکالیف کو بہترین انداز سے انجام دے سکے۔
ان لوگوں سے حساب وکتاب ہوگا اور عقاب و عذاب کے مستحق قرار پائیں گے اس لیے کہ اگر چہ مستکبرین وظالم وستمگر افراد کے ظلم وجور کی وجہ سے این دینی اعمال کو انجام دینے میں قاصر رہے ہیں لیکن چونکہ ہجرت پر

۱۹۴/ معاد شناسی - تیسر ی جلد

قادر تھے لہٰذااینے دینیاعمال کو صحیح طور و طریقے سے انجام دینے پر قادر تھے اور پھر بھی بجانہیں لائے ہیں۔

اصوليين كهتم بين: الوُجُوْبُ بالاختيار لَا يُنَافى الاختيار والامتناعُ بالاختيارِ لا يُنافى

یعنی اگراختیاری مقدمات کی بناپر کوئی انسان کسی کام کواییخ اوپر لازم و واجب بنالے یا محال و ناممکن بنالے، تو اس کام کا واجب ہونا یا محال ہو نااس کام کے اختیاری ہونے سے منافات نہیں رکھتا۔

دوسرا: مستضعفین کاوہ گروہ ہے کہ جو ظالموں اور شمگروں کے پنجہ سے مامر نکلنے کی فکری اور عملی قدرت نہیں رکھتا ہے،اور مہاجرت مااصلًا ان کی سوچ سے باہر کی بات ہے یاان کے اختیار وقدرت میں نہیں ہے۔ جس آیت میں مستضعفین کی بخشش اور عفو کی امید پیش کی گئی ہے اس

سے یہی دوسری قشم کے لوگ مرادیں۔

اب ذرااس آیت کو دیکھیں کہ جس کا ہم نے آغاز گفتگو میں تلاوت کا شرف حاصل کیااس آیت سے کن نکات کا استفادہ ہوتا ہے ؟اوروہ کون سے شر ائط ہیں کہ جو اوامر الهی سے تخلف کے باوجود بھی رحمت الهی کے مستحق قرار دیتے ہیں ؟۔

سولہوں مجلں ۔ ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نجنے کی راہ نہیں رکھتے / <u>۹۵</u>

إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلائكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فَيْمَ كُنتُمْ قَالُوا فَيْمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضَّعَفَيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيْهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَ ساءت مَصِيراً.

لو گوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ جو احکام الہی کی مخالفت اور اپنا تنزکیہ نفس نہ کرنے ، اخلاق ربانی سے آ راستہ نہ ہونے اور معارف الہی وعمل شرعی انجام نہ دینے کے سبب اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں خود کو سختیوں میں اسیر کرکے ، نفسیاتی ترقی ومعراج انسانی سے محروم کرلتے ہیں اور شہوت وغضب کی تاریکی اور غفلت و محرومیت کی وادی میں غرق ہوجاتے ہیں۔

یہ محرومیت کہ جوان لوگوں کو نصیب ہوئی ہے یہ مستکبرین کے ان لوگوں پر ظلم وستم کی بنا پر ہے کہ ظالمین و مستکبرین نے ان لوگوں کو اپنے تحت نظر اور قبضے میں کرر کھا تھا اور ان پر مسلط و غالب تھے اور ان کو ان کی ابتدائی آزادی و حقوق بھی ادا کرنے نہیں دیے جیسے دینی فرائص و امر بالمعروف و نہی عن المنکر، شعائر الهی اور حکومت عدل کی تشکیل سے محروم کرر کھا تھا اور شخصی و اجتماعی امور بلکہ ہرکام میں اپنے تا بع کرر کھا تھا۔

موت کے فرشتے جب قبض روح کرنا چاہتے ہیں ان کو مخاطب کرکے کہتے ہیں: تم کہاں تھے ؟اور کن حالت و شرائط میں زندگی بسر کررہے تھے ؟۔

ا ـ سوره نساه ، آیت ۹۷ ـ

جس وقت موت کے فرشتے ان کے بدنوں کو دیکھیں گے اور ان کے سیاہ و تاریک و جامد و خشک بدن دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ کفر واستبداد کے ظلم و ستم کے زیر اثر رہے ہیں اور ان پر عظیم مصبتیں وارد ہوئی ہیں اور بہت سی محرومیوں کے شکار تھے چونکہ یہ مصیبت و بلاء بہت بڑی تھی اور انسان کو عبودیت خداسے بھی ساقط کر دیا تھا لہذا تعجب سے سوال کریں گے: تم کس ماحول اور معاشر ہے میں زندگی بسر کرتے تھے، اور کن حالات سے روبر و تھے ماحول اور معاشر ہے میں زندگی بسر کرتے تھے، اور کن حالات سے روبر و تھے کہ تمہارے بدن کس قدر خراب و بوسیدہ ہو کے ہیں؟

یہ افراد روحوں کے قبض ہوتے وقت جواب دیں گے: ہم زمین پر مستضعفین لوگوں میں سے تھے اور ہم پر بیہ بلاء ومصیبت مستکبرین کی جانب سے وارد ہوئی ہے کہ جنہوں نے ہم پر غلبہ حاصل کیا اور ہم پر مسلط ہوگئے ورنہ ہم خود بخودا نحراف کی طرف ماکل نہیں تھے اور کفر واستبداد کے ظلم وجور کے زیر اثر زندگی بسر کرنے کی وجہ سے عبودیت پروردگار واطاعت رسول و نورانیت نفس سلب ہو چکی ہے جب کہ ہم اس سے اصلاراضی نہیں تھے!

فرشة كهيں گے: تم لوگوں نے ہجرت كيوں نہيں كى؟ كيا خداوند عالم كى اس و سيع و عريض زمين ميں تمہارے ليے جگه نہيں تقى؟ تم ہجرت كر سكتے تھے، ايسے ممالك ميں كه جہاں امن و سكون تھا جاتے اور اپنے دينی فرائض كو انجام ديتے ، نماز قائم كرتے، زكاۃ ادا كرتے ، حدود الى كو جارى كرتے ، اور امام معصوم كى زير سريرستى يا حاكم شرع مجتهد فقيه عادل بصير و خبير

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے *ا* <u>۵</u>۷

کی اطاعت میں اسلامی حکومت قائم کرتے تاکہ نماز جمعہ و جماعت منعقد کر سکتے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلواسکتے اور بغیر کسی تقیہ وخوف کے بلند آ وازوں سے اذان دیتے اور اپنی اللہ اکبر کی صداؤں سے ہر وقت خواب غفلت میں مبتلالو گوں کو بیدار کرتے اور مسجد کی طرف بلاتے۔

پس تم نے جان ہو جھ کر اسلامی حکومت یا کسی ایسی امن وسکون کی جگہ جہاں خود کوئی اسلامی حکومت بناسکتے اور الهی احکام پر عمل کرتے ، ہجرت نہیں کی ؛ جب کہ تمہارے لیے ممکن تھا اور کاملا اختیار کے باوجود بھی ہجرت انجام نہیں دی، تو تمہارا ٹھکا نا جہنم ہے جو بہت بری جگہ اور بدترین ٹھکا نا ہے۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفَيْنَ مِنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لاَيَسْتَطيْعُوْنَ حِيْلَةً وَلاَيْهْتَدُوْنَ سَبِيلًا * فَأُوْلَئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَعْفُو عَنهُمْ وَ كَانَ اللهُ عَفُواً غَفُوراً. \

عَفُواً غَفُودا۔ ا چونکہ مستضعفین کے در میان کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کے لئے ہجرت کرناممکن نہیں ہے، یا امکان عقلی و فکری ومالی نہیں رکھتے یا مثلًا نعود باللہ کوئی نزدیک کے ملک میں اسلامی حکومت موجود نہیں تھی اور کہیں دور ممالک میں ہجرت کے لیے ہمت و قدرت نہیں تھی مثلًا بعض مرد و خواتین اور بچ کہ جو کسی بھی طرح اسکبار سے رہائی کا بہانہ وچارہ نہیں رکھتے، اوران کو اپنی آزادی کا کوئی بھی راستہ نظر نہیں آتا اس طرح کے لوگ قبض روح کے وقت فرشتوں کے سوال وجواب، اور جہنم میں جانے سے محفوظ ہیں،

ا ـ سورهٔ نساه ، آیت ۹۸ - ۹۹ ـ

/۹۸ معاد شناسی - تیسر ی جلد

اس لیے کہ امید ہے کہ خداوندعالم ان کے گناہوں کو معاف کردے، البتہ خداوندعالم گناہوں سے در گزاور معاف کرنے والا ہے۔

دارالاسلام کی طرف ہجرت واجب ہے

مذ کورہ بالا مطالب کے علاوہ ان دوآ یتوں میں کچھ اور نکتے بھی قابل دقت ہیں کہ جن کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

بہلا نکتہ: کافر حکومت سے اسلامی حکومت کی جانب ہجرت کا وجوب؛ اس لیے کہ ملا نکہ نے ایسے ممالک سے ہجرت نہ کرنے پر توتیخ کی ہے چاہے اس زندگی میں آرام و سکون اور رفاہ و راحت ہو اس لیے کہ معیار دینی و مذہبی زندگی ہے کہ جس کی جانب ہجرت کرکے الی تکالیف کو بحسن وخوبی انجام دیا جاسکے۔

اور جیسا کہ معلوم ہے کہ دین اسلام ایک ایساکامل اور جامع دین ہے کہ جس میں اجتماعی وسیاسی امور کا بہترین طریقہ سے لحاظ کیا گیا ہے اور الهی

ا۔ سورہ َجَ کی آیت نمبرا اس سے پہلے مظلوم اور ایسے افراد کہ جن کو بے جرم وخطا شہر بدر کردیا گیا ہے جب جب کہ ان کا شعار صرف کلمہ حق کو بلند کرنا تھاان کی حمایت میں جنگ کی اجازت دی اور مستقل اسلامی عکومت بنانے کی تثویق دلائی ہے اور پھر ایسی حکومت میں انجام پانے والے اعمال کی طرف ارشاد ہوا: الذينَ إِن مَكَنَّاهُمْ في الدُّرْضِ أَقَامُوا الصلَوةَ وَ آتَوُا الزَّكوةَ وَ أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَ لَيُّهُ عَاقِبَةُ الاَّمُورِ لِینی اسلامی حکومت حَباً آقامہ نماز (فرادی وجماعت جمعہ و عید) ادائے زکات وام بالمعروف و عن المنكر کی بنیاد پر ہو جو کہ یقیبنا ایک عادل و فقیہ حاکم کے ذریعہ انجام پائے۔

سولہوں مجلں۔ ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو تھا گق تک پہونجنے کی راہ نہیں رکھتے / 9۹

حدوں کا اجراء ، اقامہ نماز جمعہ ، مسلمانوں کے در میان فیصلے و قضاوت اوراس کے تمام احکام جو کہ صرف کسی حاکم شرع کے ذریعہ ہی مختق ہو سکتے ہیں ، اسلامی سیاسی واجتماعی امور کی اساس وبنیاد لایفک اصل ہے ، للذاشرعی تکالیف

ا۔ایک الہی فریضہ؛ نماز جمعہ ہے کہ جس کا وجوب قیامت تک کے لیے تمام افراد کے لیے عینی تعیینی ہے، کیکن 9 گروہ اس نماز سے مستثنی ہیں : (۱) بچہ (۲) دیوانہ (۳) غلام (۴) مریض (۵) عورت (۲) مسافر (۷) اعمیٰ یعنی اندھا (۸) ایا ہج (۹) جو نماز جمعہ سے دو فرسخ کے فاصلے پر رہتا ہو۔ لیکن جہاں کہیں بھی نماز جعہ منعقد ہوتو کسی دوسری جگہ کے نماز جعہ منعقد ہونے کے لیے ہم طرف سے ایک فرسخ کا فاصلہ ہو ناضر روری ہےاور یہ بھی ضروری ہے کہ نماز جمعہ کاانعقاد امام معصوم کے ذریعہ باان کی جانب سے شخصی طور پر کسی کو نصب کرنے کے ذریعہ یا پھر کلی طور پر انتقاب جیسے ادلہ ولایت فقیہ کے ذریعہ انجام یائے، ورنہ حرام و باطل اور بدعت ہے۔ یہ شرائط اقامہ امام معصوم یا فقیہ عادل ؟شر الط وجوب نماز جیسے وجود جج کے لیے شرط استاعت کی طرح نہیں ہے بلکہ شرائط تحقق وو وجود کی طرح ہے جیسے نماز کے لیے شرط طہارت۔لہذا تمام مکلفین پر واجب ہے کہ اس شرط کو وجود میں لائیں تاکہ نماز جمعہ منعقد ہوسکے۔ یعنی اسلامی حکومت کو بنانے میں کوشش کریں اور امام معصوم یا حاکم شرع کے ذریعہ نماز قائم کریں کہ جو بغیر کسی خوف و تقیہ کے حدود شرعیہ کو جاریاور مسلمانوں کی مصلحت کے مطابق خطیات میں مسائل بیان کرسکے ،اس الهی فریضہ کو انجام دیں اور اس کاترک کرنے سے کہ جو عذاب وہلاکت کا سبب ہے اجتناب کریں۔ پس اس نماز کاا قامہ نہ ہونے کی صورت میں ایک عظیم ترین الهی فریضہ ترک ہوا ہے کہ جس کے سبب دنیوی ذلت وخواری اور اخر وی عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ فریضہ ؛ مجتہد عادل مبسوط الید کے اقامہ کے بغیر ممکن نہیں ہے لہٰذا مسلمانوں پر ضروری ہے کہ اس شرط کے متحقق ہونے کے لیے اسلامی حکومت بنانے کی کو شش کریں تاکہ حاکم شرع اس فریضہ کا اقامہ کرسکے اور ا گر مسلمان په کام انحام نه دس توچونکه په فریضه فقیه کے لیے ممکن نہیں ہوگا توسب گناہکار ہیں ، چونکه سب نے ایک واجب کے مقدمہ کو ترک کہا کہ جس کے ترک سے واحب ترک ہو گیا ہے۔ حقیر نے نجف اشرف میں نماز جمعہ کے وجوب عینی تعیینی کے متعلق ایک رسالہ تحریر کیا تھا کہ جو قابل ملاحظہ ہے۔

پرعمل کرنے کے لیے جیسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تمام دستورات و آداب اجتماعی کہ جن کا تذکرہ ہو چکا ہے، حتم ہجرت کرے کہ اس طرح کی سرزمین کو شرعی اصطلاح میں " دارالاسلام " کہاجاتا ہے یا کسی دوسری الیی سرزمین کی جانب ہجرت کرے کہ جہاں کسی حاکم شرع و فقیہ عادل کے ذریعہ اسلامی حکومت بنائی جاسکے۔

دارالفرمیں زندگی بسر کرناحرام ہے

ووسرانکتے :کافر ممالک میں زندگی بسر کرناحرام ہے ؛ چاہے فرد مسلمان کااصلی وطن کافر ملک ہویا مسلم ممالک۔ چول کہ ہر حال میں اقامہ حدود الی ، اور تکالیف شرعی وامر بالمعروف و نہی عن المنکر کاامکان وہاں پر نہیں ہے ،اور مسلمان اگر ان ممالک کا باشندہ ہو توکافروں کے زیر تسلط اور اس کی ولایت میں مسلمان اگر ان ممالک کا باشندہ ہو توکافروں کے زیر تسلط اور اس کی مرپرستی و حمایت رہے گا اور اگر کافر ممالک میں صرف مقیم ہوا تو بھی ان کی سرپرستی و حمایت میں رہے گا۔ "وَ لَن یَجْعَلَ اللهُ لِلْکَافِرِینَ عَلی المَّوْمِنِینَ سبِیلاً" کیونکہ کسی بھی وقت خداوند عالم نے مومنوں پر کافروں کو برتری و فوقیت عطانہیں کی ہے۔

اور اگریہ کہا جائے کہ کافر ملک میں حاکم شرع مجتہد جامع الشر ائط کے ساتھ زندگی بسر کرنا ممکن ہے۔

اله سورهٔ نساه ، آیت اسماله

سولہوس مجلس - ان مستقعفین افراد کی بخشش کی امیر کہ جو حقائق تک پہونجنے کی راہ نہیں رکھتے/ <u>اوا</u>

جواب میں کہا جائے گا: کسی بھی حاکم شرع و ولی فقیہ کی حکومت و ولایت پر شارع مقدس کی جانب سے اسی وقت تائید حاصل ہے کہ خود ولی فقیہ کافر ملک کارہنے والا فقیہ کافر ملک میں زندگی بسر نہ کررہا ہو،اور اگر پہلے کسی کافر ملک کارہنے والا تھاتواس پر اسلامی ممالک کی طرف ہجرت ضروری ہے۔لہذا حاکم شرع و والی کا مکل سکونت دار الاسلام میں ہونا ضروری ہے۔

قرآن مجید کے سورہ انفال کی آیت نمبر ۷۲ اسی مطلب کی جانب اشارہ

کررہی ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ هَاجِرُوا وَ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنفُسهِمْ فَ سِيلِ اللهِ وَ الَّذِينَ آوَوا وَ نَصروا أُولَئك بَعْضهُمْ أُولِيَاءُ بَعْض وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يَهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيء حَتى يَهَاجِرُوا وَ إِن استَنصروكُمْ فَ الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصرَ إِلا عَلى قَوْمِ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُم مَيْثَاقٌ وَ اللهُ مِا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ."

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اپنے وطن سے ہجرت کی اور اپنے مال وجان سے راہ خدا میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے مومنین و مہاجرین و مجاہدین کو اپنے گھروں میں پناہ دی اور ان کی مدد کی، توان میں سے بعض افراد ایک دوسرے کی نسبت ولی و سرپرست ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں پر ان کی ولایت نہیں ہے جب تک وہ ہجرت نہ کریں، البتہ اگر انہوں نے دینی معاملے میں کافروں کے مقابلے میں تم لوگوں سے مدد مائی توان لوگوں کی مدد کرناواجب ہے۔ مگریہ کہ تمہارے تم لوگوں سے مدد مائی توان لوگوں کی مدد کرناواجب ہے۔ مگریہ کہ تمہارے

اور کافروں کے در میان مصالحہ اور جنگ بندی کا معاہدہ ہو چکا ہو ایس صورت میں تم پر کچھ واجب نہیں ہے؛ اور خداوند عالم تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ ممینز اور سمجھدار بچوں پر بھی دار الاسلام کی طرف ہجرت

واجب ہے

تیسر انکتہ: مستضعفین کے لیے امید عفو و بخشش رکھنے والی آیت میں ان کے مر داور عورت و بچوں کو بھی شامل کیا ہے:

"إِلاَّ الْمُسْتَضْعَفَيْنَ منَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآء وَالْوِلْدَانِ"

یعنی ان کے بیچ بھی رحمت الّہی سے مستفید ہوں گے اور بخشش خدا کی امید ان کے لئے بھی رکھی جائے گی اور اس کے مقابل قرینہ سے واضح ہے کہ وہ مستضعفین بھی جن کے لئے ہجرت کا امکان تھا اور پھر بھی ہجرت نہیں کی، اور وارد جہنم ہو گئے، اور وہیں رہیں گے، یہ آیت ان کے مرد وخوا تین اور پچوں کو بھی شامل ہے؛ لہذا بڑوں کے ساتھ بچوں کو بھی توبیخ و ملامت اور عقاب ہوگا ورنہ اس آیت میں ان کا ذکر لغو و بے فائدہ ہوگا؛ چو نکہ اگر بچوں کو ہجرت کا حکم نہ ہوتا تو کبھی بھی خطاب اور تکلیف ان کے شامل حال نہ ہوتی اور ان کا تذکرہ نہ ہوتا چاہے ان کے لیے ہجرت ممکن ہوتی یانہ ہوتی۔

اب يہال سے سمجھا جاسكتا ہے كہ وہ بي جو كہ سن بلوغ تك نہيں پہو ني ليكن عقل و فہم اور درك كرنے كى صلاحيت ركھتے ہيں "وَ يَسْتَطَيْعُوْنَ حَيْلَةً وَ يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلاً" اور بجرت كے لئے كوئى راہ بھى ركھتے

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہو نجنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۰۳

اور اپنی عقل و فہم کے ذریعہ کوئی چارہ کار درست کر سکتے ہیں پس ان پر بھی دارالاسلام کی طرف ہجرت ضروری ہے۔ اس لیے کہ خداوندعالم نے جتنی بھی عنایات دارالاسلام میں مومنین پر عطاکی ہیں ان سے بہرہ مند ہوں اور دارالکفر میں رہنے پر جتنی مضرات وخطرات پیش آنے ہیں سب میں برابر کے شریکے ہیں۔

یہ مطلب کس قدر مناسب وسازگار ہے کہ جو ہمارے فقہاء رضوان اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ بچھ کی عبادت صرف مشق و تمرین نہیں ہے بلکہ اس کی عبادت صحیح ہے اور وہ بالغ افراد کی طرح عبادت کے تمام فوائد و نتائج اور ملاکات سے بہرہ مندہ ہوگا ہاں صرف اس کے اوپر سے قلم الزام اٹھا لیا گیا ہے، شارع حکیم نے بچے کو چھوٹ اور تخفیف دی ہے اور آسان شریعت سہلہ سمحہ نے اس کے حال کی رعایت کی ہے۔

بچوں سے قلم الزام کے اٹھالینے اور تکلیف کی اصل محبوبیت اور قبیج و برے افعال کی قباحت و منکریت کا بنی مالت پر باقی رہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ بالغ افراد کے واجبات بیچ کے حق میں مستحب اور حرام افعال اس کے حق میں مکروہ ہوجائیں گے۔اور اس کے علاوہ بالغ افراد کے مستحبات و مکروہ اپنی حالت میں باقی رہیں گے اور وہ خداوند عالم کے مستحب و مکروہ کے خطاب میں شامل ہیں۔

البتہ بچوں کے اوپر سے احکام کے وجوب والزام کو ہٹا لینے کا مطلب مرگزیہ نہیں ہے کہ وہ ہم طرح کے گناہ کرنے پر آزاد اور وہ ان کے لئے جائز ہے، بلکہ بالغ افراد کے لیے جس قدر شدت سے نہی واقع ہوئی ہے اس قدر شدت کے ساتھ ان کے لیے نہیں ہے۔

اسی بنیاد پر اگر کوئی ممیز و سمجھ دار بچہ چوری کرے یاز ناکرے یا بعض ایسے حرام کام کو انجام دے، اگر چہ اسلامی حکومت اس پر حد جاری نہیں کرے گی لیکن اس کو تنبیہ و تعزیر کرے گی اور حاکم شرع اپنی بصیرت و عقل و درک اور صلاح کے مطابق ایک سے بچیس تازیانہ تک لگانے کا حکم دے سکتا ہے۔ شخ صدوق نے اپنی کتاب "خصال " میں حسن بن مجمد سکونی سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضر می سے اور انہوں نے ابراہیم ابن ابی معاویہ سے، انہوں نے ایپنی پرربزر گوار سے اور انہوں نے اعمش سے اور معاویہ سے، انہوں نے ایپنی پرربزر گوار سے اور انہوں نے اعمش سے اور

کہاایک دیوانی عورَت زنا کی مر تکب عمر سے پاس لائی گئی۔ عمر نے حکم دیا کہ اس کو سنگسار کردیا جائے، حضرت علی علیہ السلام نے عمر سے کہا: کیا تم

ا وسائل الشيعر، ح ا، كتاب الطمارة، باب م، اشتراط التكليف بالوجوب والتحريم بالاحتلام، ص ٨ - بالاحتلام، ص ٨ -

سولہویں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۰۵

نہیں جانتے کہ تین طرح کے افراد سے احکام و فرائض کو ہٹالیا گیا ہے، ایک بچہ جب تک اس کو احتلام نہ ہو، دوسرا دیوانہ جب تک کہ وہ ہوش میں نہ آ جائے اور اس کی عقل درست کام کرنے گئے اور تیسرا سونے والا انسان جب تک کہ وہ جائے نہ جائے۔

للذا نا بالغ بچ پر حد شرعی جاری نہیں ہو گی۔ لیکن حاکم شرع تعزیر و تنبیه کرےگا۔

پس آیہ "والولدان" کہ جس کا مطلب ہے کہ نابالغ بچوں پر بھی دارلاسلام کی جانب ہجرت کرناواجب ہے اور پھر اجماع و متعدد روایات کہ جو نابالغ بچوں پر سے تکلیف کے وجوب والزام نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں تنافی و تناقض ہے ؛ لہذا اس مقام پر قاعدہ اصولی یہ ہوگا کہ آیت شریفہ خصوصی ہجرت کے متعلق ہے جب کہ اجماع وروایات عمومی حکم بیان کررہی ہیں لہذا آیت کو مخصص قرار دے کر مقدم رکھا جائے گا کہ اس آیت نے اجماع اور روایات کو شخصیص دی ہے کہ بچے تمام موارد واحکام میں تکلیف نہیں رکھتے اور کوئی چیز بھی ان پر واجب نہیں ہے سوائے مسئلہ ہجرت کے۔

شاید اس مطلب کاراز ؛ ہجرت کی اہمیت کو بیان کرنا ہو کہ اس قدر ہجرت کا اہمیت کو بیان کرنا ہو کہ اس قدر ہجرت کا اہتمام کیا گیا ہے کہ خداوند عالم نا بالغ بچوں کے لیے بھی راضی نہیں ہے کہ وہ دارالکفر میں مقیم ہوں۔

کوئی چارہ نہ ہونے اور راہ فرار پر قدرت نہ رکھنے کی وجہ مستضعفین مشتناء ہیں

چوتھا نکتہ: قرآن کریم کی آیت مستضعفین میں مرد وعورت اور بچوں
کے استناء سے ان کی خصوصی حالت مراد ہے لینی وہ مستضعفین افراد کہ جو
ہجرت کرنے پر قدرت نہیں رکھتے اور ان کے پاس کوئی چارہ و راہ فرار نہیں
ہجرت کرنے پر قدرت نہیں رکھتے اور ان کے پاس کوئی چارہ و راہ فرار نہیں
ہے: "لَایَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَ لَایَهْتَدُوْنَ سَبِیلًا" لیعنی وہ مردوعورت اور پچ
کہ جن کی خصوصیت یہ ہو کہ اپنے لیے پناہ و نجات کی کوئی راہ حاصل نہ
کر سکیں اور کوئی چارہ میسر نہ ہو۔

علماء نے کہا ہے: تَعْلِیْقُ الْحُکْیمِ عَلَی الْوَصْفِ مُشْعِرٌ بِالْعِلَیْةِ.

اگر کسی حکم کو ایک موضوع کے لئے پیش کیا جائے اور اس حکم کو

کسی وصف وصفت پر مر تب کیا جائے تو یہ ترتیب و تعلیق دلالت کرتی ہے کہ
علت حکم وہی مذکورہ صفت اور وصف ہے مثلًا اگر یہ کہاجائے کہ ایسے مر دوں
سے پر ہیز کرو کہ جو سرایت کرنے والی بیاری رکھتے ہوں تو اس حکم کے تحت
تمام مر دوں سے پر ہیز کر ناواجب نہیں ہے بلکہ یہ حکم صرف ایسے مر دوں سے
مخصوص ہے کہ جو مسری و متعددی اور لاعلاج بیاری رکھتے ہوں ، للذااس جملہ
سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ وجوب حکم کا سبب صرف ایسے مر دوں سے
سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ وجوب حکم کا سبب صرف ایسے مر دوں سے
سے بیر کرنا ہے کہ جو یہ بیاری رکھتے ہوں۔

سولہویں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۷۰۱

پس مذکورہ آیت سے اصولی قاعدہ کے تحت نتیجہ یہ نکاتا ہے کہ ہم متعددی و مسری مریض سے پر ہیز ضروری ہے جاہے وہ مرد ہویا عورت۔
لہذا ہماری گفتگو میں نتیجہ یہ ہوگا کہ بطور کلی ہر مرد و خاتون اور بچہ کہ جو راہ نجات و فرار کے لیے کوئی جارہ نہ رکھتے ہوں اور کسی بھی صورت میں ہجرت نہیں کر سکتے ، وہ لوگ فرشتوں کے مواخذہ و جہنم میں وارد ہونے سے ہجرت نہیں کر سکتے ، وہ لوگ فرشتوں کے مواخذہ و جہنم میں ایسے افراد خواہ مستضعفین میں ایسے افراد خواہ مستضعفین میں سے ہوں یا غیر مستضعفین ۔

جولوگ مستضعفین کے ملاک کی بناء پر ان کے ساتھ ملی ہیں اولا کے ملاک کی بناء پر ان کے ساتھ ملی ہیں خلاصہ کلام میہ کہ لوگوں میں سے ایک گردہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جو مستکبرین وظالم و جابر لوگوں کے ظلم وبر بریت سے دوچار نہ ہو، دارالاسلام میں زندگی بسر کرے اور یہ عنوان مستضعفین ان کے اوپر صادق نہ آتا ہولیکن پھر بھی بعض مرد و خواتین اور بچے ایسے ہوں کہ جن کو معارف و حقائق اور معنویات کو درک کرنے کا کوئی راستہ نہ مل سکا ہواور احکام الی و معارف حقہ کئ بہنچنے کا کوئی چارہ نہ رکھتے ہوں تو وہ بھی جہنم میں جانے سے محفوظ اور

مثلًا ایسے بچ جو کہ کافر والدین کی آغوش میں پرورش پارہے ہیں اور ان کو والدین کی جانب سے ہمیشہ غلط باتیں بتائی جاتی رہی ہوں ایسے مطالب و باتیں جو کہ حقیقت کے برعکس ہیں وہ اپنے والدین سے سکھ رہے ہیں مثلًا

پروردگار کی عفو و بخشش میں شامل ہوںگے۔

پیغمبر اکرم الٹھالیکھ کا شروع سے ہی غلط تعارف کرا ماجار ہا ہے اور قرآن کو ایک تحریف شدہ کتاب اور غیر قابل عمل بتایا جارہا ہے اور یہ بیچ جو کہ خود بھی عربی زبان سے واقف نہیں ہیں کہ سن رشد میں مستقل طور پراس مطلب کی طرف رجوع کرس جب کہ ابتدائی ہاتوں سے ہی ان کے دل میں مسجد کی جگہہ بتكده نے حاصل كرلى ہے اور رسول خدالتُّ البِّنْمِ كوالله كا پیغیبر نہیں بلكه ایك عام انسان جاناہے اور دین اسلام کو ایک منحرف دین بتایا گیاہے اور اس طرح ان کی تربیت کی گئی ہے کہ وہ کبھی بھی اینے عقیدے کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتے کہ شاید تجھی تحقیق ہی کی فکر ان کے ذہن میں آ جائے ۔ بہر حال اس طرح وہ دین مبین اسلام سے بہت دور ہو گئے ہیں جب کہ مذاتہ مفسد اور برے انسان نہیں ہیں اور اگر حقیقت کماحقہ ان کو بتائی جاتی تویقینا تسلیم کر لیتے۔ یا دوسری مثال مثلا ایسے بیج جو کہ سنی مذہب ماں باپ کی آغوش میں پرورش پاتے ہیں اور مستقل ان کو غلط یا تیں سکھائی گئیں وہ مجھی بھی اینے دل میں شیعہ مذہب کی حقانیت کا احتمال بھی نہیں دیے سکتے اور اتنا ہوش و عقل اور فکر بھی نہیں رکھتے کہ خود شخقیق کریں ہا کسی شیعہ عالم سے گفتگو کریں استفادہ کریں اور اس طرح ان کے ذہنوں پر کام کیا گیا ہے کہ صد در صد مذہب شیعہ کو باطل جانتے ہیں اوراس کی حقانیت کا احمال بھی نہیں دیتے اور وہ اپنے عقیدے میں تاریخ اسلام کو تبدیل کرنے والے اور منحرف لو گوں کو اصل تاریخ اور ہدایت بافتہ بلکہ ہادی برحق سمجھتے ہیں تو اس طرح کے افراد

سولهوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک یبونجنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۰۹

بھی اگر ضد، ہٹ دھر می ان کے وجود میں نہ ہواور مذہب شیعہ کا حقیقی چرہ ان کے سامنے پیش کیا جائے اور مکتب شیعہ کہ جو حقیقی اسلام کو مجسم کرنے والا ہے کی طرف مائل ہوں توایسے افراد بھی پروردگار کی عفو و بخشش کے مستحق اور جہنم میں جانے سے محفوظ رہیں گے۔

ایسے افراد کی اکثریت، عوام کی ہے جو کہ مرد عورت و بچے پر مشمل ہیں خصوصاً اگر متین عقل سے آراستہ نہ ہوں بلکہ سادہ لوگ اور پاک دل انسان ہوں۔

جب کہ یہ بھی ممکن ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہوں جو کہ صاحب علم و فہم ہوں اور ادراک رکھتے ہوں لیکن پھر بھی ان خطرات سے محفوظ نہ ہوں، کثرت مطالعات و تحقیقات سے مذہب شیعہ کی حقانیت کو درک کرلیا ہولیکن مال باپ بچین میں تلقینات اس قدر راسخ ہو چکی ہوں کہ آخر عمر تک اسی کویں میں ڈوب رہیں اور اپنے لیے ایک سدباب کی طرح واقعیت کودرک کرنے میں جاب بنائیں رکھیں۔

اور بد آیت "لکیستَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَ لَایَهْتَدُوْنَ سَبِیْلاً" اگر ایسے لوگوں پر بھی صادق آئے اس طرح کہ اگران کے سامنے حقیقت کو بیان کیا جائے تو وہ منکر، متجری و معاند نہ ہوں یعنی اگر نبوت وولایت کی حقیقت ان کے سامنے پیش کی جائے تو وہ فوراتسلیم ہو جائیں گے، تویقینا ایسے لوگ بھی عفو و بخشش کے لاکق ہیں۔

اس سلسلے میں کہ تمام الهی تکالیف علم و قدرت کی شرط کے ساتھ ہیں اب تک جو کچھ مطالب بھی بیان ہوئے ان کے علاوہ حضرات معصومین علیہم السلام سے مروی روایات بہت زیادہ ہیں کہ جن میں سے بعض روایات کو نمونے کے طور پر پیش کرتے ہیں:

نمونے کے طور پر پیش کرتے ہیں: روایات میں مستضعفین کی تعیین و تشخیص

ا- کتاب "کافی "میں مرحوم کلیئی نے تین سند کے ساتھ اور "معانی الاخبار "میں مرحوم شیخ صدوق نے ایک سند کے ساتھ اور تفیر "عیاشی" میں مرفوع روایت کے طور پر،اس روایت کو نقل کیا ہے کہ زرارہ نے حضرت ابی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ، یہ کہ حضرت سے مستضعف کے معنی کے بارے میں سوال کیا، حضرت نے فرمایا:

هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيْع ﴿ حِيْلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُر وَ لَا يَهْٰتَدِي سَبِيْلاً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُر وَ لَا يَهْٰتَدِي سَبِيْلاً إِلَى الاَيْمَانِ، لَا يِسْتَطِيْعُ اَنْ يُوْمَنَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَكِفُر فَهُمْ الصَّبِيانِ وَ مَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصبيانِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمْ الطَّبِيانِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمْ الطَّيْعِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللْعُلِيْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلِيْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلِيْمُ اللْعُلِيْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ الْعُلِمُ اللَّهُ اللْعُلِمُ اللْعُلْمُ ال

زرارہ کہتے ہیں: میں نے مستضعفین کے بارے میں حضرت سے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: مستضعف وہ ہے جو کہ غور و فکر کی صلاحیت نہ رکھتا ہو

ا۔اصول کافی، ۲۶، ص ۴۰، معانی الاخبار، ص ۴۰، تفسیر عیّا تی، جا، ص ۲۹۹ یه بات پوشیده نه رہے که علی بن ابراہیم نے اس روایت کو اپنی تفسیر میں اپنی متصل سند کے ساتھ ابن طیار کے واسطہ سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کی ہے اور یہ سندان دوسندوں سے حدا ہے کہ جس کو کلینی نے "کافی" میں نقل کیا ہے۔ (تفسیر قمی، جا، ص ۱۳۷)

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک بہو نجنے کی راہ نہیں ر<u>کھتے / الا</u>

کہ اس کے ذریعہ کفر کے راستہ کواختیار کرےاور صیح و غور وفکر کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو کہ اس کے ذریعہ ایمان کی جانب مدایت یاسے اس کی قدرت ہی میں نہیں ہے کہ ایمان لائے یا کافر ہو جائے۔ پس اس بنایر مستضعفین وہ افراد کملائیں گے کہ جو بیچ ہوں یا وہ بزرگ مرد وخواتین کہ جن میں غور و فکر کرنے کی قدرت ایسی ہے کہ جن سے تکلیف الٰہی ساقط ہے۔ ۲- کتاب معانی الاخبار میں اپنی متصل سند کے ساتھ اور تفسیر عیاشی میں دونوں روایت سلیمان ابن خالد سے منقول ہیں کہ وہ کہتے ہیں: میں نے مستضعفین سے متعلق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا تو حضرت ا نے فرمایا:

البَلْهاءُ خدْرها والخادمُ تَقُوْلُ لَها: صَلِّي فَتُصلِّي، لَا تَدْري الَّا ما اببهاء حدارها والحادم طول لهد طلى خلطى الله والكبير القاني قُلْتُ لَهُ، وَالْكَبير القاني وَالصَّبي الصَغير، هَوُلاء الْمُسْتَضْعَفُوْنَ.
وَالصَّبي الصغير، هَوُلاء الْمُسْتَضْعَفُوْنَ.
فَامًا رَجُلٌ شَديْدُ الْعُنُقِ جَدلٌ خَصِمٌ يَتَوَلَّى الشَّرَى وَالْبَيْعُ لا تَسْتَطيعُ أَنْ تَغْبُنهُ فِي شَيْء، تَقُولُ: هَذَا مُسْتَضْعَفٌ؟ لا وَ لا كَرَامَةُ. الشَّرَعنين عنه مرادوه افراد بين جو كه كم فكر اور قاصر بول كه خود عنه مستضعفين عنه مرادوه افراد بين جو كه كم فكر اور قاصر بول كه خود عنه

کوئی مستقل فیصلہ نہ کر سکتے ہوں اور تمام امر و نہی میں کسی دوسرے کے تا بع ہوں جیسے کوتاہ فکر خاتون کہ جواینے گھرکے پر دے کے پیچیے بیٹھی ہو اور نو کر کی طرح گھرکے کاموں میں مشغول ہو کہ اگر تم اس طرح کی عورت سے کہو

ا ـ معانی الاخبار، ص ٢٠٠٣ ـ تفسير عبّا شي ،ج١، ص ٢٧٠ ـ اس ميں لفظ تغينه کي جگه تعينه تح ير مما گيا ہے اور اور شاید لفظ تغینه مناسب تر ہو۔

کہ نماز پڑھ، وہ نماز پڑھے گی۔ لیکن اس نماز سے کچھ نہ سمجھ رہی ہو فقط یہی کام جو کہ تم نے اس سے کہاہے، بالکل اسی طرح کہ اگر کوئی دور دراز کاسفر طے کرکے ایک دوسرے شہر میں لایا گیا ہواور وہ آپ کی بات کے علاوہ کچھ نہ سمجھتا ہواور کسی بوڑھے خرانٹ یا چھوٹے بچے کی مانند کہ یہ سب مستضعفین میں شامل ہوں گے۔

لیکن وه شخص جو که عقل و فکر کے اعتبار سے محکم و مضبوط ہواور بحث و مباحثه میں صحیح و غور و فکر کرتا ہواور اپنے کاموں میں مثلا خرید و فروخت میں خود مختار ہو یہاں تک که کوئی بھی اس پر کسی بھی معالمہ میں غلبہ نہیں پاسکے، تو شخص کو کسے مستضعف قرار دیا جائےگا؟ ہم گزنہیں! اس شخص کو مستضعف قرار ذیا جائےگا؟ ہم گزنہیں! اس شخص کو مستضعف قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۳- کتاب کافی میں متصل سند کے ساتھ روایت ہے کہ علی ابن سوید نے حضرت ابی الحن موسی بن جعفر علیہاالسلام سے عرض کی، حضرت نے فرمایا:

تُّ قَالَ: سَئَلْتُ عَنِ الضُّعَفَاءِ، فَكَتَبَ الَىَّ: الضَّعِيْفُ مَنْ لَمْ تُرْفَعْ الَيْهِ حُجَّةٌ، وَ لَمْ يَعْرِفَ الْإِخْتِلَافَ، فَإِذَا عَرِفَ الْإِخْتِلَافَ فَلَيْس مِّسْتَضْعَفِ.١

علی بن سوید کہتے ہیں: میں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیجا السلام سے ضُعفاء کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت نے ہمارے جواب میں تحریر

ا_اصول کافی، جا، ص ۲۰۶۹_

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہونجنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۱۱۳

فرمایا: ضعیف وہ ہے کہ جس کے پاس جت و دلیل موجود نہ ہو اور مذاہب کے در میان اختلاف کے مواقع اچھی در میان اختلاف کے مواقع اچھی طرح جانتا و پیچانتا ہو وہ مستضعف نہیں ہے۔

اسی طرح کی روایت شخ صدوق نے معانی الاخبار میں اپنی سند کے ساتھ ایک شیعہ سے اور عیاشی نے خود اپنی تفییر میں ابو بصیر سے کہ ان دونوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ ا

٣- معانى الاخبار ميں اپنى متصل سند كے ساتھ اور تفسر عياشى ميں مر فوع كے طور پر دونوں روايتوں كو سليمان بن خالد سے نقل كيا ہے: قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا اللهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا اللهُ عَنْ مَنَ الرَّجَالَ وَالنِّسَآءَ وَالْولْدَانِ.

الْمُسْتَضْعَفَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَّآء وَالْوِلْدَانِ. قَالَ:يَاسُلِيهَانُ! في هَوُلآء الْمُسْتَضْعَفَيْنَ مَنْ هُوَ أَثْخَنُ رَقَبَةً منْکَ؛ الْمُسْتَضْعَفُوْنَ قَوْمٌ يَصُوْمُونَ وَ يُصَلُّوْنَ تَعِفُّ بُطُوْنُهُمْ وَ فُرُوْجُهُمْ لَا يَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ في غَيْرِنَا أَخذيْنَ بِأَغْصَانِ الشَّجَرَةَ.

ُ فَأُولَئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَعَّفُو عَنْهُمْ إِذَا كَانُوْا أَخِذَيْنَ بِأَغْصَانِ وَ إِنْ لَمُ يَعْرِفُوا أُولَئِكَ فَإِنْ عَفَا عَنْهُمْ فَبِرَحْمَتِهِ، وَإِنْ عَذَبَهُمْ فَبِضَلَالَتِهِمْ عَمَا عَرْفَهُمْ. '

"سلیمان کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مستضعفین کے سلسلے سے سوال کیااور آیہ مبارکہ کی تفسیر معلوم کی۔

ا_معانی الاخبار، ص٠٠٠ _ تفسير عياشي، ج١، ص٢٩٨ _ ٢-معانی الاخبار، ص٢٠٠ _ تفسير عياشي، ج١، ص٠٧٠ _

Presented by Ziaraat.Com

حضرت نے فرمایا: اے سلیمان! (مستضعفین سے مراد وہ نہیں ہے کہ جس کی جڑیں کمزور اور مزاج مریض ہو) مستضعفین کے در میان ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کی گردن تمہاری گردن سے زیادہ مضبوط اور قوی ہے۔
بھی ہیں کہ جن کی گردن تمہاری گردن سے زیادہ مضبوط اور قوی ہے۔
بلکہ مستضعفین سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور شر مگاہ و پیٹ کے لحاظ سے پاک و پاکیزہ ہیں اور اس بات کا عقیدہ نہیں رکھتے کہ حق ان کے علاوہ کچھ اور ہے (یعنی ناصبی یا مقصر افراد جیسے نہیں ہیں کہ جو دشمنی، جھڑے اور تعصب کی وجہ سے ہم سے مخالفت رکھتے ہیں، بلکہ ان کا عقیدہ ہمارے مقابل سطحی ہے۔)

انہوں نے اگرچہ ولایت کے درخت کو چھوڑ دیا ہے، لیکن اس کے پتوں سے ابھی بھی منسلک ہیں۔

اور اسی وجہ سے ان کے دستاویزات ہماری ولایت کی شاخوں سے پُرامید ہیں کہ خدا کی بخشش ان کے شامل حال ہو گرچہ وہ اہل ولایت و معرفت نہیں ہیں۔

اگر خداوندعالم ان سے در گزر کرے تواس کی رحمت کا نتیجہ ہے ،اور اگر ان پر عذاب کرے توان کی گمراہی و ضلالت کی وجہ سے ہے کہ جس قدر معرفت خداوند عالم نے ان کو دی تھی پر وہ گمراہ رہے۔"

۵- معانی الاخبار میں متصل سند کے ساتھ عبد الغفار الجازی سے روایت نقل ہوئی ہے: عَنْ أَبِیْ عَبْدِ اللهَ عَلَیْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ ذَكَرَ: أَنَّ

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نجنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۱۵

الْمُسْتَضْعَفِیْنَ ضُرُوْبٌ یُخَالِفُ بَعضُهُمْ بَعْضاً،وَ مَنْ لَمْ یَکُنْ مِنْ أَهْلِ الْقَبْلَة نَاصِباً فَهُوَ مُسْتَضْعَفٌ. الْقَبْلَة نَاصِباً فَهُوَ مُسْتَضْعَفٌ. ا

جازی کہتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس طرح سے ذکر کیا: "مستضعفین کی متعدد قتمیں ہیں کہ جو ایک دوسرے سے الگ وجدا ہیں۔خلاصہ بید کہ جو کوئی بھی اہل قبلہ میں سے آئمہ طام بین علیہم السلام سے دشمنی نہیں رکھتااوہ مستضعف ہے۔ "

اہل سنت اگر خدااور محمد وآل محمد علیہم السلام سے دستمنی نہ رکھتے ہوں توآخر کار اہل نجات ہیں

۲-خصال میں شخ صدوق نے اپنی متصل سند کے ساتھ محمد بن نُضَیل رِز قی سے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے جد حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

إِنَّ لِلْجَنَّة ثَمَانِيَة أَبْوَابِ: بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ النَّبِيَوْنَ وَالصِّدِيقُوْنَ، وَبَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ النَّبِيَوْنَ وَالصِّدِيقُوْنَ، وَخَمْسَةُ أَبَوَابٍ يَدْخُلُ مِنْهَا شُعْتَنَا وَمُحبُوْنَ. وَخَمْسَةُ أَبَوَابٍ يَدْخُلُ مِنْهَا شُعْتَنَا وَمُحبُوْنَا.

َ (إَلَى أَنْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:)وَبَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ سَآئِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَمَّنْ شَهِدَ أَنْ لَاإِلَهَ إِلَّا اللهُ،وَلَمْ يَكُنْ فِى قَلْبِهِ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَاأَهُلَلَ اللهُ،وَلَمْ يَكُنْ فِى قَلْبِهِ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَاأَهُلْلَ اللهُ،وَلَمْ يَكُنْ فِى قَلْبِهِ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَاأَهُلْلَ اللهُ،وَلَمْ يَكُنْ فِى قَلْبِهِ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَاأَهُلْلَ اللهُ،وَلَمْ يَكُنْ فِى قَلْبِهِ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَاأَهُلْلَ

ا_معانی الاخبار ، ص۲۰۰_

۲_خصال، بابُ الثّمانية، ج۲، ص۷۰۸ و ۴۰۸ _

۱۱**۱/** معاد شناسی - تیسر ی جلد

"جنت کے آٹھ دروازے ہیں: پہلا دروازہ وہ ہے کہ جس سے تمام پینمبراور صدیقین جنت میں وارد ہوں گے،اور دوسرا دروازہ وہ ہے کہ جس سے تمام شہید اور صالحین داخل بہشت ہوں گے۔اور باقی پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور حالے نے والے داخل ہوں گے۔

یہاں تک فرمایا کہ: ایک اور دروازہ ہے کہ جس سے تمام مسلمان داخل ہوں گے کہ جو کلمہ توحید اور لا الہ الا اللہ کے کہنے والے ہیں اور ان کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ہم اہل بیت سے دشمنی نہیں ہے۔"

جہنم میں ہمیشہ کی رہائش ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے کہ جواہل بیت علیہم السلام کے دشمن ہیں ، جب کہ دیگر تمام اہل سنت اور کفار کہ جن کے دلوں میں حق ، حقیقت اور اہل حق سے دشمنی نہیں ہے اور وہ انکار ، تکبر وسر کشی کی بنیاد کو خدااور اولیاءِ خدا کے مقابل میں نہیں رکھتے ہیں ، بلکہ ان کا لگاؤاہل سنت کے مکتب یا گفر کے مکتب کی جانب اس لیے ہے کہ ان کو حق کی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں ، اور ان کے لیے واقعیت ظاہر نہیں ہو سکی معلومات عاصل نہیں ہو مفصل روایت ہے کہ جس کو سُلیم بن قیسُ هکلائی ہے۔ اس بات پر دلیل وہ مفصل روایت ہے کہ جس کو سُلیم بن قیسُ هکلائی جو بی کہ خضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے؛ جب کہ حضرت نے اپنی کتاب میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے؛ حب کہ حضرت نے مسلمانوں کے ۳۷ فرقوں کو گنوایا اور فرمایا کہ ان سے صرف ایک فرقہ جنتی اور باقی فرقے جہنمی ہیں ؛ اور ان ۳۷ فرقوں میں ۱۳ صرف ایک فرقہ جنتی اور باقی فرقے جہنمی ہیں ؛ اور ان ۳۷ فرقوں میں ۱۳

سولهوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک پیونجنے کی راہ نہیں رکھتے / ساا

فرقے اہل بیت کی محبت کے مدعی ہوں گے کہ جس میں سے صرف ایک ہی فرقہ نجات پائے گااور باقی ۱۲فرقے جہنمی ہوں گے۔

تہتر فرقوں میں سے ناجیہ فرقہ سے مراد

حضرت نے فرمایا: لیکن نجات پانے والا فرقہ مومن، مسلم، توفیق یافتہ، ہدایت کرنے والا وہی ایک فرقہ ہے کہ جو مجھ سے لگاؤر کھتا ہے اور میرے حکم پر سر سلیم خم کئے ہوئے ہے اور میرے فرمان پر سلیم اور میرے دخم پر سر سلیم خم کئے ہوئے ہے اور میرے فرمان پر سلیم اور میرے دخمن پر خضبناک ہے، میرے حق، میری امامت اور اطاعت کے وجوب کوخدائی کتاب فضبناک ہے، میرے حق، میری امامت اور اطاعت کے وجوب کوخدائی کتاب اور اس کے بغیبر کی سنت سے سمجھ چکا ہے کبھی بھی اس کے دل میں کسی بھی طرح کا کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوگا، کیونکہ خداوند متعال نے اس کے دل کو ہماری معرفت اور ہمارے حق کی معرفت کے نور سے منور کردیا ہے اور اپنے وضل سے اس فرقہ کو معرفت عطاکی اور الہام بخشا ہے، اور ان کی تقدیروں کو اس حد تک کہ اس کادل ہماری والایت سے مطمئن ہو اور یقین کے اس در جب پر اس حد تک کہ اس کادل ہماری والایت سے مطمئن ہو اور یقین کے اس در جب پر پہنچ کہ کبھی بھی شک سے روبرو نہ ہو؛ اس یقین کے ساتھ کہ میں اور میر اور ہم ایسی ہستیاں ہیں میر سے اور ایک ہی مقام پر ذکر کیا ہے، اور ہم کو طہارت وعصمت کے مقام پر کے ساتھ ایک ہی مقام پر ذکر کیا ہے، اور ہم کو طہارت وعصمت کے مقام پر کے ساتھ ایک ہی مقام پر ذکر کیا ہے، اور ہم کو طہارت وعصمت کے مقام پر کے ساتھ ایک ہی مقام پر ذکر کیا ہے، اور ہم کو طہارت وعصمت کے مقام پر کے ساتھ ایک ہی مقام پر ذکر کیا ہے، اور ہم کو طہارت وعصمت کے مقام پر

۱۱۸ معاد شناسی - تیسر ی جلد

رکھا، اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا اور زمین پر اپنی ججت قرار دیا، اور ہم کو اپنے علم کے مقام اور حکمت کے معدن کا خزانہ دار اور اپنی و کی کا ترجمان قرار دیا ہے، اور ہم کو قرآن کا ساتھی اور قرآن کو ہمار اساتھی اس طرح سے قرار دیا ہے کہ نہ قرآن ہم سے جدا ہو سکتے ہیں یہاں تک فرآن ہم سے جدا ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ حوض کو شرکے کنارے رسول خدالی ایکی ایک فارے رسول خدالی ایکی ایک خدالی ایکی ایک خدالی ایکی ایک کے خواس حقیقت پر گواہی دی ہے۔

ان ۲۵ فرقوں میں سے صرف یہ ایک فرقہ ہے کہ جو جہنم ، گراہیوں اور شبہات سے نجات یافتہ ہے، یہی حقیقت میں اہل بہشت ہے، اور وہ ۵۰ مزار لوگ ہیں کہ جو بغیر کسی حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور 2۲ فرقوں کی تمام قسمیں ایک ہی عنوان کے تحت ہیں اور وہ مشخص خصوصیات کے حامل ہیں کہ جس نے ان کوآپیں میں مشترک قرار دیا ہے۔ اور ان کی ایک خصوصیت میں شریک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ دین ناحق کے ماننے والے ہیں، شیطانی آئین کی مدد کرتے ہیں اور ابلیس اور اس کے پیروکاروں کی اتباع کرتے ہیں، وہ خدا، رسول خدالی پیراؤی اور مومنین کے دشمن ہیں وہ بغیر کسی حساب کے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ وہ لوگ خدا اور رسول خدالی شریک قرار دیا اور فداکا شریک قرار دول کے خواکی خدا اور دسول خدالی شریک گارار میں اور خداکا شریک قرار

دیتے اور اس کا انکار کرتے ہیں اور ناآ گاہانہ طور پر غیر خدا کی عیادت کرتے اور

ایساسو چتے ہیں کہ گو یا بہت ہی اچھاکام کررہے ہیں۔

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہونجنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۱۹

یہ لوگ قیامت کے دن قشم کھائیں گے: اس خدا کی قشم کہ جو ہمارا پرور دگار ہے، اور ہم دنیا میں مشرک نہیں تھے؛ اور خداکے لئے ہی قشم کھائیں گے اسی طریقہ سے کہ جیسے تمہارے لئے قشم کھاتے تھے، اور ایسا گمان کریں گے کہ ہم کسی مقام و منزلت کے حامل ہیں، جان لو کہ وہ لوگ جھوٹوں میں سے ہیں۔ ا

سُلُیم بن قَیس کہتے ہیں: اس وقت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا: جن لوگوں نے توقف کیا ہے اور آپ کے ساتھ دشمنی اور خصومت نہیں کی ہے اور آپ کے بارے میں کسی بھی طرح کے جرم اور آباہ میں مر تکب نہیں ہوئے ہیں، اور آپ کے لئے اپنے دل میں کینہ و عداوت نہیں رکھی ہے اگرچہ آپ کی ولایت کے زیر سایہ بھی نہیں آئے اور آپ کے دشمنوں سے دوری بھی اختیار نہیں کی ہے، اور ان کا کہنا یہ تھا کہ: "ہم نہیں جانے اور ہم پر حقیقت ظاہر وآشکار نہیں ہوئی ہے۔ "اور وہ اس بات میں سے بھی ہیں، ان کا کیا ہوگا؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرقہ کہ جس کی تم نے توصیف کی ہے ان ۲۵ فروں میں سے نہیں ہے، بلکہ ان سے جداو علیحدہ ہے۔

ا ـ عوره مجادله، آيت ١٨ ـ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْء أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذبُونَ-

۱۲۰/ معاد شناسی - تیسری جلد

رسول خدالی این این این این این که جن میں مر ادان ۲۳ فرقوں سے وہ فرقے ہیں کہ جن میں مر ایک نے اپنا ایک پرچم بلند کرر کھا ہے اور خود مشہور کرکے لوگوں کو اپنے دین وآئین کی جانب دعوت دیتے ہیں اور وہ خودایک شخصیت و مستقل ارادہ کے حامل ہیں۔

ان میں سے ایک فرقہ دین خدا کا پیروکار،اور ۲۷ فرقے شیطان کے مطیع اور اس کے پیروکاروں کی دوستی وولایت کو قبول کئے ہوئے ہیں اور اس کے مخالفین سے برائت اور بیزاری اختیار کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ جو یاجنت میں بغیر حساب کے یا دوزخ میں بغیر حساب کے وار د ہوں گے۔

سولهوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک پیو نحنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۲۱

اور ولایت کا حصول نہیں ہواہے،اور جس چیز کو بھی نہیں جانتا تھااس کا علم خدا کے اوپر چھوڑ دیا ہو اور اپنی جانب سے حقیقت و واقعیت کے خلاف کو کی فتویٰ یا رائے نہ رکھتا ہو؛ تواس طرح کاانسان اہل نجات میں سے ہے۔

اور اس طرح کے افراد مومنوں اور مشرکوں کے در میانی کیفیت میں اکثریت پر مشمل ہیں،اور مخلو قات کا عظیم حصہ ہیں، روز قیامت حساب وکتاب اور میزان واعراف انہیں لوگوں سے مخصوص ہے،اور وہ جہنمی افراد بھی کہ جو پینمبروں،فرشتوں اور مومنین کی شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکل کر نجات حاصل کریں گے،انہیں لوگوں میں سے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو جہنمی کہتے ہیں۔

لیکن مومنین نجات پائیں گے اور بغیر کسی حساب وکتاب کے بہشت برین میں داخل ہوں گے،ان سے کوئی حساب نہیں ہوگا۔

حساب؛ صرف انہیں لوگوں سے مخصوص ہے کہ جن کاذکر ابھی ہوا ہے، چاہے وہ مومنین میں سے ہوں، چاہے مشرکوں یا ان کفار میں سے کہ جن کے دل اسلام سے مانوس ونرم ہیں، اور یا گنا ہگاروں میں سے ہوں یا ان میں سے ہوں یا ان میں سے کہ جنہوں نے عمل صالح اور برائی کوآپی میں ملا دیا اور دونوں کو ایک ساتھ انجام دیا، یا ان مستضعفین میں سے کہ جو ملت کفر میں داخل ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور ہدایت کے لئے بھی کوئی راستہ نہیں رکھتے کہ عارف مومنوں میں ہوجائیں۔

اصحاب اعراف یہی ہیں،اوریہی حضرت احدیت کی مشیت کے تحت ہیں کہ اگر ان کو جہنم و آگ میں ڈالدے، تو یہ صرف ان کے تجاوز اور گناہ کرنے کی وجہ سے ہوگا اور اگر ان کے گناہ سے در گزر کرے تو یہ خداوند عالم کی اپنی رحمت کی بنیاد پر ہے۔ ا

اور اسی منقطی و عقلی اصل کی بنیاد پر خداوند عزوجل نے قرآن کریم میں ہمیشہ جہنم میں رہنے اور اعمال اور در جات کے حبط ہونے اور بہت سے برے وخطر ناک نتائج وعواقب کو ان لوگوں سے مخصوص جانا ہے کہ جونہ یہ کہ صرف کافر ہیں، بلکہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں؛ ان کے دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی اصل اور بنیادی وجہ آیات حق کا انکار و تکذیب ہے اور ان کے مقابل میں تکبر کرنا ہے، نہ صرف تنہا کفر۔

وا كُى عذابِ صرف مَكَدْ بِين عِن مَخْصُوص بِين وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَدَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالدُونَ.'

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصَيرُ."

اور جو لوگ کفر کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔)

ار كتاب سُلىم بن قَيس، مطبوعه نجف، ص١٩٦٦-

۲_سورهٔ بقره ،آیت ۳۹_

سـ سوره تغابن، آیت •ا ـ

سولہوں مجلں۔ ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نجنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۲۳

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ. الْ اور جَهُول فَي كَفُراضَيار كيااور بهار ي آيات كو جَمْلليا وه جَهْمَى بيل إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبُوَابُ السَّمَاء وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّة حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي اَلْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمُجْرِمِينَ. الْمَحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ. الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرَمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرَمِينَ الْمُعْرَمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرَمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُحْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمِينَامِ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرَامِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمُ لِلْمُعْرِمِينَ الْمُعِيْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِي

"جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے تکبر کیا ہے ان کے
لیے آسان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور ان کا جنت میں جانا اس
طرح محال ہے جس طرح سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزر نا اور ہم مجر موں کو
اسی طرح سزادیتے ہیں۔"

وَالَّذَينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

۔ "اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں ور ان سے تکبر کرتے ہیں وہ ہمال وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلقَاءِ اللهُ · "
"وولوكَ كَمَالُ مِين روكَ عَجوالله عن الله عنها الله الله عنها ا

ا ـ سورهٔ مائده ، آیت ۱۰ اور اسی سوره کی ۸۲ وین آیت ؛ اور سوره حدید کی ۹۹ وین آیت ـ

۲۔ سور هٔ اعراف، آیت ۴ م۔

٣ ـ سورهٔ اعراف، آیت ٣٦ ـ ـ

۴ ـ سورهٔ انعام کی ۳اوین آیت کاابتدائی جزء ـ

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْأَخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُواَ يَعْمَلُونَ.\

"اور جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی آمد کی تکذیب کی ان کے اعمال ضائع ہو گئے، کیاان لو گول کو اس کے سواکوئی بدلہ مل سکتا ہے جو پچھ وہ کرتے رہے ہیں؟"

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ. `

"اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں ہم انہیں بندر سے اس طرح گرفت میں لیں گے (اور جہنم اور جلانے والی دوزخ میں ینچے اتاریں گے) کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔"

اور ایسی قرآن کریم میں بہت سی آیتیں ہیں کہ جو عذاب کو گذشتہ امتوں میں جھٹلانے کی وجہ سے بیان کرتی ہیں ،نہ کہ صرف کفر کی وجہ سے؛ اور ایسی ہی بہت سی دوسری آیتیں کہ جن میں سے کچھ نمونہ کے طور پر ذکر ہوئی ہیں کہ جن میں جھٹلانے و تکذیب کے موضوع کو کفر کے ہمراہ بیان کیا گیا ہے اور دونوں کو ایک ساتھ دوزخ میں ہمیشہ رہنے کا سبب قرار دیا ہے۔ گیا ہے اور دونوں کو ایک ساتھ دوزخ میں ہمیشہ رہنے کا سبب قرار دیا ہے۔ خداوند عالم سے عفو بخشش کی امید رکھنے والوں کے بارے میں کہ بہت ہی زیادہ باو قار و مومن افراد کے علاوہ اور بہت ہی زیادہ بوقار مومنین کے کافر اور معمولی مومنین کے کافر اور مستضعفین افراد کے علاوہ اور مقی بھم اور معمولی مومنین کے کافر اور مستضعفین افراد کے علاوہ اور مقی نے بھم اور معمولی مومنین کے کافر اور مستضعفین افراد کے علاوہ اور مقر نے نیکھی بھم اور معمولی مومنین کے

ا ـ سورهٔ اعراف، آیت ۲ ۱۳ ـ

۲۔سور هٔ اعراف، آیت ۸۲ اـ

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہو شخنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۲۵

علاوہ کہ جو اچھے اور برے کاموں کو آیک ساتھ ملا کر انجام دیتے ہیں، قرآن مجید میں ان افراد کاذکر کیا ہے کہ جن کا حساب و کتاب ان کی موت کے فور اُبعد شروع نہیں ہو تابلکہ تاخیر سے انجام پاتا ہے یہاں تک قیامت آ جائے اور ان کے نفسول ، صلاح وطلاح کے اعتبار سے ان سے سوالات ہوں گے۔ قیامت میں کہ جو نفسول کے ظام ہونے کا عالم ہے، اس جگہ پر خداوند عالم ان کی نفسی حالتوں کی بنیاد پر، یاان کو اپنی رحمت میں شامل کرے گا یا ان کو عذاب کے سپر دکردے گا، اور اس حالت کو "مُرْجَوْنَ لَامْدِ الله" کہا جاتا ہے۔

سورۂ توبہ میں خداوند متعال بہت اچھے اور بہت ہی برے لو گوں اور وہ لوگ کہ جنہوں نے اچھے اور برے اعمال کو ملاکے انجام دیا ہے ، کے حالات کا ذکر کرتا ہے، پھر اس گروہ کے حال کو اس طرح سے بیان کرتا ہے:

وَالْسَّابِقُونَ الْأُوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذْينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتِ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.

"اور مہاجرین وانصار میں سے جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور جو نیک چپل چلن میں ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی ہوااور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچ نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم کامیا بی ہے۔ "

ا ـ سورهٔ توبه ، آیت • • ا ـ

۱۲۷/ معاد شناس - تیسری جلد

وَممَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَديِنَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَدِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَرِدُّونَ إِلَى عَذَابِ عَظيمٍ.

"اور تمہارے گرد و پیش کے بدوؤں میں اور خود اہل مدینہ میں بھی ایسے منافقین ہیں جو منافقت پر اڑے ہوئے ہیں، آب انہیں نہیں جانتے (لیکن) ہم انہیں جانتے ہیں، عنقریب ہم انہیں دومرا عذاب دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹادیئے جائیں گے۔"

وَآخُرُونَ اعْتَرَفُوا بِدُّنُوبِهِمْ ۚ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. ٚ

"اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کااعتراف کیاانہوں نے نیک عمل کے ساتھ دوسرے برے عمل کو مخلوط کیا، بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا

وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَدِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ."

یں ہے۔ "اور کچھ لوگ جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے، وہ جا ہے انہیں عذاب دے اور حاہے توان کی توبہ قبول کرے اور اللہ بڑا دانا، حکیم

اله سورهٔ توبه، آیت ا•اله

۲۔ سور هٔ توبه ، آیت ۱۰۲

٣ ـ سورهٔ توبه، آیت ۲۰۱ ـ

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۲۷

اور کتاب "کافی" میں متصل سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مُرْجَوْنَ لَأَمْرِ الله کے بارے میں دو روایات ہیں اور دونوں روایتوں کا مضمون ایک ہی ہے، لیکن ہم یہاں پر پہلی روایت کی اصل عبارت کو ہی بیان کررہے ہیں:

محد بن یخیا نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن مگم سے، انہوں نے موسیٰ بن بکر سے، انہوں نے موسیٰ بن بکر سے، انہوں نے درارہ سے، انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خداوند عزوجل کے قول "وَآخَدُونَ مُدْجَوْنَ لِأَمْدِ اللهِ" کے بارے میں سوال کیا:

قَالَ:قُوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِيْنَ فَقَتَلُوا مِثلَ حَمْزَةَ وَ جَعْفَرِ وَ أَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُوْمنِيْنَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الإسْلاَمِ فَوَحَّدُوا اللهِ وَ تَرَكُوا الشِّرْكَ وَ مَنَ الْمُوْمنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، وَ لَمُ يَعْرِفُوا اَلْإِيَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ؛ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ لَمُ يَكُونُوا عَلَى جُعُودهمْ فَيكُفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ؛ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يُعَدِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ الْحَالِ إِمَّا يُعَدِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ الْحَالِ إِمَّا يُعَدِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ الْمَالِ إِمَّا يُعَدِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ الْمَالِ إِمَّا يَعْدِبُ لَهُمْ النَّارُ وَلَيْ

"حضرت امام محمد باقر عليه السلام نے اس آيت وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأُمْدِ اللّه كَى تفسير ميں فرمايا: اس سے مراد وہ لوگ ہيں كه جو پہلے مشر كوں ميں سے سے تھے اور انہوں نے حضرت حمزہ سيد الشداء اور حضرت جعفر طيار جيسے عظيم مومنوں كو قتل كيا تھا؛ اور پھر وہ لوگ دين اسلام ميں داخل ہوگئے، خداوند عالم كى وحدانيت كو قبول كرليا اور شرك كو چھوڑ ديا۔ليكن ايمان ان كے دلوں ميں داخل نہيں ہوا۔خداكى معرفت كو اينے دلوں ميں نہيں يا يا كه دلوں ميں داخل ميں بہيں يا يا كه

ا اصول کافی ، ج۲، ص ۷۰۸ ـ

مومنین میں سے ہوتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی ،اور وہ اپنے انکار اور تکبر یر بھی باقی نہیں رہے کہ کافروں میں قرار یاتے اور ان پر جہنم کی آگ واجب ہوتی؛ پیہ لوگ اسی حال میں ہیں کہ یا خداوندعالم ان پر عذاب کرے یاان سے در گزر کر ہے۔"

اس روایت کے مضمون کو علی بن ابراہیم فتی نے اپنی متصل سند کے ساتھ اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ ا اور کچھ روایتوں میں اس طا کفہ کو مستضعفین کے زمرہ میں شار کیا گیا

ہے، جبیبا کہ "معانی الاخبار "میں اپنی متصل سند کے ساتھ، اور " تفسیر عیاشی " میں مر فوعاً مُمران بن اعین سے روایت کی گئی ہے:

قَالَ:سَأَلْتُ أَبِا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزّ وَ جَلَّ:إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ.

قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ. قُلْتُ: وَ أَى ۗ وَلاَيةٍ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِوَلاَية فِي الدِّينِ وَ لَكنَّهَا الْوَلاَيةُ فِي الْمُنَاكَحَة وَ الْمُوَارَثَة وَ الْمُخَالَطَة وَ هُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَ لَا بِالْكُفَّارِ وَ هُمُ الْمُرْجَوْنَ لِامْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ. َ

"حمران کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آبه مستضعفین کی تفسیر کے مارے میں سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا: بیالوگ اہل ولایت ہیں۔

ابه تفسیر قمی ص ۲۸۰ په

۲_معانی الاخبار، ص ۲۰۲ تفسیر عباشی، ص ۲۹۹و ۲۷۰ ـ

سولہوں مجلس ۔ ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۲۹

میں نے عرض کیا: کونسی ولایت؟

حضرتً نے ارشاد فرمایا: میری مراد ولایت سے وہ رابطہ اور قلبی لگاؤ نہیں ہے کہ جو در حقیقت دین سے مربوط ہو، بلکہ میری مراد ولایت سے وہی ظام کی اسلام کا ہونا اور نکاح ومیراث وغیرہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ر ہنا ہے، لیکن حقیقت میں یہ لوگ نہ مومنین میں سے ہیں اور نہ ہی کفار میں

سے، بیر لوگ مُرجَونَ لامْر الله عَزَّوَجلَّ مَیٰں۔"

اور تفسیر "المنزان" میں " تفسیر قمّی " ہے روایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے ضرکیس ٹناسی سے ،اورانہوں نے حضرت الی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا:

قَالَ:قُلْتُ لَهُ :جُعلْتُ فَدَاكَ مَا حَالُ الْمُوَحِّدِينَ الْمُقرِّينَ بِنُبُوَّة مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَ ءَاله منَ الْمُدْنِيِنَ الَّذِينَ يَوْتُونَ وَ لَيْسَ لَهُمْ إِمَامٌ وَ لَا يعرِفُونَ وَلَيْتَكُمْ؟] إِمَامٌ وَ لَا يعرِفُونَ وَلَايَتَكُمْ؟

ُ فَقَالَ: أَمَّا هُؤُلَآء فَإِنَّهُمْ فِي حُفَرِهِمْ لَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا؛فَمَنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ،وَ لَمْ يَظْهَرْ مِنْهُ عَدَاوَةٌ فَإِنَّهُ يُخَدُّ لَهُ خَدٌّ إِلَى الْجَنَّةِ الَّتِي خَلَقَهَا اللهُ بِالْمَغْرِبِ،فَيْدُخُلُ عَلَيْهِ الرَوْحُ في حُفْرَته إِلَى يَوْمِ الْقَيْمَةَ حَتَّى يَلْقَى اللهَ فَيُحَا سِبهُ بِحَسَنَاتِهِ وَ سَيِئَاتِهِ،فَإِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَىَ النَّارِ.

فَهِوُّلَآء الْمَوْقُوفُونَ لَامْرِ اللهِ (عَزَّوَجَلَّ). قَالَ:وَكَذَلِكَ ۚ يُفْعَلُ بِالْمُسْتَضْعَفِينَ ۚ وَالْبُلْهِ وَالاطْفَالِ وَأُوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَمْ يَبِلُغُوا الْحُلُمَ. الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَمْ يَبِلُغُوا الْحُلُمَ. ا

الهالميزان، ج۵، ص۵۹و ۲۰

Presented by Ziaraat.Com

"ضریس کناسی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوجاؤں، ایسے افراد ہیں کہ جو خدا کی وحدانیت کا اقرار واعتراف کرتے ہیں اور حضرت محمد مصطفی اللی اللی اللی نبوت کا بھی اقرار کرتے ہیں لیکن آپ کی ولایت سے آشنا نہیں ہوئے ہیں، ایسے گنام گار ہیں کہ جو مرجاتے ہیں لیکن آن کا کوئی امام نہیں ہوتا؛ان لوگوں کا کیا ہوگا؟

حضرتً نے فرمایا: ایسے لو گوں کو ان کی قبروں میں ایسے باقی رکھا جائے گاکہ باہر نہ نکل سکیں۔

ان لوگوں میں سے جنہوں نے اچھے اعمال انجام دیئے ہوں گے اور ہمارے متعلق کسی بھی طرح کی دشتنی ظاہر نہیں کی ہوگی، توان کی قبروں کے بینچ سے ایک نقب بعنی سوراخ کیا جائے گاکہ جو جنت، خدا نے مغرب میں خلق کی ہے، اس راستے سے مستقل طور پر قیامت تک رُوح اس قبر میں آئے اور یہاں تک کہ خدا سے ملاقات ہو، تب خداوند متعال ان کا حساب وکتاب دیکھے گااور ان کو یاجنت میں یا جہنم میں بھیج دے گا، یہی افراد مَوْقوفونَ لِامْدِ اللّٰهُ ہیں۔

حضرت نے فرمایا: اسی طرح سے مستضعفین ، ابلہ و بیو قوف ، بچوں اور مسلمانوں کے وہ بچے کہ جو بالغ نہیں ہوئے ہیں ، ان کے ساتھ سلوک کیا جائے گا۔ "

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک پہونچنے کی راہ نہیں رکھتے / <u>۱۳۱۱</u>

حضرت کی تعبیر کے اعتبار سے جنت کے مغرب کی سمت میں ہونے پر، اور رَوح کے زمین کے بنچ سے سوراخ کے ذریعہ پھو نکا جانا ان کی برزخی قبروں کے عالم میں اشارے اور کنایات ہیں کہ جو اہل فکر و نظر اور ارباب غور وخوض کے لئے قابل دقت ہے۔

اس روایت کو شخ کلیدی نے مفصل روایت کے ضمن میں کہ جو "کافی" میں اپنی متصل سند کے ذریعہ تین سند سے کہ جن میں سے ایک علی بن ابراہیم نے ضریس کناسی سے روایت کی ہے بیان کیا ہے۔ ا

قبرميس سوال وجواب صرف خالص مومنوں اور خالص

کافرول سے ہے

بلکہ بعض دیگر روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ قبر میں سوال ان لوگوں سے مخصوص ہے کہ جنہوں نے اپنے ایمان کو خالص کیا اور خالص مومنین میں سے ہیں، یا ان لوگوں سے کہ جنہوں نے اپنے کفر کو خالص کیا اور خالص کافروں میں سے ہیں، اور باقی تمام فرقوں اور گروہوں سے قبر میں سوال نہیں ہوگا اور ان کے سوال اور حساب وکتاب سے صرف نظر کیا جائے گا۔
"کافی" میں شخ کلیٹی نے چار متصل سندوں کے ساتھ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہا السلام سے اس موضوع پر چار روایتیں بیان

ا فروع کافی، جا، ص۷۷ و ۲۸ ـ

۱۳۲/ معاد شناسی - تیسری جلد

کی ہیں، کیونکہ ان کے مطالب بھی ایک جیسے ہی ہیں للذاہم یہاں پر ان میں سے صرف ایک ہی کوذ کر کررہے ہیں۔

ابو علی اشعری نے محد بن عبد الجبّار سے ، انہوں نے حُبّال سے ، انہوں نے تُعلّبہ سے ، انہوں نے تُعلّبہ سے ، انہوں نے ابو بکر محضّر می سے روایت نقل کی ہے کہ :

ُ قَالَ:قَالَ أَبُو عَبْد الله عَلَيْهُ السَّلاَمُ:لَا يُسْأَلُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا مَنْ مَحَضَ الْإِيَانَ مَحْضاً أَوْ مَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضاً وَ الْآخَرُونَ يُلْهَوْنَ عَنَّهُمْ. ﴿

"حضرت امام جعفر صادق عليه السلام فرماتے ہيں: قبر ميں کسی سے بھی سوال نہيں ہوگا مگر بيہ که جس نے اپنے ايمان کو کامل طور پر خالص کر ليا ہوگا، يا اس سے کہ جس نے اپنے کفر کو خالص بنا يا ہوگا؛ اور باقی تمام افراد سے قبر ميں سوالات سے صرف نظر کيا جائے گا۔"

علامہ مجلسی رضوان اللہ علیہ نے ان روایتوں کے ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: "مُنْ " میم پر زبر کے ساتھ ،اسم موصول ہے،اور اگر میم پر زبر کے ساتھ ورمایا ہے عنوان سے پڑھاجائے اور کلمہ " محض " کو مصدر قرار دیں تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ قبر میں اعمال کے بارے میں ہر طرح کا سوال نہیں ہوگا بکہ صرف ایمان و کفر کے بارے میں سوال ہوگا؛ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ تحریف و تصحیف ہوگی کہ جس کے خلاف صر تے روایتیں موجود ہیں۔

ا۔ فروع کافی ،جا، ص ۲۴۔ اس روایت کو شخ حسن بن سلیمان کہ جو شہید اوّل کے شاگرد ہیں، نے کتاب " منتخب البصائر " میں اپنی سند کے ساتھ ابو بکر حَفْر می سے ،انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ (بحار الانوار ،ج۲، ص ۲۳۵۔)

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نیخے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۳۳۳

للذااس کے معنی اس طرح لیے جائیں: قبر میں صرف خالص مومن اور خالص کافر سے حساب و کتاب ہوگا اور ان کے در میان مستضعفین سے صرف نظر کیا جائے گا۔ ا

اور شخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معنی میں کہ قبر میں جو لوگ ایمان وکفر کے در میان متوسطین میں سے ہوں گے ،ان سے صرف نظر کیا جائے گا اور سوالات صرف خالص مومن یا خالص کافر سے مخصوص ہیں، تصریح کے ساتھ فرمایا ہے:ان مسائل اور قبر کے سوالات اور ان کی کیفیت کے بارے میں ہمارے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں ہے بلکہ صرف سمعی دلیلوں پر منحصر میں ہمارے دلات کرتی ہیں۔ ا

مستضعفین ؛ ابرار کامقام نہیں یا سکتے

بانچوال نکتہ: اس آیت میں مستضعفین سے عفو سے مراد؛ عفو کی امید ہے، یعنی خداوند متعال ان کے گناہوں سے چشم پوشی کرے گالیکن جو مقام و مرتبہ مومنین، نیک افراد، صالحین، صاد قین، شہیداء اور خدا کے اولیاء کو ان کے اعمال اور ایمان و یقین کی وجہ سے حاصل ہوگا، وہ مقام و مرتبہ ان مستضعفین کو اور جو مستضعفین سے ملی ہیں اور وہ افراد کہ جو مُرجَونَ لامْدِ الله اور وہ لوگ کہ جو خَلَطُوْا عَمَلاً صَالحاً وَآخَرَ سَیّناً ہیں، حاصل نہیں ہوگا۔

ا ـ بحار الانوار ، ج٦ م ٣٠٠ ـ

۲۔ بحار الانوار ، ج۲، ص۲۷۲ اور ۱۸۰ اور اس معنی کوشیخ مفیر سے نقل کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ جنت کے متعدد درجے اور مختلف مقام ہیں کہ جن میں سے مر ایک کسی مخصوص گروہ سے مختص ہیں۔

اور "معانی الاخبار " میں شخ صدوق نے اپنی متصل سند کے ساتھ اور " تفسیر عیّاشی "میں مر فوعاً دونوں نے ابو خدیجہ سالم بن گرم جمّال سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آیہ شریفہ " إِلّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرّجَالِ وَالنّساءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا " کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔

فَقَالُ: لَا يَسْتَطِيعُوْنَ حَيْلَةً الَى النَّصْبِ فَيَنْصِبُوْنَ، وَلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلَ أَهْلِ الْحَقِّ فَيَدْخُلُوْنَ فَيْه، وَهَوَلَاء يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّة بِأَعْمَالِ حَسَنَة وَ بِاجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ الَّتِيْ نَهَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا، وَلَا يَنَالُوْنَ مَنَاذِلَ الْأَبْرَادِ. لَا بِاجْتِنَابِ الْمُحَارِمِ الَّتِيْ نَهَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا، وَلَا يَنَالُوْنَ مَنَاذِلَ الْأَبْرَادِ. لَا بِاجْتِنَابِ الْمُحَارِمِ الَّتِيْ نَهَى اللهُ عَزَّوجَلَّ عَنْهَا، وَلَا يَنَالُونَ مَنَاذِلَ الْأَبْرَادِ. لَا عَنْ مَكُلُ بَيْنَ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الله عَلَى عَلَى الله عَلَى

خداوندعالم ان کے ساتھ ان کے انجام دیئے ہوئے اعمال کے اعتبار سے پیش آئے گا؛ چھے اعمال اور جن چیز وں سے خدانے بچنے کا حکم دیا تھا، ان سے پر ہیز کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے؛ لیکن کبھی نیک و مخلص لو گوں کے مقام ومرتبہ کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ "

ا_معانی الاخبار، ص ٢٠١ تفسير عياشي، ج١، ص ٢٦٨ و٢٦٩ ـ

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیے جو حقائق تک یہو نجنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۳۵

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّلُهُمُ الْمَلَائِكَةُ آيت ميں عالم قبر کے سوال وجواب پر دلالت ہے

جَمِعًا نَكَة : اس آيت "إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ وَمَلُوا لَكَةَ طَالِمِي أَنفُسِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ طَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ "ميں ايك اجمالى دلالت ہے كہ عالم قبر ميں وہى عالم برزخ كاسوال ہے، اور مذكوره روايتي جمى اس پر دلالت كرتى ہيں؛ اور اس پر خداوند متعال كابية قول شاہد و گواہ ہے:

الَّذَيْنَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوء بَلَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ عِا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالدِينَ فيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزُلَ رَبَّكُمُ قَالُوا خَيْرًا.'

" جولوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں جس وقت فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں جس وقت فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تب وہ بہت آ رام وسکون کااظہار کرتے ہوئے اس طرح دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم کوئی براکام انجام نہیں دیتے تھے اس وقت خداوند عالم سے مخاطب ہو کرارشاد فرمائے گا:

ہاں! جو کچھ تم انجام دیتے تھے، یقینا خداوندعالم اس سے خوب واقف ہے۔ ہے۔ پھر فرشتے ان لو گوں کو آگ کی طرف د کھلتے ہوئے کہیں گے:

ا ـ سورهٔ نحل کی ۲۹،۲۹اور ۴ سوین آیت کاشر وعاتی جزء ـ

۱۳۷/ معاد شناسی - تیسری جلد

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں تم ہمیشہ رہو گے، تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔اور متقین سے پوچھا جائے گا: تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ وہ کہیں گے: بہترین چیز۔"

ان آیوں میں جیسا کہ ملاحظہ کیا جارہاہے کہ فرشتوں کے سوالات ظالم اور باتقویٰ افراد سے عالم برزخ میں ہیں کہ جہاں وہ لوگ ملکوتی روح کے ذریعہ گفتگو کررہے ہیں۔

اور اس طرح کے خطابات کہ جو دومذکورہ آیتوں اور سورہ نحل کی ان آیتوں میں واقع ہوئے ہیں، ان میں صرف خطاب ظالم یا صاحبان تقویٰ و ایمان سے ہے، اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ وہ روایتیں کہ جو ابھی آخر میں بیان ہوئی ہیں، ان میں قبر کے سوالات خالص مومنین یا خالص کفار سے ہی مخصوص ہیں اور باقی تمام افراد سے صرف نظر کی گئی ہے۔

آ فندی لڑکی کے سر کے بال کا پنی مال کے عذاب قبر کو دیج

كر سفيد ہوجانا

حضرت استاد علامه طباطبائی مدّ ظلّه العالی نے مرحوم آیت الله الحق عارف عظیم الثان جناب میر زاعلی آقا قاضی رضوان الله علیه سے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

سولہویں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نیخنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۳۳۷

نجف اشرف میں ہارے گھر کے نزدیک آفندی لڑکیوں میں سے ایک کی ماں کا انتقال ہوگیا۔ ا

وہ لڑکی اپنی ماں کے انتقال کی وجہ سے بہت ہی زیادہ بے تاب تھی اور در حقیقت بہت ہی زیادہ بے تاب تھی اور در حقیقت بہت ہی زیادہ رنجیدہ وافسر دہ تھی، جنازہ کی تشیع کرنے والوں کے ساتھ مال کی قبر تک آئی اور انتار وئی کہ وہاں پر تشیع جنازہ کرنے والوں کی بھی حالت متغیر ہو گئی۔

جب قبر کو تیار کر چکے اور چاہتے تھے کہ اس کی مال کے جنازہ کو قبر میں رکھیں تو اس نے فریاد بلند کی کہ میں اپنی مال سے حدا نہیں ہو سکتی؛ جتنا بھی اس کو تسلی اور تشفی دینا چاہی مگر اس کو آرام وسکون نہیں ہوا۔

جب یہ محسوس ہوا کہ اگر زبر دستی کرکے اس کو مال سے جدا کر دیا تووہ اپنی جان گنوادے گی۔

للذا طے یہ پایا کہ مال کو قبر میں لیٹا کر اس کے برابر میں لڑکی کو بھی قبر میں ہی چھوڑ دیں، لیکن قبر کو مٹی سے نہیں ڈھکیں گے بلکہ صرف لکڑی کے تختوں سے چھپا کر ایک سوراخ بنادیں گے تاکہ لڑکی نہ مرے اور جب بھی جاہے اس سوراخ سے بامر آ جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

ا۔ آفندی سے مراد وہ اہل سنت ہیں کہ جو عثانی حکومت کی جانب سے عراق میں حکومت کے امور کو انجام دیتے تھے، اور پہلی جنگ عظیم کے بعدائگریزوں نے مسلمانوں پر غلبہ پالیا اور عثانی حکومت کو تقسیم کر دیا، اس طرح عراق عثانی حکومت کے تسلط سے خارج ہو گیا۔

اڑکی قبر کی پہلی رات میں ماں کے پہلو میں ہی سوگئ؛جب دوسرے دن لوگ آئے کہ دیکھیں کہ اس لڑکی کے ساتھ کیا ہوا ہے تو کیا دیکھا اس لڑکی کے سرکے تمام بال سفید ہو چکے ہیں۔

اس سے پوچھا: یہ کیسے ہوا؟

اس نے کہا: رات کے وقت، میں اپنی مال کے برابر میں سو رہی تھی، تو دیکھا کہ دو فرشتے آئے اور دونوں طرف کھڑے ہوگئے اور ایک محترم شخص بھی آئے اور ان کے در میان میں کھڑے ہوگئے۔

وہ محترم شخص کہ جو در میان میں کھڑے تھے، انہوں نے کہا: لَسْتُ لَهُ بِإِهَامٍ؛ میں اس کالمام نہیں ہوں۔

اس وقت ان دونوں فرشتوں نے میری مال کے سر پر ایسے گرز برسائے کہ ان کی آگئے کے شعلے آسانوں سے باتیں کررہے تھے۔ میں اس واقعہ کے منظر سے وحشت ودہشت میں آگئی۔

سولہوس مجلس - ان مستقعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۳۹

مرحوم قاضی رضوان الله علیه فرماتے ہیں: کیونکہ اس لڑکی کا پورا قبیلہ سنی مذہب تھا اور یہ واقعہ شیعہ عقائد کے مطابق رونما ہوا، تو وہ لڑکی شیعہ ہو گئ اور اس کا پورا قبیلہ کہ جوآفندی تھا اس لڑکی کی برکت سے شیعہ ہو گیا۔

مستكبرين كے تسلط سے نكلنے كے ليے ہجرت كا واجب ہونا مستضعفين كے بارے ميں مورد بحث آيتوں ميں سے ايك آيت مہاجرت كے لزوم سے مربوط اور ہجرت كرنے والے شخص كے اجر و ثواب كے سلسلے سے بھی وارد ہوئی ہے:

وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللهِ يَجِدْ فِي الأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثيرًا وَسَعَةً وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِه مُهَاجِرًا إِلَي اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَكِانَ اللهُ غَفُورًا رَّحِيماً ﴿

مُرَاغُم؛ رَغَام کے مادہ سے ہے راء پر زبر کے ساتھ اور رَغَام نرم خاک کے معنی میں ہے، اور رَغَمَ أَنْفُ فُلانِ رَغْماً لِینی فلال شخص کی ناک مٹی میں رگڑ دی گئ اور أَدْغَمَ اللهُ أَنْفَهُ باب افعال سے، متعدی ہے؛ لینی خداوند عالم نے اس کی ناک کو خاک میں ملا یا، اور یہ کنایہ ہے قرآن کریم میں ان مقامات سے کہ جہال اپنے غضب وغصہ کو خاموش کرسکے اور اپنے ارادہ کو عملی لباس یہنا سکے۔

کیونکہ ہجرت کے ذریعہ اور مستکبرین کے چنگل سے نکل کر مومنین پوری آزادی کے ساتھ اینے دین کے شعائر کو قائم کر سکتے ہیں اور اسلامی

ا_سورهٔ نساء ،آبیت • • ا_

<u>۱۱۳۰ معاد شناسی - تیسری جلد</u>

حکومت، برحق مملکت کے قیام کے ذریعہ وہ اپنی تمام مرادوں کو پہنچ سکتے ہیں،
اور وہ اپنے اندر کی غضب والی حالت کو کہ جو کفار کے تسلط کی وجہ سے ان کے
اندر جھپ گئ تھی اور ان کے پاس اس کو ظامر کرنے ، یا خاموش کرنے کا کوئی
ذریعہ نہیں تھا، سوائے ہے کہ وسیع وعریض مقام کی طرف ہجرت کرکے خود کو
ظالموں کے چنگل سے محفوظ کرلیں، اس طرح وہ توحید کی نشانی، عدل و
مساوات کے پرچم کو لہراکر اور شرعی حدود، نماز جمعہ اور جماعات کو قائم کرکے
اپنے غصہ کو خاموش کر سکتے ہیں اور دشمن کی ناک کو خاک میں ملا سکتے؛ للذا
اس عجیب وغریب تعیر کے ذریعہ اس آیہ مبار کہ میں اعجازی طور پر اس
حقیقت کی توصیف کی گئی ہے:

"اور جو الله كى راه ميں ہجرت كرے گا وہ زمين ميں بہت سى پناہ گاہيں اور كشائش پائے گااور جو الله كى راه ميں ہجرت كرے گا وہ زمين ميں بہت سى پناہ گاہيں اور كشائش پائے گااور جو اپنے گھرسے الله اور رسول كى جانب ہجرت كى غرض سے نكلے پھر (راستے ميں) اسے موت آ جائے تواس كااجر الله كے ذمه ہے، اور الله بڑا معاف كرنے والا، رحم كرنے والا ہے۔"

کہتے ہیں: کیونکہ عالم برزخ عالم دنیا کا تتمہ شار کیا جاتا ہے للذا وہ صورت، کم وکیف کا حامل ہے، وہ مومنین کہ جو اپنے نفسوں کے گھرسے باہر آئے اور خروج کیا اور ہجرت کی راہ میں قدم رکھا، لیکن ابھی اپنے کمال کے مقام تک نہیں پنچے کہ جو ولایت کی حقیقت تک رسائی اور اسم الهی اور صفات میں برابری و ہمواری ہے اور آخر میں ذات مقدس میں فنائے مطلق کو نہ میں برابری و ہمواری ہے اور آخر میں ذات مقدس میں فنائے مطلق کو نہ

سولہوں مجلس ۔ ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نحنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۴۸۱

یہنچے، تو عالم برزخ میں کامل ہو جائیں گے اور قیامت میں اپنے واقعی کمال کے ساتھ محشور ہوں گے۔

بیہ معنی حکمت المه قرآنیہ اور سنت نبویہ میں مذکورہ کلیات کے فرمايا ب: مَنْ كَانَتْ هجْرَتُهُ إِلَى الله وَ رَسُوْله فَهجْرَتُهُ إِلَى الله وَ رَسُوْله. ' ہجرت کے لئے عازم وصمم ہو، گویاس نے رسول خدالیُّ الیّبا کے ساتھ

مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ؛وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ؛وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ مُصِيبُهَا أَوْ غَنِيْمَةٍ يَأْخُدُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَيْهَا.

اس حديثُ كوابن ابي الجمهور احسائي نے "غُوالي اللّيَالي "ميں "بجار الانوار" ،ج10، ص/22 کی نقل کی بناپر۔"مُنبۃ المرید"، ص۲۷۔" بحارالانوار "ج۵۱، ص۸۷پر "مُنبۃ المرید" سے نقل کیا ہے۔ اور شہید ٹائی نے فرمایا ہے: بیہ خبر اسلام کے اصول میں سے اور اس کے اولین ستون میں سے ہے۔ یہاں تک کہا: ہمارے بزر گوں اور ان کے تابعین کا ایک گروہ یہ چاہتا تھا کہ اپنی تصنیفات کو اں حدیث کے ساتھ شروع کریں تاکہ پڑھنے والوں کو حسن نیت،اس کے صیحے ہونے،اوراس کے اہتمام و توجه کی منزل تک پہنجاسکیں۔

لیکن اس حدیث کی اصل شیعوں کی حدیث کی اصلی کتابوں میں نہیں ہے،اور پر معلوم ہے کہ شہید ٹافئ اور ابن الی الجمهور که ان کی روش بھی عامہ کی روایتوں سے اخلا قیات میں استفادہ کرنا ہے، اس کو عامہ کی کتابوں سے نقل کیا ہے۔

اس روایت کو بخاری، مسلم ، نسائی، ابن ماجه ، تریذی اور احمد بن حنبل سب نے اپنی متصل سند کے ساتھ علقمۃ بن وقاص سے اور اس نے عُمر بن الحظاب سے متن میں تھوڑے سے اختلاف کے ساته ذكر كيا م كدرسول خدالتُّ مُلِيَّمْ في فرمايا: إنَّا الْأَعْمالُ بالنَّيَّة وَ إِنَّا الإمْرِيْ ما نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْله-الحَديث. ہمراہی حاصل کی ہے اور قدس الہی کے احاطہ میں حضرت ازلی وابدی وسرمدی کے جمال کے نظارہ میں مشغول اور ولایت مطلقہ کے مقام اور عبودیت سے بہت ہی زیادہ بہرہ مند ہے۔

اس بنیاد پر جن لو گول کے نفس فعلیت کے مقام تک نہیں پنچے اور دنیا سے ناقص چلے گئے،ان کو عالم برزخ میں کامل ہو کر عالم قیامت انفسیہ میں حاضر ہو نا ہے۔

سیر جواد کر بلائی اور ایک سن رسیده اہل سنت

ایک داستان کہ جس کو حضرت سیدنا الاعظم استادنا الاکرم علامہ طباطبائی نے نقل کیا ہے جو بہت ہی زیادہ توجہ کے لائق ہے۔

آپ فرماتے ہیں: کر بلامیں ایک واعظ بنام سید جوادرہا کرتے تھے وہ کر بلاکے ہی رہنے والے تھے اس لئے ان کو جواد کر بلائی کہا جاتا تھا۔ وہ تمام سال کر بلامیں رہتے لیکن محرم اور ایام عزاہ میں کر بلاکے اطراف دور دراز قصبوں میں تبلیغ کے لیے تشریف لے جاتے تھے، نماز جماعت پڑھاتے، مجلس پڑھتے، مسائل بیان کرتے اور اس کے بعد واپس کر بلاآ جاتے تھے۔

ایک مرتبہ ایبا ہوا کہ جس جگہ وہ گئے وہاں لوگوں کی اکثریت سی مذہب تھی، وہاں پر ان کی ملاقات ایک بوڑھے انسان سے ہوئی کہ جس کی داڑھی سفید اور نورانی تھی ، دوران گفتگو معلوم ہواکہ وہ سی ہے ، اس سے مذہبی گفتگو اور بات چیت شروع کی، لیکن محسوس کیا کہ ابھی اس کو مذہب

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نحنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۴۳۳

شیعہ کے بارے میں نہیں سمجھایا جاسکتا ہے؛ کیونکہ اس شریف و سادہ اور پاک دل انسان کا قلب ان لوگوں کی محبت سے سرشار ہے کہ جنہوں نے خلافت امیر المومنین علیہ السلام کو غصب کیاہے۔ اور اس کے پاس ابھی وہ ظرف و صلاحیت نہیں ہے لہذا اگر کچھ بیان کیا جائے تو نتیجہ اُلٹا ہو سکتا ہے۔ اسی دوران ایک دن اس بوڑھے شخص سے گفتگو کی ، اس سے پوچھا: اسی دوران ایک دن اس بوڑھے شخص سے گفتگو کی ، اس سے پوچھا: اے شخ تم کون ہو؟

(عرب کی عوام میں شخ اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو بزرگ اور قبیلہ کارئیس ہو) سید جواد کر بلائی چاہتے تھے کہ اس طرح دھیرے دھیرے اس انسان سے گفتگو کے راستے کو کھولیں تاکہ آ ہستہ آ ہستہ ایمان اس کے دل میں پیدا ہواور اس کو شیعہ کیا جاسکے۔

اس بوڑھے انسان نے ان کے جواب میں کہا: ہمارا شیخ ایک مضبوط و قدرت مند انسان ہے کہ جس کے پاس کئی خان ضیافت اسیں، بہت ہی زیادہ بھیڑ بکریاں ہیں، بہت ہی اونٹ ہیں، چار مزار تیر انداز ہیں، بہت ہی بڑا خاندان اور عظیم قبیلے والے ہیں۔

سید جواد نے کہا: واہ ،واہ اے شخ تم کس قدر مضبوط اور قدر تمند انسان ہو۔!

ا۔" خان ضیافت" مہمان خانہ کے معنیٰ میں ہے کہ جو عربوں کے در میان مشہور ہےجو کوئی بھی ان مہمان خانوں میں داخل ہو جاہے جاننے والا ہو یا انجان سب کی مہمان نوازی کی جاتی ہے۔

اس گفتگو کے بعد بوڑھے شخص نے سید جواد کی جانب رخ کیا اور کہا: شخ تم کون ہو؟

سید جواد نے کہا: ہمار ابھی ایک شخ اور آقاء و مولا ہے کہ کوئی بھی انسان اگر کچھ حاجت رکھتا ہو اور اس کو پکارے تو وہ فورا پوری کرتا ہے؛ اگر دنیا کے مشرق میں ہو اور وہ مغرب میں یا تم مغرب میں ہو اور وہ مشرق میں اور تم کو کوئی مشکل و پریشانی پیش آئے، تو اس کا نام لو اور اس کو پکار و تو وہ فوراً تمہاری مشکل کو بر طرف کر دے گا۔

بوڑھے شخص نے کہا: واہ ، واہ عجیب شیخ ہے! شیخ بہت اچھا ہے اگر ایسا ہے ، تواس کا نام کیا ہے؟

سید جواد نے کہا: مولا علی۔

پھر بات اس سے آگے نہ بڑھ پائی اور بیٹھک ختم ہو گئ اور ہم ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور سید جواد بھی کر بلاواپس آ گئے۔

لیکن اس بوڑھے مرد کو مولا علی سے بہت ہی انس ہو گیا اور ہمیشہ ان کے ہی بارے میں سوچتار ہتا تھا۔

پھر جب بچھ عرصہ کے بعد سید جواد اس علاقہ میں دوبارہ آئے اس جذبہ اور ولولے کے ساتھ کہ اس بوڑھے شخص کے ساتھ اپنی گفتگو کو منزل بیمیل تک پہنچائیں اور اس کو شیعہ کریں، وہ اپنے آپ سے کہہ رہے تھے کہ ہم نے اس دن ایک عظیم عمارت کی بنیاد ڈالدی تھی اور آج عمارت کو بورا

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نیخے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۳۵

کریں گے، ہم نے اس دن مولا علی کے نام کا ذکر کیا اور آج مولا علی کا تعارف کراؤں گا اور اس بوڑھے انسان کو ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے مقام مقدس کی جانب رہنمائی کروں گا۔

جیسے ہی اس نستی میں دوبارہ پہونچے اور اس بوڑھے انسان کے بارے میں سوال کیا تولو گوں نے کہا: وہ دنیا سے رخصت ہو گیا ہے!۔

ہم بہت زیادہ متاثر ہوئے،اور اپنے آپ سے کہا: عجیب بوڑھا انسان! ہم اس سے دل لگائے تھے کہ اس کو ولایت سے آشنا کرائیں گے۔

افسوس!اس دنیا سے بغیر ولایت اہل بیت علیہم السلام کے چلا گیا،ہم چاہتے تھے ایک کام کریں اور اس بوڑھے انسان کا ہاتھ تھام لیں، کیونکہ جانتے تھے کہ وہ اہل عناد اور دشمنوں میں سے نہیں ہے،اس کو نامناسب تبلیغ نے ولایت سے محروم کردیا تھا۔

اس کی موت نے ہم پر بہت ہی زیادہ اثر کیا اور ہم بہت ہی متاثر ہوئے۔

ہم اس کے بچوں کو دیکھنے کے لئے گئے، تسلیت و تعزیت دی اور ان سے تقاضا کیا کہ ہم کو اس کی قبر پر لے چلیں۔

اس کے بچے ہم کو اس کی قبر پر لے گئے ہم نے فاتحہ پڑھی اور خداسے کہا: خدایا ہم اس بوڑھے انسان سے شیعہ ہونے کی امید رکھتے تھے کیونکہ اس

۱**۴۷/** معاد شناسی - تیسری جلد

کو اتنی جلدی موت دیدی؟وہ شیعیت کے بہت ہی نزدیک ہوچکا تھا،لیکن افسوس کہ وہ اس دنیاسے ناقص اور محروم رخصت ہوگیا۔

ہم اس بوڑھے شخص کی قبر سے واپس آئے اور اس کے بچوں کے ساتھ اس کے گھر بہونچے، رات اسی جگہ آ رام کیا، جب سوئے تو خواب کے عالم میں دیکھا کہ ایک دروازہ ہے ہم اس میں داخل ہوئے، وہاں ایک لمبا سا دالان دیک کہ ایک دروازہ ہے ہم اس میں داخل ہوئے، وہاں ایک لمبا سا دالان دکھائی دیا کہ جس کے ایک جانب ایک بڑی سی چوکی تھی اور اس کے اوپر دو لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے وہی بوڑھاسنی انسان تھا۔

داخل ہونے کے بعد ہم نے سلام کیا اور ان کی مزاج پرسی کی، پھر ہم نے دیکھا کہ دالان کے آخر میں ایک شیشہ کا دروازہ ہے کہ جس کے پیچھے ایک بہت ہی بڑا باغ نظر آ رہاتھا۔

ہم نے اس بوڑھے شخص سے پوچھا: یہ کوننی جگہ ہے؟ تو اس نے کہا: یہ میری قبر ہے، میراعالم برزخ ہے اور یہ جو دالان کے آخر میں باغ دیکھ رہے ہویہ میرے اور میری قیامت سے متعلق ہے۔

ہم نے کہا: تم کیوں باغ میں نہیں گئے؟

اس نے کہا: ابھی اس کا وقت نہیں آیا؛ پہلے اس دالان کو پار کرلوں اس کے بعد باغ میں حاؤں گا۔

ہم نے کہا: کیوں دالان کو طے نہیں کررہے ہو اور باغ میں نہیں جا رہے ہو؟

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نیخے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۳۷۷

اس نے کہا: یہ دولوگ میر بے استاد ہیں۔ یہ دونوں آسانی فرضتے ہیں کہ جو مجھے ولایت اہل ہیت علیم السلام کی تعلیم دینے آئے ہیں، جیسے ہی میر بے وجود میں ولایت اہل ہیت علیم السلام کامل ہو جائے گی میں چلا جاؤں گا؛ جناب سید جواد! آپ نے کہااور نہیں کہا(یعنی آپ نے یہ کہا کہ میرا شخ اور مولا و آقا وہ ہے کہ جس کو اگر دنیا کے مشرق و مغرب سے آواز دی جائے تو وہ جواب دیتا ہے اور مدد کو آجاتا ہے اور اس کا نام علی ہے؛ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ علی، یعنی علی ابن ابی طالب ہیں) خدا کی قتم جیسے ہی میں نے مولا علی کو آواز دی: مولا علی میری مدد کو حاضر ہو گئے۔

ہم نے کہا: قصہ کیا ہے؟ پوراواقعہ سناؤ۔

اس نے کہا: جب میں اس دنیا سے رخصت ہوااور مجھے قبر میں لایا گیا،

منكر ونكير ميرب پاس آئے اور مجھ سے سوال كرنے لگے:

مَنْ رَبُّكَ وَ مَنْ نَبيُّكَ وَ مَنْ امَامُكَ؟

تو میں بہت ہی زیادہ وحشت و اضطراب کی حالت میں تھا جتنا بھی جواب دینا چاہتا تھا، جبکہ میں مسلمان جواب دینا چاہتا تھا لیکن میری زبان پر کچھ بھی نہیں آتا تھا، جبکہ میں مسلمان ہوں، کتنا ہی اپنے خدا کے بارے میں بولنا چاہتا اور اپنے نبی کے بارے میں کہنا چاہتا لیکن میری زبان پر جاری نہیں ہوتا۔

منکر و نکیر آئے اور میرے ارد گرد کھڑے ہوگئے اور چاہتے تھے کہ مجھے اپنی گرفت میں لے کر عذاب کریں، میں مجبور تھااور م لحاظ سے بے کس

۱۳۸ معاد شناسی - تیسری جلد

ولاچار،اور جب دیکھا کہ اب کوئی راستہ نجات کا باقی نہیں ہے ،اور گر فتار ہو چکا ہوں۔

اچائک میرے ذہن میں آیا کہ تم نے کہا تھا کہ: ہمار ایک شخ ہے اگر کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہو اور اس کو مدد کے لئے پکارے تو وہ اگر مشرق ومغرب میں جہاں کہیں بھی ہوں فوراً مدد کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں اور مشکل کو برطرف کردیتے ہیں۔

میں نے آواز لگائی: یاعلی میری مدد کو آیئے!

فوراً یہاں پر امیر المو منین علی ابن ابی طالب علیہ السلام حاضر ہو گئے اور ان منکر و کلیر سے کہا: اس مر دسے دور ہو جاؤ، یہ دشمن نہیں ہے، وہ ہمارے دشمنوں میں سے نہیں ہے، اس کی اسی طرح تربیت ہوئی ہے اس کا عقیدہ کامل نہیں ہے چونکہ اس کو تعلیم نہیں مل یائی تھی۔

حضرت نے ان دونوں فرشتوں کو واپس کردیا اور حکم دیا کہ دو اور فرشتے آئیں اور میرے عقیدہ کو کامل کریں، یہ جو دولوگ چوکی پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ دوفرشتے ہیں کہ جن کو حضرت نے حکم دیا ہے کہ مجھے عقائد کی تعلیم دیں۔

جب میراعقیدہ صحیح ہوجائے گاتو مجھے اس دالان کو طے کرکے اس باغ میں داخل ہونے کی اجازت ہو گی۔

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہونجنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۲۹

یہ خواب؛ مستضعفین کی مدد اور ان کی معافی، برزخ کے تکامل اور دوسری بہت سے مطالب کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عالم قبر میں عقیدہ کے بارے میں سوال کرنے یر بھی دلالت کرتا ہے۔

یہ خواب؛ان جیسے خوابوں کی طرح ہے کہ جن کو ہم ان بحثوں میں ذکر کریںگے اور اسی زمانے میں مسلمُ الو قوع واقعات میں سے ہے۔

عالم برزخ میں ناقصہ نفوس کا تکامل

اوراسی بنیاد پران ناقصہ نفوس کی تکمیل کے متعلق کہ جواس دنیا سے رحلت کر گئے اور اپنی فعلیت کے مقام تک نہیں پنچے ہیں، روایتیں وارد ہوئی ہیں کہ مومنین کے وہ بچ کہ جو بچپنے میں اس دنیا سے چلے گئے، عالم برزخ میں کہ مومنین کے وہ بچ کہ جو بچپنے میں اس دنیا سے چلے گئے، عالم برزخ میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام یا حضرت فاطمہ زمراسلام اللہ علیہا کی زیر میں رہیں گے۔

شخ صدوق اپنی کتاب "امالی" میں ایک طولانی روایت کے ضمن میں کہ جو حضرت رسول خدا اللہ ایک ایک معراج کے بارے میں ہے، اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمٰن بن غُنم سے اس فقرہ کو بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ:لَهَا أُسْرِىَ بِالنَبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ،مَرَ عَلَى شَيْخٍ قَاعِد تَحْتَ شَجَرَة وَ حَوْلَهُ أَطْفَالٌ.

فَقَالَ رَسُولٌ الله صَلَى اللهُ عَلَيْه وَءَاله:مَنْ هَذَا الشَيْخُ يَا جِبْرَئِيلُ؟ قَالَ:هَذَا أُبُوكَ إَبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَلاَمُ. قَالَ:هَمَا هَوُلاَء الأطْفَالُ حَوْلَهُ؟

۱۵۰/ معاد شناسی - تیسری جلد

قَالَ: هَوُلاَء أَطْفَالُ الْمُوْمنينَ حَوْلَهُ يَغْدُوهُمْ. '

"كَهْتِ بِين جب رسول خدالتُّهُ النِّهُ النَّهُ اللَّهُ معراج ير كُنَّه، تو ان كا كُرر الك بوڑھے شخص کے پاس سے ہوا کہ جو ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھااور اس کے ارد گردیجے جمع تھے۔

ہے؟ جناب جبرائیل نے کہا: یہ شخ آ پ کے داداابراہیم ہیں۔

رسول خدالتُّ اللهِ إِلَيْهِ فِي سوال كيا: يه بيح كون ميں كه جو ان كے اطراف میں جمع ہیں؟

جبرائیل ٹنے کہا: یہ مومنین کے بیجے ہیں کہ جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام كھاناديتے ہيں۔"

مجلسی رضوان الله علیہ نے "تفسیر علی بن ابراہیم "سے،انہوں نے ا بینے والد سے اور انہوں نے سلیمان دیلمی سے ، انہوں نے ابو بصیر سے ، انہوں ن حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے روایت نقل کی ہے: قال:إنَّ أَطْفَالَ شِيعَتِنَا مِنَ الْمُوْمِنِينَ تُرَبِّيهِمْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَلاَمُ.

"حضرت نے فرمایا: بیشک ہمارے شیعہ مومنین کے بیوں کی تربیت حضرت فاطمه زمر اسلام الله عليها كرتي ہيں۔"

ا بحار الانوار ، ج٦٠ ، ص٢٢٩ ـ امالي ، صدوق ، ص٢٦٦ تا ٢٧ ـ

۲_ بحارالانوار , ج۲ ، ص۲۲۹_

سولهوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید که جو حقائق تک پهونچنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۵۱

شيخ صدوق نے كتاب "معانى الاخبار " ميں اپنے والد سے ، انہوں نے عبد الله بن جعفر حميري سے، انہوں نے مارون بن مسلم سے، انہوں نے مُسعدة بن صدقه سے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ے، انہوں نے اینے اجداد علیهم السلام سے روایت نقل کی ہے: قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ (وَسَلَّمَ): دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ

أَكْثَرَ أَهْلهَا الْبُلْهَ٠ قَالَ: قُلْتُ:مَا الْبُلْهُ؟

فَقَالَ:الْعَاقِلُ فِي الْخَيْرِ الْغَافِلُ عَنِ الشَّرِّ، الَّذِي يَصُوْمُ في كُلِّ شَهْرِ تَلَاثَةً أَيَّامَ٠ ٰ

"حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے بير روايت اينے آباؤ اجداد سے نقل کی ہے: رسول خدالیہ ایکی نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور جنت کے اکثر لو گوں کوابلہ یایا۔

میں نے عرض کیا: اہلہ سے مراد کیا ہے؟

حضرت نے فرمایا:جواجھے کاموں میں عاقل ہواور برے کاموں سے غا فل اور مړمه پينه ميں تين دن روزه رکھے۔"

اله معانى الإخبار ، ص٢٠٣ ـ

ر سول اکرم اللہ اللہ کا فرمان: اے علی! جنت میں آپ کے لیے مُنجُ وخزانہ ہے

شیخ صدوق نے ہی "معانی الاخبار"میں اپنی متصل سند کے ساتھ

حضرت امير المومنين عليه السلام سے روايت نقل كي ہے: إنَّ رَسُوْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَاعَلَى النَّ لَکَ كَنْزاً في الْجَنَّة، وَأَنْتَ ذُو قَرْنَيْهَا، وَلاَ تُتْبِعَ النَّظْرَةَ بِالنَّظْرَةِ فِي الصَّلَوةِ ؛ فَإِنَّ لَکَ الْأُوْلَى وَ لَيْسَتْ لَکَ الْأُخِرَةُ . \

" حضرت رسول خدالتُّ غُلِيم نے فرما ما ہے: اے علی ! جنت میں تمہارا خزانہ ہے، اور تم جنت کے ذوالقرنین ہو، اور نماز کی حالت میں اگر تمہاری نگاہ کہیں پڑ جائے تواس کا پیچھانہ کرنا، کیونکہ پہلی نگاہ بخش دی گئی ہے اور دوسری نگاہ کرنے کی احازت نہیں ہے!"

صدوق رحمة الله عليه نے اس حدیث کی تفسیر و بیان میں کہاہے: "رسول خدالتُّهُ لِيَنْمِ کے قول سے مراد کہ اے علی! تمہارے لئے حنت میں خزانہ ہے، جنت کی نعتوں کی جابیاں ہیں، کیونکہ لو گوں کی عامیانہ گفتگو میں خزانہ سے مراد وہی جمع کیا ہواسو نا اور جاندی ہوتا ہے، اور لوگ خزانے کو فقرو تنگدستی کے خوف سے جمع کرتے ہیں،اور سونے وحاندی کی خاصیت ضرورت کے وقت استعال کرنے میں ہے جب کہ بہشت میں اس کی ضرورت کوئی نہیں ہے، کیونکہ وہاں فقر وفاقہ نہیں ہے، جنت ان تمام

ا_معانی الاخبار، ص۲۰۵_

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نیخے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۵۳

چيزول سے محفوظ و سالم ہے اور تمام طرح كى آفتول سے امن وامان ميں ہے، وَ فيهَا مَا تَشْتَهى الأَنْفُسُ وَ تَلَدُّ الأَعْيُنُ. (سوره زخرف كى آيت الحميں "مَا تَشْتَهيه" آيا ہے۔)

"اور جنت میں نفس جتنی بھی اشتہا کرےگا(ملے گا) اور آئھوں کی لذت کاسامان فراہم وموجود ہوگا۔"

اس بناپر، بہشت کے خزانہ سے مراد یہی چابیاں ہیں اور اس مطلب پر دلیل بیہ ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام "قسیم الْجَنَّة والنَّادِ" ہیں، علی بن ابی طالب جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں؛ اور چونکہ جنت و دوزخ کا تقسیم ہونا ایمان و کفر کی بنیاد پر ہے جسیا کہ رسول خدالی ایکی فرمایا ہے:

یَاعَلی حُبُّک اَیْمَانٌ وَ بُخْضُک نَفَاقٌ وکُفْرٌ.

"ائے علیٰ تمہار کی محبت ایمان اور تم سے دستمنی نفاق و کفر ہے۔" بس اس اصل کی بنیاد پر امیر المومنین علیہ السلام جنت وجہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

میں نے کچھ بزر گوں سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں: جنت کے خزانوں سے مراد، آپ کے وہی فرزند جناب محسن علیہ السلام ہیں ، یہ وہی سقط شدہ بچہ ہے کہ جب جناب فاطمہ زمراسلام اللہ علیہا دیوار اور در وازے کے در میان آگئیں تب حضرت محسن شکم مادر سے ساقط ہو گئے۔

وہ اس مطلب کے لئے استشاد بھی کرتے ہیں وہ یہ کہ روایت میں آیا ہے کہ: سقط ہوا بچہ غیظ وغضب کے عالم میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا

۱۵۴ معاد شناسی - تیسری جلد

اور جب اس سے کہا جائے گا کہ: جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ جواب میں کھے گا: میں تب تک واخل نہیں ہوں گاجب تک مجھ سے پہلے میرے مال باپ داخل نہ ہو جائیں۔

ایک اور استشاد کیا کہ روایت میں ذکر ہوا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ مومنین کے بچوں کی تربیت و نظارت کرنے کے ذمہ دار ہیں، وہ ان کو جنت میں اس درخت سے کہ جس کے پستان گائے کے نیستان کی طرح ہیں، دودھ اور کھانا دیتے ہیں۔

جب قیامت آئے گی ان بچوں کو لباس پہنا کر عطر لگا کر تخد کے طور پر ان کے والدین کو دیا جائے گا، اور یہ بچے جنت میں اپنے والدین کے ساتھ مالک اور بادشاہوں کی طرح ہوں گے۔

حسن و حسین علیهاالسلام عرش الهی کو د و گو شواره

لیکن رسول خدالٹی آیم کا یہ فرمان کہ آپ نے فرمایا: اے علی تم جنت کے دوالقر نین ہو،اس کا مطلب یہ ہے کہ: حسن وحسین جنت کے دو قرن ہیں؛ جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ رسول خدالٹی آیم نے فرمایا: خداوند عزوجل نے حسن وحسین کے ذریعہ سے اپنی جنت کو سجایا ہے؛ جیسا کہ ایک عورت کو دو گوشواروں کے ذریعہ زینت دی جاتی ہے۔ اور ایک دوسری روایت

سولہوس مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہو نچنے کی راہ نہیں رکھتے/ ۱۵۵

میں ہے کہ خداوندعالم نے ان دونور چیثم، کے ذریعہ اپنے عرش کو زینت دی ہے۔" ا

گویا حسنؑ وحسینؑ خداکے عرش کے دو گو شوارے ہیں۔

جب سید الشداء علیہ السلام گھوڑے سے زمین پر گرے توشا بداسی بنیاد

پرشاعرنے کہاہے:

بلند مرتبه شاهی ز صدر زین افتاد

اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

"بلند مرتبہ وعظیم بادشاہ زین سے گرا اور اگر غلط نہ کہوں تو عرش زمین پہ گراہے"

اور اس گرنے کے سلسلے سے کتناا جھا ناصر الدین شاہ نے استعارہ بیان

کیاہے:

یکتا گهری ز صدر زین افتاده

آویزه عرش بر زمین افتاده

افسوس که در معرکه کرب وبلا

از خاتم انبیاء نگین افتاده

" یکتائے گہر روزگار زمین پر گرا، عرش کا گوشوارہ زمین پر گراہے، افسوس کہ کرب وبلاکے معرکہ میں خاتم الانبیاء کا گلینہ گرگیاہے"

اسی وجہ سے روایت میں مذکور ہے:

ا_معانی الاخبار، ص۲۰۶_

قَالَ رَسُوْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ (وَسَلَّمَ):إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شَنَفَا الْعَرْشِ،وَ إِنَّ الْجَنَّةَ قَالَتْ:يَا رَبِّ!أَسْكَنْتَنِى الضَّعَفَآءَ وَ السَّلَامُ شَنَفَا الْعَرْشِ،وَ إِنَّ الْجَنَّةَ قَالَتْ:يَا رَبِّ!أَسْكَنْتَنِى الضَّعَفَآءَ وَ الْمُسَلِّكُ لَهَا:

الْمَسَاكِيْنَ!فَقَالَ اللهُ لَهَا: أَلَا تَرْجَيِنَّ أَنِّى زَيَّنْتُ أَرْكَانَكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ!قَالَ:فَمَاسَتْ كَمَا تَهَيْسُ الْعَرُوْسُ فَرَحاً. السَّلَامُ!قَالَ:فَمَاسَتْ كَمَا تَهيْسُ الْعَرُوْسُ فَرَحاً. السَّلَامُ!

"رسول خدالی فیرمایا: حسن وحسین خد ایح عرش کے دو گوشوارے ہیں، جنت نے خداسے عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے تمام ضعفوں اور مسکینوں کی جگہ قرار دیدیا ہے!

تو خداوند متعال کی جانب سے خطاب ہوا:اے جنت! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تم کو حسن وحسین سے مزین کیا ہے؟ تواس وقت جنت اپنے پر اتنا نازال ہوئی اور فخر ومباہات کیا جیسے دلہن خوشی کے مارے دم کی ہوجاتی ہے۔"

یمی وجہ ہے کہ آنخضرت کے قبل پر آسان نے خون کے آنسوں برسائے اور خاک خون میں تبدیل ہو گئی۔

امام حسین علیہ السلام کے قبل پر مٹی خون میں تبریل ہو گئ جساکہ جناب ام سلمہ سے روایت ہے کہ: رسول خدالٹی آیٹی ایک رات میرے پاس سے ایک لمبی مدت کے لئے غائب ہوگئے اور پھر جب میرے پاس آئے تو دیکھا کہ آئے خاک میں اُٹے ہوئے، بال پریثان اور ایک

ا۔ ارشاد مفید، طرف من فضائل الحسین علیہ السلام کے باب میں، ص۲۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

سولہوں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کہ جو حقائق تک یہو نحنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۵۷

حضرت نے فرمایا: اس وقت مجھے عراق کے ایک علاقے میں لے کر گئے کہ جس کا نام کر بلا ہے، وہ میرے بیٹے حسین اور میرے المبیت کے بچوں کے خون بہائے جانے کے مقام ہے، اس کو مجھے دکھایا گیا، اور میں نے ان کے خون کو جمع کر ناشر وع کر دیا، اور بیآ و دیکھو میرے ہاتھ میں خون ہے؛ اور پھر اپنے ہاتھ کو میری جانب بڑھایا اور فرمایا: اس کو لو اور حفاظت سے رکھنا! میں نے خون کو لیا اور توجہ کی کہ وہ لال رنگ کی مٹی جیسا ہے؛ اس کو ایک شیشی میں رکھ کراس کے منھ کو بند کر دیا۔

جب حسین نے مکہ سے عراق کی طرف حرکت کی تو میں ہم صبح وشام اس شیشی کو لیتی اور سو نگھتی اور آنخضرت کی مصیبت پر گریہ وزاری کرتی تھی۔

جیسے ہی محرم کے عاشورا کہ جس دن حسین شہید ہوئے، میں نے اس شیشی میں دیکھا، تو صبح کے وقت وہ لال مٹی اپنی حالت پر تھی لیکن جب دن کے اختیام پر دیکھا تو وہ تازہ خون میں بدل چکی تھی۔ ا

ا۔ارشاد مفید، طرف من فضائل الحسین علیہ السلام کے باب میں، ص ۲۷۲و۲۷-۳

Presented by Ziaraat.Com

اور محمد بن سيرين سے روايت ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہيں: آسان ميں حضرت امام حسين عليه السلام کے قتل کے بعد سرخی وجود ميں آئی ہے۔ اور وَی سعد الاسکاف،قال: قال اَبُوْ جَعْفَرِ عَلَيْهِ السَّلامُ:

كَانَ قَاتُلُ يَحْيَى بُنِ زَكَرِيًّا وَلَدَ زِنَّا، وَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ بُنِ عَلَى عَلَيْهِ السَّلامُ وَلَدَ زِنَّا، وَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ بُنِ عَلَى عَلَيْهِ السَّلامُ وَلَدَ زِنَّا، وَ لَا لَهُما.

سعد الاسکاف نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

حضرت کیجیٰ بن زکر یا علیہ السلام کا قاتل حرام زادہ تھااور حضرت امام حسین علیہ السلام کا قاتل حرام زادہ تھا، اور آسان صرف انہی دونوں کے قتل پر سرخی میں تبدیل ہواہے۔

پر سرخی میں تبدیل ہواہے۔ و رَوَی سفیان بن عُیینَه عن علّی بن یزید عن علی بن الحسین علیه السّلام قَالَ:

خَرَجْنَا مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ،فَهَا نَزَلَ مَنْزِلًا وَلَا ارْتَحَلَ مِنْهُ إِلَّا ذَكَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيًّا وَ قَتْلَهُ .وَ قَالَ بِيوْمًا:وَ مِنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللهِ أَنَّ رَأْسَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيًّا أَهْدِى إِلَى بَغِى مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

"اور سفیان بن عیبینہ نے علی بن یزید سے، اُنہوں نے علی بن الحسین علیہاالسلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہم حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ (کربلاکی جانب) روانہ ہوئے اور پھر حضرت کسی بھی جگہ نیچے نہیں اترے اور وہاں سے کوچے نہیں کیا مگر یہ کہ

ا۔ ارشاد مفید، طرف من فضائل الحسین علیہ السلام کے باب میں، ص ۲۷۳و۲۷۔ ۲۔ ارشاد مفید، طرف من فضائل الحسین علیہ السلام کے باب میں، ص ۲۷۳۔

سولہویں مجلس - ان مستضعفین افراد کی بخشش کی امید کیہ جو حقائق تک پہو نجنے کی راہ نہیں رکھتے / ۱۵۹

آپ کی زبان مبارک پر بیخلی بن زکریا اور ان کے قتل کا ذکر تھا اور ان کو یاد کرتے رہتے تھے اور ایک دن فرمایا: دنیا کی پستی یہ ہے کہ بیخلی بن زکریا کا سربنی اسرائیل کے ایک حرام زادہ کو تحفہ کے طور پر دیا گیا۔"

ستر ہویں مجلس

عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے رابطے کی کیفیت اَعُوذُ بِالله منَ الشَيطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ الله الرَّحمنِ الرَّحيمِ

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمَٰيْنَ ۖ وَلَا حَوْلَ وَلاَ قُوِّةَ الَّا بِاللهِ الْعَلِّي الْعَظَيْمِ. وَصَلَى اللهُ عَلَى مُحمد وآلهَ طاهرين مُحَمَّدْ وَّآلهِ اَلطَّاهِرِيْنَ وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى اعْدَائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ مِنَ اِلْاَنَ الَی قِیَامِ یَوْمِ الَّدِیْنِ

عَلَى اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ مِنَ الْآنَ الَى قَيَامِ يَوْمُ الَدُیْنِ ٰ عَلَى اللهُ وَاللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَ سَتُرَدُونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَهَادَةِ فَيُنَبَّكُمْ وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَ سَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَهَادَةِ فَيْنَبَّكُمْ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَهَادَةِ فَيْنَبَّكُمْ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَهَادَةِ فَيْنَبَّكُمْ عَاكُونَ تَعْمَلُونَ."

یہاں پر ہماری گفتگو عالم ملکوت کی موجودات کے عالم ملک کی موجودات رجو عالم ملک کی موجودات رجو عالم ملکوت اعلیٰ کی موجودات (جو عالم اسماء اور صفات کلی الہی ہیں) اور مقدس ارواح و مجرد نفوس کے عالم ملکوت اسفل کی موجودات (جو عالم مثال اور صورت ہے) پر تاثیر کی کیفیت اور پھر آخرکار مثالی موجودات کی عالم مُلک اور ناسوت (جو عالم طبیعت اور مادہ ہے) پر

ا- مذ کوره مطالب ستر ہویں ماہ رمضان المبارک بر ۱۳۹۱ ہے کو بیان ہوئے ہیں۔ ۲۔ سورہ توبہ آیت ۵۰۱۔ تا ثیر کی کیفیت کے بارے میں ہے اور یہ گفتگو نہایت ظریف اور دقیق ہے لیکن جتنا ممکن ہوگاہم ان مطالب کو آسان اور سادہ زبان میں بیان کریں گے۔ اور آخر کاریہاں پر انسان کے نفس کے اس کی برزخ اور مثال سے تعلق کی کیفیت اور انسان کی برزخ کے مادہ، طبیعت اور قبر میں وارد ہونے والے اس کے بدن سے رابطے کی کیفیت کے سلسلہ میں گفتگو ہوگی۔

توجہ رکھنا چا ہیئے کہ بدن کو جب قبر میں رکھتے ہیں تواس کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ کیا ثواب اور عذاب کا کوئی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے؟ کیا برزخی بدن کو جو ثواب یا عذاب ملتا ہے اس کے متیجہ میں بید دنیاوی بدن بھی ثواب یا عذاب محسوس کرتا ہے یا نہیں؟

البتہ یہاں پر ہماری گفتگو صرف مثالی اور برزخی بدن کے مادی بدن سے رابطے اور تعلق کے سلسلہ میں ہے کہ جو قبر میں مدفون ہوتا ہے، نہ یہ کہ کوئی فلسفی کلی گفتگو مقصود ہے۔ البتہ اس جزوی گفتگو کی خاطر مجبوراً ایک کلی گفتگو کریں گے۔

عالم مادہ کی تمام موجودات عالم ملکوت کے تحت تسلط ہیں اس کا نات میں موجود تمام اشیاء ایک مدیر ومد بر وجود اللی کے ذریعہ منظم ہیں، ہر مادی انسان کے ساتھ ایک مقرب فرشتہ ہوتا ہے جواسے پروان چڑھاتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور تمام اصناف مخلوقات جیسے حیوانات، عادات اور کا نات کی ہر مخلوق کی یہی کیفیت ہے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / <u>۱۲۵</u>

بطور کلی تمام عالم شہود وشہادت جو عالم ظاہر اور عالم مُلک ہے، ایک عالم ملکوت کے زیر نظر ہے اور وہ عالم ملکوت، حقیقی، معنوی اور باطنی عالم ہے۔
اُس عالم کی قدرت و عظمت اِس دنیا سے زیادہ ہے اور وہ عالم اس عالم کی موجودات کی اپنے ضوابط و قواعد اور ار ادے کے مطابق تربیت کرتا ہے، اُن موجودات کو ملا تکہ کہا جاتا ہے ملا تکہ کی تعداد قابل شار نہیں ہے۔ اس عالم اور عالم مُلک میں موجود ذرات کے برابر ملا تکہ ہیں! آسان سے نازل ہونے والے بارش کے ہم قطرہ کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جو اس کو آسان سے زمین پر لانے اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

زمین سے اگنے والی ہر گھاس وہریالی اور پیدا ہونے والا ہر دانہ کہ جو
زمین سے نکاتا اور پروان چڑھتا ہے چاہے وہ اسپند کا ہی دانہ کیوں نہ ہو، جیسا
کہ روایات میں ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے
کہ جو الٰہی نظام اور اصول کے مطابق اس چیز کی حفاظت کرتا ہے کہ جس پر
مامور ہے کہ اس کوپروان چڑھائے اور اسے تیار کرے اور اس کے کمال کی
منزل تک پہونچنے تک اس کی حفاظت کرے اور اس کی بقا، رشد و نما کے سلسلے
میں ذرہ برابر بھی کوتا ہی نہ کرے۔

تمام چلنے والی ہوائیں بلکہ مرفتم کی ہوائیں، شالی ہوا، جنوبی ہواشام کی ہوا ہوں یا باد غضب، ہوا ہو یا باد غضب، سب کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔ رحمت کی ہوا ہویا باد غضب، بلاک کرنے والی اور مسموم ہوا ہویا سکون بخش و نشیم۔ بارش، برف اور اولوں

کے بادل، سب کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔ یہ سب فرشتے، مختلف قتم کی ذمہ داریوں پر مقرر ہیں جوان کی قدرت اور خداداد صلاحیتوں کے مطابق مختلف ہیں۔

انسان کی حیات کے مختلف مرتبے، ہاضمہ، غذائیت، رشد دینے والی قوت، رفع کرنے والی، جذب کرنے والی، دور کرنے والی، تبدیل کرنے والی تمام قوتیں مختلف ملائکہ کی تدبیر اور نظام کے تحت نظر ہیں۔

یہ ایک فلسفی واقعیت کی بنیاد پر ایک حقیقت ہے یعنی قدرتی اور مادی دنیا کی موجودات، عالم مثال وصورت کے تحت قدرت ہیں اور وہ سب، عالم ملکوت اعلیٰ اور عالم نفس کی موجودات کے تحت نظر ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ اساء اور الہی صفات سے ہوتا ہوااسم اعظم خدائے متعال تک پہونچتا ہے۔

نفس کا جسمانیة الحدوث وروحانیة البقاء ہونے کااصالة المادہ سے کوئی ربط نہیں ہے

بنابرین وجود کا نور سب سے پہلے خداوند عالم کی مقدس ذات سے تنزل حاصل کرکے، اساء اور صفات کے مراحل سے گزرتا ہوا بتدر ت عالم امکان کے مختلف مراتب یعنی مجر داور مثالی موجودات میں ہوتا ہوا اور پھر مادی اور جسمانی موجودات میں ظاہر اور متجلی ہوتا ہے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ١٦٧

اییا نہیں ہے کہ دنیا میں موجود قوتوں کا نقطہ آغاز، طبیعت اور مادہ ہے اور مادہ ہے اور مادہ ہے اور پھر ترقی ہوتی ہے عالم مثال اور صورت کی طرف اور عالم نفس اور مجرد کی طرف آگے بڑھتا اور ارتقاء یاتا ہے، یہ ایک غلط تصور ہے۔

یہ نظریہ فلاسفہ مادیون کی بنیاد پر ہے جو مادہ کے اصل ہونے کے قائل بیں اور روح وملکوت کو مادہ کا کمزور اثر اور اس کا سابیہ سمجھتے ہیں۔ در حقیقت ان کے مکتب فکر کو مکتب "اصالة المادہ "کا نام دیا جاسکتا ہے۔

لین الهیون کامکت، مکت اصالة الله، اصالة التوحید اور اصالة المعنی ہے کیونکہ اس مکت میں سب سے پہلا وجود خداکے لئے ہے جو کہ مجر د، بسیط اور لا محدود ہے، اور وہ اپنی قدرت، عظمت، علم اور حیات کے اعتبار سے لا محدود ہے، وہ اپنی ذات میں مستقل ہے اور پھر اس وجود مقد س کے بعد، مجر داور غیر مجر د، روحانی اور مادی مخلو قات وجو د میں آتی ہیں اور وہ بھی محض ارادے کے تحت خلقت کی صورت میں نہ کہ پیدا کرنے یا نکالنے کی صورت میں۔ اور یہ گفتگو، صدر المتالمین کے مادی موجودات کے سیر و تکامل سے مجر د موجودات کے سیر و تکامل سے مجر د موجودات تک کے متعلق نظر مہ سے بالکل مختلف نہیں ہے۔

نفس کے سلسلہ میں صدر المتالهین قائل ہیں کہ اس کا آغاز (مبدا) جسمانی ہے اور انجام روحانی ہے:

۱۲۸ معاد شناسی - تیسری جلد

الَّنفْسُ جِسْمَانِيَّةُ الْحُدُوْثِ،رَوْحَانِيَّةُ الْبَقَاء.

ا۔ اس نظرید کو صدر المتالمین نے ثابت کیا ہے اور حرکت جوہری کے نظرید پر (جو کہ ایک مدلل و مسلم مسلم امر ہے) قائم ہے اور آیات قرآن کریم وروایات معصومین علیم السلام سے بہت ظرافت کے ساتھ یہ مفہوم ثابت ہورہا ہے۔ قرآن مجید انسان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الانسانَ من سلالة من طین * ثمَّ جَعلناهُ نُطفَة في قَرارِ مَکینِ * ثُمَّ خَلَقْنَا النَّطفَة عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلقَة مُضغَةً فَخَلَقْنَا الْمُسَعِّة عِظاماً فَکَسُونَا الْعِظامَ لَحَماً ثُمَّ أَنشأَنَهُ خَلَقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسنُ الخَالِقِينَ (رورهُ مومنون، آیت ۱۲–۱۲)

اور عارف شاعر جلال الدين رومي نے اپني مثنوي ميں كياَ خُوب بيان كيا ہے:

و ز هَا مُردم بحیوان سر زدم پس چه ترسم کی زمردن کم شدم تا بر آرم از ملایک بال و پر کُلُ شَیء هالک الّا وَجْهَهُ آنچه انذر وَهُم ناید آن شوم گو یدم که انًا آلیه رَاجعون

از جمادی مُردم و نامی شدم مُردم از حیوانی و آدم شدم حمله دیگر بیمرم از بشر و ز مَلک هم بایدم جستن زجو بار دیگر از مَلک قربان شوم پس عدم گردم عدم چون ارغنون

(میں مٹی کے جمود سے نمو و رشد کی منزل میں تبدیل ہوا، اور نامی مخلوق سے فنا ہو کر حیوان بنا، اور حیوان بنا، اور حیوانیت سے فنا ہو کر انسان بنا، تو پھر اب مجھ کو مرنے اور فنا ہونے سے کماخوف ہے چو نکہ مرنے سے

ستر ہوس مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۲۹

مادی موجودات کاسیر تکامل مجرده موجودات کے ذریعہ
انسان کے تکامل اور ترقی کاسفر، مادی مراحل سے معنوی و روحانی
مراحل کی جانب ہے؛اور حرکت جوہری کی بناپر یعنی جوہر خود اپنی ذات اور
استعداد کی بنیادپر اپنے وجود میں ہی متحرک ہیں اور پھر لباس مادیت کو اتار نے
استعداد کی بنیادپر اپنے وجود میں ہی متحرک ہیں اور پھر لباس مادیت کو اتار نے
اور متعدد لباس تبدیل کرنے کے بعد مقام تجرد کو حاصل کرتے ہیں۔
ابو علی سینااور فلفہ اللہیات کے قدیمی علماء معتقد تھے کہ نفس ازل سے
طلق ہوا ہے اور اپنے افعال کو انجام دینے کے لئے بدن سے تعلق پیدا کرتا ہے
لیمن صدر المتالمین نے حرکت جوہری کے ذریعہ سے ثابت کیا ہے کہ
نفس اپنی پیدائش اور اپنے وجودی ماہیت کی اصل میں ہی بدن کا محتاج ہوتا ہے
اور ذاتی طور پر بدن کے ساتھ وجود میں آتا ہے۔ انسان ایک ایساتدر یکی وجود
سے جو ابتدا میں مادہ ہے اور اس کی انتها عقل ہے۔ انسان ایک ایساتدر یکی وجود

کوئی کمی نہیں آتی، اب میں اگلے مرحلے میں انسان کی حیثیت سے مروں گاتا کہ فرشتوں کی طرح بال و پر رکھ سکوں، اور حق تو یہ ہے کہ مجھ کو فرشتوں سے بھی آگے نکانا چاہیے، اگرچہ مرچیز کے لیے فنا ہے سوائے وجہ الدی کے، پھر میں فرشتوں سے بھی آگے نکلوں گااور تقرب حاصل کروں گااور اس مقام پر پہنچوں گاکہ جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، اس طرح ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا ہوا آگے بڑھوں گا اور آخر کار مرچیز کو خداوندعالم کی جانب بلٹنا ہے) تیسری جلد منثوی طبح میر خانی، ص/۱۹۹ ورپوری کتاب کے صفح ۲۰۰۰۔

۱۷۰ معاد شناس - تیسری جلد

شروع ہوتا ہے کہ جو صرف ایک ذرہ ہے اور پھر احساس ، خیال اور وہم کے مراحل اور منزلوں سے گزرتے ہوئے عقل کے مرتبہ تک پہونچتا ہے اور پھر مجر دہو کر ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

انسان کا نفس جنین کے مانند ہے جو رحم میں ہوتا ہے یا بادام اوراخروٹ کی گری کی طرح ہے کہ جواپنی خلقت کی ابتدامیں اپنے چھکے سے چپکا ہوا ہوتا ہے اور پھر اپنے بدن کے ہمراہ وجود پاتا ہے ، پھر اپنے کمال کی منزل کی جانب سفر کرتا ہے اور پھھ مدت تک بدن کے ساتھ رہتا ہے اور پھر اپنے کمال کی منزل کی جانب سفر کرتا ہے اور پھھ مدت تک بدن کے ساتھ رہتا ہے اور پر ہم اپنے کمال کے حصول کے توسط سے خود کفیل ہوجاتا ہے اور بدن سے بے نیاز ہوجاتا ہے اور بادام واخروٹ کے تیل کی مانند الگ ہوجاتا ہے یااس حیوان کی مانند جو اپنی کھال کو تبدیل کرتے ہیں، بدن کے لباس کو اتار کر بغیر مادہ لیعنی بغیر بدن کے زندگی بسر کرتا ہے اور حالت مجردی اختیار کرلیتا ہے۔

چونکہ خود صدر المتالمین (جو فلاسفہ اللہیات کے اساتذہ میں سے بلکہ بانی و موسس ہیں) بھی عالم ملکوت کے عالم ٹلک پر غالب اور حاوی ہونے کے قائل ہیں اور اس نظریہ کے مطابق اس دنیا کا مر ذرہ معنوی اور روحانی قوتوں کے تحت نظر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہی آب وگل جو انسان کی خلقت کی ابتد اہے، الہی اساء اور صفات کے مثالی، نفسی اور مجرد موجودات کے ارادہ اور اختیار میں ہوتا ہے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را<u>لطے</u> کی کیفیت / <u>اےا</u>

مادی موجودات اپنے تمام اسباب وعلل کے ساتھ ملکوتی طاقتوں کے تحت سرگرم عمل ہیں

مقصدیہ ہے کہ یہی مادی وجود جو انسان کی خلقت کا آغاز ہے خود رفتہ رفتہ اپنے کمال کی طرف پڑھتا ہے یہاں تک کہ تجرد اور معنویت کے مرحلہ تک بہونچ جاتا ہے، اور مرحال میں وجود، علم، قدرت اور تمام جہات سے اپنے اوپر کے عالم کے زیر کفالت اور تحت حفاظت ہوتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہاجائے کہ قوس نزول یعنی بتدائے خلقت سے ہی نیچ و سطی منزل سے بلندیوں کی طرف عروج اور سفر کہ جوانا للہ و انا الیه داجعون ہے، کا لازمہ اور بتدائے خلقت سے قوس نزول "اظلم العوالم" کی جانب کہ جو لینی محض مادہ، هیولی اور استعداد و خالص صلاحیت و قابلیت ہے، کالازمہ یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کانور وجود، اعظم اساء الہید کے قابلیت ہے، ملکوتی تجرد کے مراتب اور پھر عالم مثال اور اس کے بعد عالم ملک کی مزتب سے ملکوتی تجرد کے مراتب اور پھر عالم مثال اور اس کے بعد عالم ملک کی مزل کی طرف منزل کی طرف نازل ہوا اور عالم مادہ اور بے شعور، لاعلم اور بدون قدرت ہوئی خلمتکدہ سے آہتہ آہتہ ترقی کرتے ہوئے وحدہ لا شریک کی طرف سفر کرتا ہے اور یہ مفہوم متحقق نہیں ہو سکتا مگریہ کہ وہ لاشعور اور بلاار ادہ مادہ اور وہ ہولی (جو محض استعداد اور انسان کی خلقت کا نقطہ آغاز صرف ایک صلاحیت و قابلیت کی حیثیت رکھتا تھا) عوالم تجرد اور ملکوت کے زیر سرپرستی ادارہ ہو۔

اس کا مطلب ہے ہوا کہ انسان کے نفس کا چِسْمَانیْ الْحُدُوْثِ، دَوْحَانیَّهُ الْبُقَاءِ ہونے کااصالت المادہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بعض افراد نے روایات اور آیات میں ملائکہ کے مدیر اور محافظ ہونے کے بارے میں دیکھا یا سنا تواس بات کے تجزیہ کی منزل میں اپنی روشن فکری کے بارے میں دیکھا یا سنا تواس بات کے تجزیہ کی منزل میں اپنی روشن فکری کے سایہ میں ہے کہنا چاہا کہ اس فرشتہ سے مراد جو زمین پر بارش کے قطرات کو نازل کرتا ہے؛ وہی اس قطرہ کی حیات اور زندگی ہے اور اس کی خاصیت ہے جواس کے اندر موجود ہے بااس سے مراد زمین کی کشش ہے۔

بجلی کی چبک اور بادل وہواؤں کا چلنا، یہ سب قوت دافعہ و جاذبہ اور فیر کی خاصیت کے ذریعہ سے ہے، اور بعض او قات کیمیائی خصوصیت کی وجہ سے ہے کہ جو اس طرح کی چیزیں وجود میں آتی ہیں، خلاصہ یہ کہ قد کی زمانے میں قوت جاذبہ و دافعہ اور فیزیک و کیمیائی مسائل کو کوئی نہیں جانتا تھا لہٰذا مادی چیزوں کے وجود میں آنے کی علت کو فرشتہ اور جن وغیرہ سے روایات وآیات میں تعبیر کیا گیا ہے۔

حالانکہ یہ نظریہ غلط ہے۔

البت تمام مادی اشیاء کے لئے مادی اسباب و علل ہیں، بجل کی چک، بادل، بارش،اولا، قوس و چاند وسورج کا گر ہمن وغیرہ کی قدرتی و طبیعی علتیں اور شر الط ہوتی ہیں اور ان اسباب و علل کی وجہ سے ہی وجود میں آتی ہیں اور ان میں ایک موثر جہت، قوت جاذبہ اور دافعہ ہے۔لیکن یہ مادی

ستر ہویں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۷۳

قوتیں واسباب وعلل خود معنوی اور روحانی قوتوں کے تحت نظر ہیں، زمین کی کشش (جاذبہ) بھی ملکوتی قوتوں کے زیر نظر ہے۔

تمام مادی اشیاء که جن کو انسان محسوس کرتا ہے اپنے تمام مادی علل واسباب کے ساتھ کہ جن کا ادراک انسانی حواس کے ذریعہ نہیں ہو پاتا، جیسے سینٹیک از جی، کرنٹ، نور اور فضاؤں میں جری ہوئی وہ امواج جو دکھائی نہیں دیتیں جب کہ پوری کا نئات میں بھری پڑی ہیں، سب مادی ہیں اور الہی فرشتوں کی ملکوتی قوتوں کے تحت نظر سرگرم عمل ہیں؛اور یہی ہماری گفتگو کامقصد ہے۔

صحیفہ سجادیہ کی تیسری دعامیں مقرب ملائکہ وحاملان عرش کے اصناف اور انواع کو بیان کیا گیا ہے اور زمین و ہوا و فضایر مامور ملا ککہ کے اقسام کا ذکر ہے اور جبر ئیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت اور ان کے معاونین اور منکر و نکیر اور رومان کہ جو فتان قبور ہے ، کا تذکرہ ہے۔

طیب وطام موجودات سے فرشتوں کا اور کثیف و خبیث

موجودات سے جنوں کارابطہ ہے

اس سے بڑھ کر، اس دنیا کی طیب وطاہر اور روحانی موجودات، اوپر کی دنیا کے فرشتوں کے رابطے میں ہیں، اور فرشتے بھی اس دنیا کی طیب و طاہر موجودات سے انس، رغبت اور عشق پیدا کرتے ہیں؛ مثلًا رحمت کے ملائکہ، صاف گھر، کمرہ اور صاف ویا کیزہ انسان کو پیند کرتے ہیں، طہارت، وضو اور

۱**۷/۷** معاد شناسی - تیسری جلد

عنسل کو پیند کرتے ہیں، سفید لباس، عطر اور خوشبو سے محبت کرتے ہیں اور جہال بھی خوشبو ہوتی ہے۔ تلاوت قرآن کو پیند جہال بھی خوشبو ہوتی ہے وہاں ان کی توجہ ہوتی ہے۔ تلاوت قرآن کو پیند کرتے ہیں۔امام، پیغیبر اور ولی خداکے گھروں کو پیند کرتے ہیں اور وہاں نازل ہوتے ہیں۔

اگرچہ ملائکہ ملکوتی مخلوق ہوتے ہیں اور ملکوتی مخلوق مادہ سے عاری ہوتے ہیں اور الکوتی مقدار، کیفیت، زمانہ اور ہوتے ہیں اور اسی طرح مادہ کے لوازمات سے بھی، مقدار، کیفیت، زمانہ اور مکان کے لحاظ سے۔ لیکن وہ ملکوتی مخلوقات اس دنیا سے ایک رابطہ برقرار کرسکتی ہیں اور اس عالم مُلک سے ایک نسبت اور جہت اختیار کر سکتے ہیں جس طرح ہر ملکوتی موجود کہ جس کا تجرد کم ہو اور پر وردگار کے جزئی اساء میں سے ہو اور اس عالم سے نزدیک ہو،وہ بغیر کسی واسطہ کے اپنے معنوی رخ کی بدولت اس عالم ملک کو چلاسکتا ہے۔

رحمت کے ملائکہ، اس دنیا کی طیب وطاہر موجودات سے قربت اختیار کرتے ہیں اور اس کے برخلاف ظلمت و تاریکی سے متنفر ہوتے ہیں، جس کمرہ میں مُجنب انسان ہو اس میں فرشتہ داخل نہیں ہوتے، جس جگہ کوئی مجسمہ یا جاندار کی تصویر ہو وہاں فرشتہ نہیں آتے، جس گھر میں ستے ہوں یا شراب نوشی ہوتی ہو یا موسیقی کے سازوسامان ہوں، جواکے اسباب ووسائل ہوں، فرشتہ داخل نہیں ہوتے۔ فرشتہ داخل نہیں ہوتے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۷۵

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملا تکہ وضو، عسل، سفید لباس، عطر ہیں، بلکہ فرشتہ ایک معنوی مخلوق ہے اور عطر وغیرہ مادی عناصر ہیں، لیکن اس ملکوت اور اس مادہ کے در میان رابطہ ہے کہ وہ معنوی مخلوقات پاک مقامات، عطر، سفید لباس اور قرائت قرآن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس جن و شیاطین اس کا نئات کے فاسد و کثیف مخلوقات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، کوڑا کر کٹ کے ڈھیر و متعفن مقامات کو پیند کرتے ہیں، جس مقام پر زنا، معصیت، شراب خواری، متعفن مقامات کو پیند کرتے ہیں، جس مقام پر زنا، معصیت، شراب خواری، متا ہو یا کسی جاندار کی تصویر ہو وہاں اجنہ داخل ہوتے ہیں اور ملک باہر نکل جاتے ہیں یہ عالم ظامر اور عالم معنوی کے در میان رابطہ کا ایک طریقہ ہے۔ دوایات میں بیان کیا گیا ہے کہ اپنے ناخون کاٹو کیونکہ اس کے نیچ اجنہ کو ایت میں اور وہ شیاطین و اجنہ کا مرکز بن جاتا ہے، اپیالی کے دستہ کی طرف سے یانی نہ بیو کیونکہ وہ اجنہ کا مرکز بن جاتا ہے، اپیالی کے دستہ کی طرف سے یانی نہ بیو کیونکہ وہ اجنہ کا مرکز ہے کوڑے دان کو رات میں گھر

۱۷۷ معاد شناسی - تیسری جلد

میں نہ رکھیں یا اگر رکھیں تو کسی چیز سے ڈھانگ دیں تاکہ اجنہ اس میں جمع نہ ہوجائیں۔

جن اور ملكوتى موجودات كى غلط تفسيري

بعض افرادیہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے تمام عالم ملک و ملکوت میں غور و فکر کرکے اسے مادی علوم کے تحت کر لیا ہے اور کیمیائی و طبیعاتی لیبوریٹر یوں میں تجزیہ و تحلیل کیا ہے اور کہتے ہیں کہ جن سے مراد جراثیم ہیں، وہ بڑھے ہوئے ناخون کے ینچے جمع میل ہے، مٹی کے برتن جراثیم کا محل اجتماع ہے، پیالی کے دستہ کی طرف میل جمع ہوجاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ جگہ جراثیم پیالی کے دستہ کی طرف میل جمع ہوجاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ جگہ جراثیم سے پُر ہوجاتی ہے کوڑے کے ڈھیر جراثیم کا محل اجتماع ہیں جس کو روایات میں جن سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یہ ایک غلط تفییر و تاویل ہے جیسے مادہ پرست افراد نے اپنی طرف سے
بیان کی ہے، یہ جن نہیں بلکہ جراثیم ہیں اور جراثیم خود ایک مادی مخلوق ہیں۔
اور جو مخلوق فہم و شعور رکھتی ہے اور شیطنت کو بروئے کار لاتی ہے وہ ایک
برجنس اور فاسد مخلوق ہے جو اس عالم کی فاسد و خراب چیزوں جیسے میل،
گندگی اور جراثیم وغیرہ سے انسیت رکھتی ہے اور ان سے رابطہ بر قرار کرکے
متعفن جگہوں پر جاتی ہے، سیاہ لباس کو پیند کرتی ہے وہ مخلوق جن ہے اسی
گندگی روایات میں سیاہ لباس کی شدید کراہت وارد ہوئی ہے کیونکہ سیاہ

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / <u>۱۷۷</u>

لباس اہل جہنم کا پہناوا ہے اسی لیے انسان کے سفید لباس زیب تن کرنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے کیونکہ سفید لباس فرشتوں کا پہناوا ہے۔

جن؛انسان کی طرح فہم وشعور رکھنے والی مخلوق ہے اور انسان سے کافی کمزور ہے کیونکہ اس کی خلقت دخان یعنی گیس، دھواں وبھاپ سے ہوئی ہے للذا وہ عام بصارت سے دیکھے نہیں جاسکتے۔ گناہ، شراب،زنا و قمار بازی، چغلخوری، بدز بانی،غیبت، کثیف و متعفن مقامات میں داخل ہونے سے انہیں سرور حاصل ہو تا ہے اور بے حجاب خوا تین اگرچہ وہ گھر میں ہی کیوں نہ ہوں جن انہیں پیند کرتے ہیں حالانکہ یہ تمام باتیں کافر جنوں سے متعلق ہیں۔ کیونکہ جن بھی انسانوں کی طرح مسلمان اور کافر ہوتے ہیں جسے قرآن میں۔ کیونکہ جن بھی انسانوں کی طرح مسلمان اور کافر ہوتے ہیں جسے قرآن میں بعض حالات کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح با حجاب خواتین کو دیھ کر فرشتے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مسرور ہوتے ہیں ، جس گھر میں ایسے صفات کی خواتین موجود ہوتی ہیں وہاں وہ نازل ہوتے ہیں اور جناتوں کے لئے اس گھر میں کوئی جگہ باقی نہیں بچتی۔

قرآن کریم کے نقطہ ُ نظر و عقلی و فلسفی بحثوں اور روایات میں وارد آئمہ معصومین علیم السلام کے اقوال سے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ عالم قدس و مجر دکی عقلانی، روحانی و ملکوتی مخلوت اس عالم کے تمام امور کی حفاظت کرنے والی، تربیت کرنے والی اور تدبیر کرنے والی ہے۔

قرآن کی وہ آیتیں کہ جو عالم طبیعت ومادہ پر ملائکہ کی تاثیر پر دلالت
کرتی ہیں:قرآن کریم کے نقطہ نظر سے اس سلسلے میں بہت سی آیتیں شاہد ہیں
ان میں سے بعض آیات کو بطور نمونہ ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔
جو فرشتے اس عالم کے امور کی تدبیر میں مصروف ہیں ان کی
قشمیں

ا-"وَ النَّازِعَاتِ غَرْقاً وَ النَّاشِطَاتِ نَشْطاً وَ السَّابِحَاتِ سَبْحاً فَالسَّابِقَات سَبْعاً فَالمُدَبِّرَات أَمْراً" أَ

ان فرشتوں کی قسم جو امور کائنات کے سلسلے میں امر خدا پر اپنی تمام شدت وجدت کے ساتھ وظیفہ کو انجام دینے کے لئے اس عالم میں آتے ہیں۔
ان فرشتوں کی قسم جو خطاب کے ساتھ ہی اپنے وظیفہ کو انجام دینے کے لئے نکل پڑتے ہیں۔ ان فرشتوں کی قسم جو اپنی منزل سے نکلنے کے بعد تیزی کے ساتھ اپنے وظیفہ کو انجام دینے کے لئے آگے بڑھتے اور مقصد تک پہنچتے ہیں۔
ساتھ اپنے وظیفہ کو انجام دینے کے لئے آگے بڑھتے اور مقصد تک پہنچتے ہیں۔
ان فرشتوں کی قسم جو قضائے الہی کے مطابق اپنے وظیفہ کو انجام دینے کے لئے ان فرشتوں پر سبقت حاصل کرتے ہیں جنہیں صریحی حکم نہیں دیا گیا اور اپنے وظیفہ کو حتی طور پر انجام دیتے ہیں۔ ان فرشتوں کی قسم جو فرشتوں پر سبقت حاصل کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کی قسم جو فرشتوں پر سبقت حاصل کرنے ہیں۔ ان فرشتوں کی قسم جو فرشتوں پر سبقت حاصل کرنے ہیں۔ ان فرشتوں کی قسم جو فرشتوں پر سبقت حاصل کرنے ہیں۔ ان فرشتوں کی تدبیر کرتے ہیں۔ ا

ا ـ سورهٔ نازعات، آبات ۱ - ۵ ـ

۲ - بیا علامہ طباطبائی کی تفشیر سے اقتباس سے (تفسیر المیزان ،ج۲۰، ص۲۸۲)

ستر ہوس مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / <u>۱۷۹</u>

٢-"وَ قَالُوا اتَّخَدَ الرَّحْمَانُ وَلَداً سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مَّكْرَمُونَ لاَيسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ" لاَيسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ"

لوگ کہتے ہیں کہ خداوند رحمان نے فرشتوں کو اپنا بیٹا قرار دیا ہے جبکہ پروردگار اس سے پاک و منزہ ہے بلکہ فرشتے خدا کے مکرم وبزرگ بندے ہیں جو قول میں خدایر مقدم نہیں ہوتے اور فقط امر خدایر عمل کرتے ہیں۔
٣-"قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوْا لِّجِبْدِیْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَی قَلْبِكَ بِإِذْنِ الله" اللہ "کو بیٹیک اے پیغمبر الٹی آلی کہہ دیجئے کہ کون ہے جو جرائیل کا دشمن ہو؟ بیٹیک جبر ئیل نے قرآن کو اذن خدا سے آپ کے دل پر نازل کیا۔

٣- "قُلْ نَزَّلُهُ رُوْحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِكَ بِالحْقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ ءَامَنُوا وَ هُدًى وَ يُشْرَى لِلْمُسْلِمِيْنَ " " هُدًى وَ يُشْرَى لِلْمُسْلِمِيْنَ " "

اے پیغمبر الٹیٹائیلم کہہ دو کہ قرآن کو روح القدس نے اپنے پروردگار کی جانب سے حق کے ساتھ نازل کیا تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں ثابت قدم رکھیں اور یہ مسلمانوں کے لئے ہدایت وبشارت قراریائے۔

4-"نَزَلَ بِهِ الرَّوْحُ الأَمِيْنُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ" تَ تَرُآن كُوروح الأمِين فَي آپ كے قلب پر نازل كيا تاكه آپ لوگوں كے لئے نذير قرار پائيں۔

ا ـ سورهٔ انساء ، آیت ۲۷ ـ ۲۷ ـ

۲_سورهٔ بقره ، آیت ۹۷_

۳ ـ سورهٔ نحل، آیت ۱۰۲ ـ

۴_سورهٔ شعراه ، آیت ۱۹۴-۱۹۳

Presented by Ziaraat.Com

خداوہ ہے جواپنے فرشتوں کے ساتھ تم سب پر رحمت نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں تاریکی سے نکال کرنور کی طرف لے جائیں۔

ك-"إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللهُ ثُمَّ استَقَمُوا تَتَنزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَئكةُ أَلا تَخَافُوا وَ لاتحْزَنُوا وَ أَبْشرُوا بِالجُنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ" لَا تَخَافُوا وَ لاتحْزَنُوا وَ أَبْشرُوا بِالجُنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ"

بیشک جولوگ کہتے ہیں کہ ہمارا پرور دگار اللہ ہے اور اسی پر ثابت قدم رہتے ہیں تو فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور عممگین نہ ہو تمہیں اس جنت کی بشارت ہو جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

^-"إِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَ لَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُجِدَّكُمْ رَبِّكُم بِثَلَاثَةُ الْاَفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ * َبِلَى إِنْ تَصْبِرُواۤ وَ تَتَّقُوْاْ وَ يَأْتُوْكُمْ مَنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُحْدَدُكُمْ رَبِّكُمْ بِخَمْسَة آلَاف مِّنَ الْمَلَائِكَة مُسَوِّمِیْنَ"

اس وقت جب غزوہ بدر میں آپ مومنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا اتنا ہی تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارے پروردگار نے تین مزار فرشتوں کے ذریعہ تمہاری مدد کی؟

ا ـ سورهٔ احزاب، آیت ۳۴ ـ

۲_سورهٔ توبه, آیت • ۳۰ سورهٔ فصلت, آیت • ۳۰ ـ

٣ ـ سورهٔ آل عمران، آیت ۱۲۴-۱۲۵ ـ

ستر ہوں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۸۱

ہاں، اگرتم صبر واستقامت سے کام لواور تقوی اختیار کرواور تمہارے دشمن اپنے تمام تر قوت اور سرعت سے ابھی پہونچ جائیں تو تمہارا پروردگار یانچ مزار نشانہ باز ملائکہ کے ساتھ تمہاری مدد کرے۔

9-"وَ الْمَلَائِكَةُ يُسبَحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ اللهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ اللهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ"

اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کی تشبیح پڑھتے ہیں اور روی زمین کے لوگوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں،آگاہ رہو کہ خداوند حقیقی مغفرت کرنے والااور مہر مان ہے۔

•ا-"قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ" ً

اے پیغیر الیہ الیہ کہہ دیجئے وہ ملک الموت تہماری روحوں کو قبض کرکے تمہیں موت کی نیند سلادے گاجو تم پر موکل کیا گیا ہے پھر تمہاری بازگشت خدا کی طرف ہو گی۔

اا-"الَّذِيْنَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائكَةُ طَيِّيِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ"

ا ـ سورهٔ شوری، آیت ۵ ـ ۲ ـ سورهٔ سجده، آیت اا ـ

س_سوره نحل،آیت س_ار

جن لو گول نے اپنی جانوں کو پاک کیا ہے جب فرشتہ رحمت ان کی روح کو قبض کرتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ لیعنی تمہارے پروردگار کی جانب سے تم پر سلام ودرود ہو۔

للَّهُمْ" الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ أَدْبَارَهُمْ" أَدْبَارَهُمْ" أَدْبَارَهُمْ" أَدْبَارَهُمْ

جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے اور روشن راہ ہدایت ہونے کے باوجود مرتد ہوگئے وہ ان لوگوں سے کہتے ہیں جو ان جھبجی ہوئی خدا کی نشانیوں کو ناپند کرتے ہیں کہ ہم بعض امور میں آپ کی اطاعت کریں گے خداوند ان کے اسرار سے واقف ہے وہ اس وقت کیا کریں گے جب غضب الہی کے ملائکہ ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چروں اور پشت پر ضرب لگائیں گے۔

اً-"وَ الْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئذِ عَلَى أَرْجَائِهَا وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئذِ تَّهَانيَةً" أَ

اس روز جب قیامت بریا ہوگی، آسان شگافتہ ہوجائے گا اور دن کی گھڑیاں ست رفتار ہوجائیں گی اس روز فرشتے آسان کے اطراف میں ہول گھڑیاں ست رفتار ہوجائیں گی اس روز فرشتے آسان کے اطراف میں ہول گئے، اس روز تمہارے پروردگار کے عرش کہ جس کو عالم وجود یا عالم مشیت الہی کے آٹھ فرشتے اپنے پرول پراٹھائے ہوئے ہول گئے۔

ا ـ سورهٔ محمد ، آیت ۲۷ ـ

٢۔ سورهُ الحاقه ، آیت کا ب

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۸۳

النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْ كُمْ نَاراً وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ يَقْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُونَ"

اے وہ لوگ جو ایمان لائے! اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے محفوظ رکھو۔ وہ الیم آگ ہے کہ جس کا ایند ھن انسان اور پھر ہیں۔ خدا نے اس آتش جہنم پر ایسے سخت دل ملا ککہ کو متعین کیا ہے جو اپنی تمام ترشدت کے ساتھ امر خدا کی ذرہ برابر مخالفت نہیں کریں گے اور جو انہیں حکم د ما جائے گا بجالا کیں گے۔

ان آیات مبار کہ میں خداوند سبحان نے مختلف اصاف ملا ککہ کی مختلف ومتفاوت ذمہ داریوں اور وظائف کو بیان کیا ہے۔

فلسفی دلیلوں کے اعتبار سے: کہتے ہیں کہ دلیل اَلْوَاحِدُ لَا یَصْدُرُ مِنْهُ اللَّا الْوَاحِدُ (ایک چیز سے صرف ایک ہی چیز صادر ہوتی ہے) اور دلیل الْوَاحِدُ لَا یُصْدَرُ اللّٰا مِنَ الْوَاحِدِ، (ایک چیز صرف ایک ہی چیز سے صادر ہوتی ہے) کا یُصْدَرُ اللّٰا مِنَ الْوَاحِدِ، (ایک چیز صرف ایک ہی چیز سے صادر ہوتی ہے) کے تمام ہونے کے بعد ہم کہیں گے کہ اسی قاعدہ کی بناپر عالم کثرت واسباب میں نور وجود ووحدت کے نزول کے لئے عکماء وعلاء نے عقول عشرہ کو بیان میں نور وجود ووحدت کے نزول کے لئے عکماء وعلاء نے عقول عشرہ کو بیان کیا ہے، عقل اول وعقل دوم وسوم و چہارم تا عقل دھم جو کہ عقل فعال کہ کہاتی ہے۔ کہاتی طرح نفوس فلکی و نفوس تحت فلک قمر ہیں؛ اور اسی ترتیب

ا ـ سورهٔ تحریم، آیت ۲ ـ

کے ساتھ اس عالم میں کثرت کی کیفیت کو ثابت کیا ہے اگرچہ عقول عشرہ اور نفوس فلکیہ کی اس کیفیت پر کوئی عقلی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ فقط ایک فرضیہ ہے کہ جس کی بنیاد پر کثیر مخلو قات و موجودات کے صدور کو علت العلل سے تصویر کشی کرتے ہوئے اثبات کیا گیا ہے للذا بعض فلسفیوں نے کثیر مخلو قات کی کیفیت خلقت کو عقول عشرہ و نفوس فلکیہ کے علاوہ دوسرے راستے سے ثابت کیا ہے جو کہ ایک دوسرے فرض پر استوار ہے۔

مثل افلاطونیہ و المُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کے بارے میں تحقیق مشرک حیات کے حامل اس عالم کے کثیر امور کی کیفیت تدبیر کو مثل افلاطونیہ کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے جو کہ مختلف جہات سے ذات باری مثال افلاطونیہ کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے جو کہ مختلف جہات سے ذات باری تعالی سے جڑی ہوئی ہیں۔ اس طرح کہ تمام مادی مخلو قات وموجودات ایک جسمانی قالب کے ساتھ ایک روحانی ومعنوی اور مادہ سے عاری وجود بھی رکھتے ہیں جو نشو نما پاتے ہیں اور اس طرح مشترک جہات وجو دمیں آتے ہیں جیسے اس عالم کے تمام انسان ایک جسمانی قالب و شکل وصورت رکھتے ہیں لیکن وہ شکل وصورت رکھتے ہیں لیکن وہ شکل وصورت میں جداگانہ جسم رکھنے کے باوجود نفس ناطقہ سے ماخوذ انسانیت کی جہت سے مشترک ہیں، اور کئی نفس ناطقہ کے حامل نوری و مجرد مخلوق ان کی جہت سے مشترک ہیں، اور کئی نفس ناطقہ کے حامل نوری و مجرد مخلوق ان کی جہت سے مشترک ہیں بغیر استثناءِ موجود ہیں جو حقیقت انسانی کالازمہ وخاصہ وہ تمام آثار کثیر افراد میں بغیر استثناءِ موجود ہیں جو حقیقت انسانی کالازمہ وخاصہ وہ تمام آثار کثیر افراد میں بغیر استثناءِ موجود ہیں جو حقیقت انسانی کالازمہ وخاصہ

ستر ہویں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۸۵

ہیں اور ان تمام خصوصیات کو نوری و مجر د انسان کو عطا کیا گیا ہے جسے ان کثیر افراد کی مثال کہتے ہیں۔

اسی طرح اس عالم میں تمام موجودات، جاندار وغیر جاندار کے اصناف وانواع میں سے میر ایک کے لئے ایک نوری و مجر دمثال موجود ہے جس سے یہ تمام افراد مرتبط ہیں۔

تمام جسمانی او نٹول کے لیے ایک مثالی او نٹ ہے، تمام جسمانی بیلول کے لیے ایک مثالی ہوں ہے۔ چینٹیال حتی کہ نباتات واشجار کے مختلف اصناف بھی جسم مثالی رکھتے ہیں جیسے آم کا درخت قدیم الایام سے کثیر افراد رکھتا ہے اور اب سے مزاروں سال بعد تک رکھے گااور یہ تمام درخت بغیر استناء کچھ جہات میں مشترک ہیں اور اس آم کے درخت کی نوری مثال تمام آم کے درختوں پر تسلط رکھتی ہے اور اسی طرح صنوبر، بید ، وغیرہ مثال تمام آم کے درختوں کے انواع جیسے کھجور اور انواع واقسام کے پھلدار درخت بھی اسی ضمن میں آتے ہیں۔

نیز انواع واصناف کے جمادات، گیس، امواج اور مادی وجسمانی انوار وغیرہ سب اس عالم میں ایک مجرد ونوری مثال رکھتے ہیں۔ مشہور فلسفی سنر واری قدس الله سرواس ضمن میں فرماتے ہیں:
فکُلُ هَذِي النَّسِ الوَضْعِیَّة

فُكُلُّ هَذِى النَّسَبِ الوَضْعيَّة أَظْلَالُ تِلْكَ النِّسَبِ النُّورَيةِ وَصَنَمٌ لِزِيْنَةِ جَا زِبْرِجَا فَهُوَ لِنُوْرِ رَبَّهِ ٱثْمُوْزَجَا فَهُوَ لِنُوْرِ رَبَّهِ ٱثْمُوْزَجَا

كَهَذِهِ الْاَلْوَانِ فِي الطَّاوُسِ بَلْ كُلُّمَا فِي الْعَالَمِ الْمَحْسُوْسِ ا- بيه تمام نسبتين وصفي بين جو كه اس عالم مين اس مجر د نوري مثال كي نسبت اس کی عجلی ظهور وسایه ہیں۔ ۲۔ وہ اجسام جو اس عالم میں زینت و جمال کے عنوان سے خود نمائی کرتے ہیں وہ اینے رب النوع کا نمونہ اور اینے مجر د ومثال سے ماخوذ ہیں۔ ۳- جبیها که مور میں به رنگارنگ عجائب و ظرائف پائے جاتے ہیں بلکہ مروہ چیز جو مادی عالم میں موجود ہے کہ اس کو عالم محسوس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے سب اسی این رب النوع کا نمونہ ہیں اور عالم مجر دمیں ان سب کی مجر د و نورانی مثالیں ہیں۔ وَكُلُّ فَعْلِ ذِى هَا مِنْ جِسْمِ لَدَّيْهِمْ مِنْ صَاحِبِ الطَّلِسْمِ دُهْنَ السَّرَاجِ رَبُّهُ يَجْذَبُ لَهُ دَهُنَ السَرَاجِ رَبِهُ يَجِدَبُ لَهُ

سِكُلاً صَنُوْبَرِيًّا أَعْطَى الْمِشْعَلَةُ

بِالرَّبِ لِلنَّحْلِ الْمُسَدَّسَاتُ

وَلِّعَنَاكِبِ الْمُثَلَّثَاتُ

وَ عِنْدَنَا الْمِثَالُ الأَفْلَاطُوْنِيَ

لَكُلِّ نَوْعٍ فَرْدُهُ الْعَقْلَانِيَ

لَكُلِّ نَوْعٍ فَرْدُهُ الْعَقْلَانِيَ

كُلُّ كَمَالٍ فِي الطِّلَسْمِ وَزَّعَهُ

مِنْ جَهْةٍ بِنَحْوِ أَعْلَى جَمَعَه ٰ
مِنْ جَهْةٍ بِنَحْوِ أَعْلَى جَمَعَه ٰ

ا ـ " منظومه " سبر واري طبع ناصري، ص/١٩٣١ - ١٩٨ ـ

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۸۷

۳- مُثِل افلاطونی کہ جو اشراقی فلاسفہ کا نظریہ ہے کہ مرجسم جب حرکت و نمور کھتا ہے تو وہ فعل صاحب طلسم و جسم کا ہوگا جو کہ وہی مثال نوری ہے جو جسم و طلسم سے عاری ہے۔

۵۔ چراغ کے اندر تیل کو جب روشنی دینے کے لئے جلایا جائے تو رب النوع اسی تیل کاروغن کو ایک صنوبری شکل دیتا ہے جو صنوبری شکل کے شعلہ کی صورت میں مشعل سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱- شہد کی مکھیاں جو کہ مسدس و شش ضلعی گھر بناتی ہیں ان میں سے ایک بھی شہد کی مکھیا اپنی اس سنت کی مخالفت نہیں کرتی اور ان کے گھر وں کو چار ضلعی یا سات ضلعی یا پانچ ضلعی کبھی نہیں دیکھا گیا اور یہ کام امر تکوینی کے تحت اللہام کے ذریعہ انجام دیتی ہیں جو ان مکھیوں کارب النوع ہے، اسی طرح مکڑی جو اپنے گھروں کو نازک لعاب د ہمن کے تار سے مثلث کی شکل میں بناتی ہے اور اس کا یہ عمل بھی اس کے نوری رب النوع کا مظہر ہے اور وہ رب النوع مثلث کی شکل میں مثالی نوری گھر رکھتا ہے۔

2- ہماری نظر میں "مثال" افلاطونی ہر نوع میں اس کی عقلانی فرد ہے جو جسم و جسمانیت سے منزہ ہے اور ان افراد کثیرہ کے لئے کلی حکم رکھتا ہے البتہ کلی سے مراد نہ کلی منطقی ہے نہ کلی عقلی اور نہ ہی خارج از ذات کوئی طبیعی و شخصی موجود کہ جسے کلی طبیعی کہا جائے بلکہ نوری فرد قابل تشخیص ہے اور اس کی وسعت و جسم سے بے نیازی کے سب اسے فرد عقلانی کہا جاتا ہے۔

میں متفرق طور پر موجود ہوتے ہیں جو طلسموں واجسام
 میں متفرق طور پر موجود ہوتے ہیں اور اس کی وسعت، تدبیر و حیطہ عمل میں
 ریتے ہیں۔

موجودات عالمی سفلی میں عالمی علوی کے موثر ہونے کے متعلق روایات

روایات کے نقطہ نظر سے: ان موجودات کو موثر و مدبر کے علاوہ دوسرے عناوین سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جیسے نور، عقل، ملائکہ، اسم اللہ، کلمتہ اللہ، صور عاربہ و مواد وجسم سے مجر دو عاری تصوریریں وغیرہ۔اس مقام پر ہم نمونہ کے طور پر ان تمام عناوین کے ذیل میں ایک یا چند حدیثیں ذکر کریں گے: ا

ا۔ شخ طبرس نے احتجاجی ہے اس سسم سسم اسع بن نباتہ سے نقل کیا ہے کہ ابن کوّا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: خدا کی قشم کتاب خدا میں ایک ایک آیت ہے جس نے میرے دل کو ڈاماڈول کردیا ہے اور میں اپنے دین میں شک کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تبہاری مال تمہارے غم میں بیٹے، وہ کون کی آیت ہے کہ جس نے متہیں مشکوک کردیا ؟

ابن كوّا نے كها : خداوند تبارك و تعالى كے قول: وَالطَّيْرُ صَافَاتِ كَلِّ قَدْ عَلِمَ صلاقَهُ وَ تَسبِيحَهُ ميں "صف پر پھڑ پھڑانے" سے كيا مراد ہے؟ اور يه پرندے كون سے ہيں؟ يه نماز كون كى ہے؟ اور يه تشيخ كيا ہے؟ تو حضرتٌ نے فرمايا: وَيْحَكَ يابْن الكوا! خداوند عالم نے مل كنكه كو مختلف شكلوں ميں خلق كيا ہے انہيں ميں سے ايك ملك كو خداوند عالم نے مرغ كى شكل ميں خلق كيا ہے جس كى آواز بلند و موثى

ستر ہویں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۸۹

اعلامه مجلس في ني ابن ابى جمهور احسائى كى كتاب غُوالى النَّالى سے روایت نقل كى جه رسول خدالتُّ اللَّهُ اللهُ الله

خداوند عالم نے جس چیز کو سب سے پہلے خلق کیا وہ میر انور ہے۔ خداوند عالم نے سب سے پہلے عقل کو خلق فرمایا۔

اورعلامہ مجلسیؓ نے ہی علل الشرائع میں اپنی سند کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ سُئلَ ممَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَقْلَ؟

سُئِلَ مِمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلً الْعَقْلَ؟ قَالَ:خَلَقَهُ مَلَكٌ لَهُ رُوسٌ بِعَدَد الْخَلَائِقِ مَنْ خُلِقَ وَمَنْ يُخْلَقُ الَى يَوْمِ الْقَيَامَةِ وَ لِكُلِّ رَأْسِ وَجْهُ وَ لِكُلِّ آدَمِى رَأْسٌ مِنْ رُوسِ الْعَقْلِ.

ہاور جس کارنگ سفید ہے جس میں سیابی ہے اس کے پنجے زمین کے آخری طبقوں میں ہیں اور اس کے سرکا تاج دو حصوں میں ہو کر عرش رحمٰن کے بنجے ہے اس کے متعدد بال ویر ہیں کہ جن میں سے ایک پر آگ کا ہے جو مشرق تک پھیلا ہوا ہے اور دوسر ایکر برف کا ہے جو مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو وہ پنجوں کے بل کھڑا ہو کر زیر عرش گردن کو بلند کرکے اس طرح آپنے پروں کو پھڑ اتا ہے جس طرح تمہارے گھروں میں مرغ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے جس طرح تمہارے گھروں میں مرغ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے کہ ہوئے پر کو پھڑ پھڑاتا ہے کہ کہیں برف کے پر کو پھڑ پھڑاتا ہے کہ کہیں آتش بھو نے پر کو پھڑ پھڑاتا ہے کہ کہیں آتش بھو نہوں کو پھڑ پھڑاتا ہے کہ اللائکة کہیں آتش بھو نہوں کو پھڑا پھڑاتا ہے کہ محمد عبدہ و رسولہ سید النبیین وان وصیہ خیر الوصیین، سبوح قدوس رب الملائکة والروح ۔ جب ملک یہ ندادیتا ہے تو تمہارے گھروں کے تمام مرغ اپنے پروں کو پھڑا پھڑا ہے ہیں اور اس مشکل میں ندادیتے ہیں۔ قول خداوند: کلٌ قد عَلِمَ صلاقهُ وَتَسبِیحَهُ (سورہُ نور کی اہم ویں آیت کا جزء) کی تفیر بہی ہے کہ جس سے زمین میں مرغ مراد ہیں۔

تفیر بہی ہے کہ جس سے زمین میں مرغ مراد ہیں۔

الہ بحارالانوار، جلدا، باب حقیقة العقل و بدوخلق، ص سے اس سے

وَإِسْمُ ذَلِكَ الْانْسَانُ عَلَى وَجْهِ ذَلِكَ الرَّاسُ مَكْتُوْبٌ وَ عَلَى كُلِّ وَجْهِ شَلَّ مُنْ ذَلِكَ الوَجْهِ حَتَّى يُوْلَدُ هَذَا الْمَوْلُوْدُ وَيَبْلُغُ حَدَّ الرِّجَالِ أَوْحَدَّ النِّسَاءَ؛ فَاذَا بَلَغَ كُشَفَ ذَلِكَ السِّرُّ وَيَبْلُغُ حَدَّ الرِّجَالِ أَوْحَدَّ النِّسَاءَ؛ فَاذَا بَلَغَ كُشَفَ ذَلِكَ السِّرُ وَيَقَعُ فِي قَلْبِهَذَا الْانْسَانِ نَوْرٌ فَيَفْهَمُ الْفَرِيْضَةِ وَ السنَّة وَ الْجَيِّدَ وَالرَّدِي. فَيَقَعُ فِي قَلْبِهَذَا الْانْسَانِ نَوْرٌ فَيَفْهَمُ الْفَرِيْضَةِ وَ السنَّة وَ الْجَيِّدَ وَالرَّدِي. الله وَ مَثَلُ الْعَنْسِ فِي الْقَلْبِ كَمَثَلِ السَّرَاجِ فِي وَسَطِ الْبَيْتِ اللهُ عَلْلِ كَمَثَلِ السَّرَاجِ فِي وَسَطِ الْبَيْتِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَمَل كَي اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلْلِ كَمَثَلُ لَيْ اللّهُ وَالْ عَدَاوِنَهُ عَلَى كَلَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللللللللللّهُ الللللللللللللّهُ اللللللللللل

" حصرت رسول حدامالالیم سے سوال ہوا کہ حداومدعام کے " حقیقت کو کس چز سے بیدا کہاہے؟

حضرت نے فرمایا: اس کی حقیقت کو خداوند عالم نے ایک فرشتہ کی شکل میں خلق فرمایا: اس کی حقیقت کو خداوند عالم نے ایک فرشتہ کی شکل میں خلق فرمایا کہ جس کے انسانی سروں کی مقدار میں سر ہیں؛ تمام انسان چاہے وہ اب تک پیدا ہوئے ہوں یا آئندہ روز قیامت تک پیدا ہوں گے۔ خداوند عالم نے اس فرشتے کے ہر سرکے ساتھ چرہ خلق کیا ہے جس طرح ہر آدمی کے لئے ایک سراور عقل خلق کی ہے اور اس آدمی کے نام کو اس فرشتہ کے چرہ پر لکھ دیا گیا۔ فرشتہ کے ہر سرکے چرہ پر ایک پردہ ڈالا گیا ہے اور سی بردہ اس وقت تک نہیں الٹا یا جائے گاجب تک کہ وہ شخص کہ جس کا نام اس ملک کے سرکے چرے پر لکھا ہوا ہے اس دنیا میں پیدانہ ہو جائے اور بالغ نہ ہو جائے اگر مر د ہے تو اپ س بلوغ تک اگر عورت ہے تو وہ اپ س بلوغ تک نہ بہو خے کے سرکے چرے پر لکھا ہوا ہے اس دنیا میں پیدانہ ہو جائے اور بالغ نہ ہو جائے اگر مر د ہے تو اپ س بلوغ تک اگر عورت ہے تو وہ اپ س بلوغ تک نہ بہو خے جائے۔

ا ـ بحار الانوار ، جلد ا ، باب حقيقة العقل ويد وخلقه ، ص/۴ ٣_

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را بطے کی کیفیت / ۱۹۱

جب سن بلوغ تک بہون جائے گاتواس فرشتہ کے اس چرہ سے بردہ کو اٹھادیا جائے گااور بلافاصلہ بیہ شخص تازہ بالغ ہوگا جس کے دل سے نور نکل رہا ہوگا کیونکہ وہ واجب وسنت کو بہجانتا ہوگااور اچھے برے کو سمجھتا ہوگا۔

اور انسان کے دل میں عقل کی مثال کمرہ کے وسط میں رکھے چراغ کی

"_ح

حقیر کا کہنا ہے کہ اس حدیث مبارک کی مثل افلاطونیہ پر دلالت اور تقریب ذہن میں کوئی تردید نہیں ہے اور اس طرح ہے گویا اس حدیث کو مثل افلاطونیہ کے دعوے کی تشریح و تقریب ذہن کے لئے ہی بیان کیا گیا

ہے۔

صحيفه سجاديه كي دعامين علوي فرشتون پر درود وسلام

٣- صحفه سجاديه كى تيسرى دعاميں بيان مواہ كه: اَللَّهُمْ وَ حَمَلَةُ عَرْشُكَ لَا يَهْتُرُوْنَ مِنْ تَسْبِيْحِكَ وَلَا تَسْأَمُوْنَ مِنْ تَقْدِيْسِكَ وَلَا تَسْأَمُوْنَ مِنْ تَقْدِيْسِكَ وَلَا تَسْتَحْسُرُوْنَ مِنْ عَبَادَتِكَ وَلَا يُوْثِرُوْنَ التَّقْصِيْرَ عَلَى الْجِدِّ فِي اَمْرِكَ وَلَا يَعْفُلُوْنَ عَنِ اُولَهِ اَلَيْكَ.

پروردگار! آن ملائکہ پر درود بھیج جو تیرے عرش وعظمتوں کے محل اور عالم امکان کے مظاہر میں تیرے ارادے ومشیت کے عہدے دار ہیں، وہ فرشتہ جو تیری تشبیج و تقدیس سے کبھی بھی غافل و دست بر دار نہیں ہوتے اور تیری تنزیح و پاکی کو یاد کرنے میں ہر گز ملول خاطر نہیں ہوتے اور تیری عبادت کرنے میں کبھی بھی تھکان محسوس نہیں کرتے۔

۱۹۲/ معاد شناسی - تیسری جلد

اور پھر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جناب اسرافیل ومیکائیل و جبرائیل کو ان کے وظائف کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور روح القدس پر جو کہ فرشتوں پر ججب موکل ہے اور فرشتوں سے پوشیدہ ہے اور خداکے امر سے ہے نیز ان تمام فرشتوں پر درود بھیجتے ہیں جو مقام و منز لت کے اعتبار سے کمتر درجہ رکھتے ہیں اور آسانوں پر سکونت پذیر ہیں۔

نیز مختلف وظائف کے حاملین فرشتوں کے تمام اصناف جو پیغیمر الٹھ الیّہ ہم کی طرف اسرار غیب کو بہو نچانے والے ہیں، وہ فرشتے جو آسانوں پر سکونت پنیر اور اس کے اطراف واکناف میں اقامت رکھتے ہیں اور خداوند عالم کے تمام وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور نازل ہونے والے احکام کو بجالاتے ہیں، وہ فرشتے جو بارش برساتے ہیں اور بادلوں کو متفرق کرنے والے، وگرج وکڑک فرشتے جو بارش برساتے ہیں اور بادلوں کو متفرق کرنے والے، وگرج وکڑک کو پیدا کرنے والے، اور اس میں بجلی چکانے والے، ویرف کو برسانے والے، برسنے والے قطروں کو شار کرنے والے، ہواؤں پر موکل ملائکہ اور پہاڑوں کو برسنے والے قطروں کو شار کرنے والے ملائکہ کو شار کرتے ہوئے صلوات بھستے ہیں۔

نیز اپنے درود وسلام میں ان فر شتوں کو بھی یاد فرماتے ہیں جو پانیوں کے وزن سے آگاہ ہیں اور جنہیں پے در پے وسلسل بارش کی پیائش کی تعلیم دی گئی ہے اور وہ فرشتے جو امر خدا سے لوگوں پر بلائیں نازل کرتے ہیں یا رحمت وگشائش نازل کرتے ہیں اور حافظین ملائکہ، کرام کاتبین، ملک الموت

ستر ہوں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۱۹۳

اور ان کے اعوان، منکر و نکیر اور رومان جو کہ قبر میں امتحان لینے والے ہیں، اور وہ ملا نکہ جو بیت المعمور کے سر دار رضوان جنت اور بہشت کی حفاظت و دیگر امور میں مصروف ہیں، اور آخر میں زمین، پانی اور ہوامیں سکونت رکھنے والے تمام ملائکہ نیز مخلوقات پر موکل ملائکہ پر خداوند عالم کی طرف سے رحمت طلب کرتے ہوئے درود سجیجے ہیں۔

د عائے سمات میں موجودات عالم سفلی پر عالم علوی کی تا خیر

ہو۔ دعائے سمات اسے "دعائے شبور " بھی کہتے ہیں اور یہ

ان مشہور و معروف دعاؤں میں سے ہے جس میں اسم اعظم کاذکر ہوا ہے اسی

ہنا پر علائے باللہ و بزرگان دین کا طرز عمل رہا ہے کہ روز جمعہ کی آخری گھڑیوں

میں اس دعائے پڑھنے کو ترک نہیں کرتے تھے، بہت سے بزرگ علاء جیسے شخطوسی، ابن طاوؤس، تفعمی نے اس دعا کو عثمان بن سعید عامری سے جو امام

ا۔ سات کو سین مکور کے ساتھ پڑھا جائے گاجو سمۃ کی جمع ہے جس کا معنی علامت کے ہیں؛ چونکہ اس دعا دعامیں خداوند سجان کے ظہورات اور آیات اللہ کی بہت سی نشانیوں اور علامتوں کو بیان گیا کیا ہے اسی سبب اس دعاکا بیہ نام رکھا گیا ہے۔ حالا نکہ اس دعا کو دعائے شبور بر وزن تنور بھی کہتے ہیں اور شبور صور پھو کننے وسیٹی بجانے کے معنی میں ہے اور تفعمی نے "البلدالامین" کے حاشیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت کے ضمن میں تفصیل سے بیان کیا ہے، کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون نے عمالقہ سے جنگ کی اور اس کے بعد انہیں خوف تھا تو اس وقت انہوں السلام کے وصی یوشع بن نون نے عمالقہ سے جنگ کی اور اس کے بعد انہیں خوف تھا تو اس وقت انہوں نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ مر شخص گوسفند کی بڑی سینگھ سے بنے شبیبور کو ہاتھ میں لے کر اس دعا کو پڑھے اور جب انہوں نے اس دعا کو پڑھا تو تمام عمالقہ اکھڑے ہوئے درخت کی جڑوں کی طرف اگر کر بڑائے ہوگے اور جب انہوں نے اس دعا کو پڑھا تو تمام عمالقہ اکھڑے ہوئے درخت کی جڑوں کی طرف آر کر بڑائے ہوگئے اس سبب اس دعا کو دعائے شبیبور کہا جاتا ہے۔

زمانه عجل الله تعالى فرجه الشريف كے نواب اربعه ميں سے پہلے فرد تھ، نيز اپنى سند كے ساتھ امام جعفر صادق عليه السلام سے اس دعا كو نقل كيا ہے۔ الله مَّمَ إِنِّى أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْأَعْظَمِ اللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ اللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ اللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ أَنْ اللهُمَاء اللَّهُمَّ إِللَّهُمَّ أَنْ اللهُمَاء اللَّهُمَّة بِالرَّحْمَة الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ الْفَرَجَ اللهُ اللهُ وَإِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلَى كَشْفِ وَإِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلَى كَشْفِ وَإِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلَى كَشْفِ الْبَأْسَاء وَ الضَّرَّاء الْكَشَفَتْ.

اس دعامیں ذات مقدس حضرت حق کو بزرگ و مقدس اساء سے پکارا گیا ہے، وہ ایسے اساء ہیں جو آسان کے بند در دازوں کے قفل کو کھول سکتے ہیں

ا۔ شخ طوسی نے "مصباح المتحبّد" ص ۲۹۲ میں عثمان بن سعید عمروی سے نقل کیا ہے، گفتمی نے عمروی عمروی سے اور علی عمروی سے "مصباح" ص ۲۳۳ میں اور کتاب "البلد الامین" ص ۸۹/ میں ابو عمر و عمروی سے اور علی بن طاووس "جمال الاسبوع "ص ۵۳۳ میں راستوں سے نقل کیا ہے: پہلا: حسین بن محمد بن ہارون بن موسیٰ تلخبری سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو سامرہ میں حضرت ابوالحن علی بن محمد و حضرت ابی محمد اللہ علیہا کے روضہ منورہ میں شخ فاضل ابوالحن خلق بن محمد ماوردی کی کتاب میں ماہ رمضان من میں لکھااور میں نے اس کتاب میں اس دعا کو پایا جے ابو علی بن عبد اللہ نے محمد بن عثمان بن سعید عمروی اسدی بن عبد اللہ نے محمد بن عثمان بن سعید عمروی اسدی منتجی رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عثمان بن سعید عمری سے اور انہوں نے حمد بن حضرت اللہ سے دور انہوں نے محمد بن عثمان کیا ہے اور انہوں نے حمد بن کو اسری معمد عمری سے اور انہوں نے حمد بن کو اس دعا کو بیا گیا ہے کہ اس دعا کو دور جمعہ کے آخری او قات میں پڑھنا مستحب ہے۔

دوسرا: ابن طاوؤس نے اپنے جد ابو جعفر طوسی سے اس دعا کو نقل کیا ہے کہ جنہوں نے عمر ی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اس دعا کوروز جمعہ کے آخری ساعات میں پڑھنامتحب ہے۔

ستر ہوں مجلں- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے کی کیفیت / 19</u>8

اور گشائش رزق، وفتح و کامرانی کے لئے پڑھا جائے تو نئے ابواب کھل جاتے ہیں، اگر تنگی و زمین کے دروازوں کے بند ہوجانے پر مشکلات سے نجات و گشائش کے لئے پڑھا جائے تو بند دروازے کھل جاتے ہیں، اگر مشکلات میں پڑھا جائے تو مشکلیں آسان بن جاتی ہیں، اگر (اس دعا میں مذکور) اساء کے ذریعہ مردہ کو زندہ کرنے کے لئے خدا کو پکارا جائے تو وہ زندہ ہوجائے گا، اگر شدت و بے چارگی اور ضرر رسال اثرات کو رفع کرنے کے لئے پڑھا جائے تو وہ مرتفع ہوجائیں گے۔

پھر آخر دعا تک خدا کے مختلف اساء مقدسہ کو یاد کرتے ہیں کہ جو اساء مقدسہ کو یاد کرتے ہیں کہ جو اساء حضرت ابراہیم خلیل، موسی بن عمران، عیسی بن مریم اور محمد بن عبدالله علیه و علیهم الصلواة والسلام پر متجلی ہوئے نیز باقی تمام پیغیبروں اور معجزات کی صورت میں ظہور پذیر ہونے والے اسائے اللی کو بیان فرمایا ہے۔

واضح رہے کہ ان اساء سے مراد مجرد تکوینی حقائق ہیں نہ کہ لفظی اساء۔ کیونکہ جس طرح کسی چیز کااسم مسٹی پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اسائے مسئی الہی حقائق ہیں جو باری تعالی کی ذات مقدس پر دلالت کرتے ہیں اور اپنے عنوان کی وسعت کے مقدار میں اس کی جلوہ نمائی کرتے ہیں، للذالفظ اللہ، رحمٰن، یا رحیم اپنے مجرد حقائق پر دلالت کرتے ہیں اور در حقیقت اسم اللہ، رحمٰن، یا رحیم اپنے مجرد حقائق پر دلالت کرتے ہیں اور در حقیقت اسم اللہ میں۔

اس دعائے سات کے ذیل میں علامہ مجلسی نے سید ابن باقی کی کتاب"مصباح" سے نقل کرتے ہوئے تتمہ کے طور پر بیان فرمایا ہے کہ دعائے سات کے اختتام پریہ بھی پڑھا جائے:

اَللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الدُّعَاءِ وَ بِحَقِّ هَذهِ الْأَسْمَاءِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُ تَفْسيْرَهَا وَلَا تَأْوِيْلُهَا وَلَا بَاطنَهَا وَلَا ظَاهرَهَا غَيْرُكَ. \

کون سے اساء ہیں کہ جن کو حضرت احدیت عزوجل کی ذات مقد س کے علاوہ ان کے ظاہر و باطن ، تفسیر و تاویل سے کوئی بھی آ شنا نہیں ہے؟۔

امور تكوينيه ميں اساء الهبير كي تا ثير

وہ دعا کہ جسے شب عرفہ وشب جمعہ میں پڑھا جاتا ہے،اس

دعاكى ابتداميں بيان ہوا ہے كه: اَللَّهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلُّ نَجْوَى وَ مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوَى؛

اس دعاکے ضمّن میں وار د ہواہے کہ:

وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ تَرْتَعِدُ مِنْهُ فَرَائِصُ مَلَائكَتكَ وَأَسْئَلُكَ بِحَقِّ جَبْرَئَيْلَ وَمَيْكَائِيْلَ وَ اسْرَافِيْلَ، حَتَى كه اللَّ مقام پر بَهُو ﴿ كُر عُرْضَ كُرْتِ يُل: وَ بِالْإِسْمِ الَّذي مَشَى بِه الْخضْرُ عَلَى قُلَلِ الْمَاء كَمَا مَشَى به عَلَى جُدَد الْأَرْضِ؛ اور پير عرض كرار موتے بين كد: وَبِاسْمكَ الَّذَى شَقَقْتَ بِه

ا - بحار الانوار، رج٠٩، ص٠٠١_

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / <u>۱۹۷</u>

الْبِحَارَ وَ قَامَتْبِهِ الْجِبَالُ وَاخْتَلَفَ بِهِ الَّيْلُ وَ النَّهَارُ. اور پُر بيان فرمات الْبِحَارَ وَ وَالنَّهَارُ. اور پُر بيان فرمات إلى: وَباسْمكَ الَّذَيْ عَلَّمْتَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ لَقَبْضِ الْأَرْوَاحِ. الْمَوْتِ لَقَبْضِ الْأَرْوَاحِ. الْمَوْتِ لَقَبْضِ الْأَرْوَاحِ.

پروردگار! میں تجھے ان اساء کے ساتھ پکارتا ہوں کہ جو تیرے فرشتوں کے بدنوں کو بھی لرزادیتے ہیں اور بحق جبرائیل و میکائیل واسرافیل مجھے پکارتا ہوں۔

ان اساء کے واسطے سے کہ جس کے سبب خضر ناہموار پانی پر بھی اسی طرح چلتے تھے جس طرح روی زمین کے ہموار راستوں پر چلتے تھے۔

ان اساء کے واسطے سے کہ جن کے ذریعہ دریاؤں کو شگافتہ کیا اور پہاڑوں کو شگافتہ کیا اور ان کے پہاڑوں کو مثل آئے اور ان کے در میان تخلیقی اختلاف نمایاں نظرآئے۔

ان اساء کے واسطے سے کہ جن کے ذریعہ ملک الموت کو تونے قبض روح کی کیفیت تعلیم فرمائی۔

۲- دعائے کمیل؛ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس دعا کو سجدہ میں پڑھا کرتے تھے کہ جس کے ذریعہ حضرت پروردگار عالم کو اس کے اسائے حسٰیٰ کے ذریعہ پکارا کرتے تھے۔

ا۔اس دعا کو "اقبال "میں ص۲۵/سکے بعد ذکر کیا گیاہے۔

Presented by Ziaraat.Com

شخ طوسی کہتے ہیں: روایت میں بیان ہوا ہے کہ کمیل بن زیاد نخعی شب نیم شعبان، حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پہونچ تو حضرت سجدہ میں اس دعا کو پڑھ رہے تھے:

َ مُرْتَ تَجِدِهُ يَلَ الَ دَعَا قَرِيُّ هَ رَبِّ عَكِي:

اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسَعَتْ كُلَّ شَيء وَ بِقُوَّتِكَ

الَّتِيْ قَهَرْتَ بِهَاكُلُّ شَيء وَ خَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيء وَ ذَلَّ لَهَاكُلُّ شَيء وَ بَجَبَرُوْتِكَ الَّتِيْ غَلَبْتَ بِهَاكُلُّ شَيء تَا آخُرُ دَعا. وَ اللهَ عَلَبْتَ بِهَاكُلُّ شَيء تَا آخُر دَعا. وَ اللهَ عَلَبْتَ بِهَاكُلُّ شَيء تَا آخُر دَعا. وَ اللهَ عَلَبْتَ بِهَاكُلُّ شَيء تَا آخُر دَعا. وَاللهَ عَلَيْتَ اللهَ اللهَ عَلَيْتَ اللهَ عَلَيْتَ اللهَ عَلَيْتَ اللهَ عَلَيْتَ اللهَ عَلَيْتَ اللّهَ عَلَيْتَ اللّهَ عَلَيْتَ اللّهَ عَلَيْتَ اللّهَ عَلَيْتَ اللّهَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْتُ اللّهُ عَلَيْتُ اللّهُ عَلَيْتَ اللّهُ اللّهَ عَلَيْتُ اللّهَ اللّهُ ال

اے خدا میں تیری رحمت کے واسطے سے تجھے پکارتا ہوں جو تمام مخلوقات پر محیط ہے، اور تیری اس قوت کے واسطے سے جس کے سبب تو نے تمام مخلوقات پر قہر نازل کیا جس کے مقابلے میں تمام چیزیں خاضع و حقیر نظر آئیں اور تیرے اس جروت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ جس کے سبب تمام اشیا تیرے حضور سر نگون ہو گئیں۔

2- تفییر "المیزان" میں علامہ طباطبائی نے تفییر برہان کے حوالے سے سعد ابن عبد اللہ سے جنہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا اور انہوں نے امام کی ولادت کے وقت کی پچھ علامتوں و خصلتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

اور پھر فرمایا: امام شب قدر میں روح کی زیادتی کاسبب ہوتا ہے۔

ا۔ "مصباح المستجلہ " ذیل انگال شب نیمہ شعبان ، ص/۵۸۷ اور "اقبال " ص/۷۰۷ کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے دوسری روایت میں دیکھا ہے کہ اس دعا کو شب جمعہ میں بھی پڑھا جائے۔

ستر ہویں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / <u>199</u>

تومیں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان کیاروح سے مراد جرائیل نہیں ہیں؟

توحضرت نے فرمایا: جبرائیل ملائکہ میں سے ہیں اور روح ملائکہ اعظم میں سے ہیں اور روح ملائکہ اعظم میں سے ہے، کیا خداوند عزوجل نے نہیں فرمایا کہ: تَنَدَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالدَّوْحُ اللهُ مَیں سے ہعلوم ہوتا ہے کہ روح ملائکہ و روح نازل ہوتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح فرشتوں کے علاوہ، کوئی دوسری مخلوق ہے۔

موجودات عالم علوی کی حقیقت کے بارے میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی فرمائش

۸- "غُرْرُ و دُرَرُ" میں بیان ہوا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام
 سے عالم علوی جو کہ عالم مجر دات ہے اور عالم اجسام سے مر تبہ کے اعتبار سے بلند ہے، کے متعلق سوال کیا گیا۔

ُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:صُورٌ عَارِيَةٌ عَنِ الْمَوَادِّ، عَالِيَةٌ عَنِ الْقُوَّة وَالْإِستَعْدَاد تَجَلَّى لَهَا فَأَشْرَقَتْ، وَ طَالَعَهَا فَتَلَأَلَأَتْ، وَأَلْقَى فِي هُوَّيَتِهَا مَثَالُهُ، فَأَظْهَرَ عَنْهَا أَفْعَالَهُ.

وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ ذَانَفْسِ نَاطِقَةِ إِنْ زَكَّاهَا بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ فَقَدْ شَابَهَتْ جَوَاهِرَ أُوَائِلِ عِلَلهَا؛ وَإِذَا اعْتَدَلَ مِزَاجُهَا وَ فَارَقَتِ الْأَضْدَادَ فَقَدْ شَارَكَ بِهَا السَّبْعَ الشِّدَادَ. ً

ا۔ سورۂ قدر ، آیت ۴٪ "المیزان "ج۲۰، ص۷۵ اور علامہ طباطبائی نے سورۂ نباکے ذیل میں ای جلد کے کے ص۲۷۲ پر قرآن مجید میں روح کے معانی پر بحث کی ہے۔ ۲۔ شرح "غررودرر "مولف جمال الدین خونساری ، ج۴، ص۲۱۸ تا ۲۲۰۔

۱۲۰۰ معاد شناسی - تیسری جلد

حضرت نے فرمایا: ایسی صور تیں ہیں جو بغیر مادہ کے ہیں اور اس سے بالاتر کہ ان کا کمال قوت واستعداد ہو، خداوند عالم نے ان میں ظہور وانکشاف بیدا کردیا جس سے وہ در خشاں ہوگئے، قوت نے طلوع کیا تو وہ چیک اٹھے، اپنی مثال کو ان کی ہویت پر ڈالا اور اس طرح اپنے افعال کو ان کے ذریعہ ظہور بخشا۔

جبکہ انسان کو نفس ناطقہ کے ساتھ خلق فرمایا ہے تاکہ وہ نفس کو علم و عمل کے ذریعہ رشد بخشے اور اس کا تنز کیہ کرے، للذا وہ نفس ناطقہ جو ہر اور اس کے ابتدائی علل کے مشابہ ہے اگر اس کے مزاج کو معتدل بنادے اور متضاد صفتوں سے دور کر دے اور طریق عدل وانصاف پر چلے تو ساتوں مشحکم آسان کے ساتھ شریک ہوجائے گا۔

اس حدیث شریف کو جسے درر و غرر کے مطابق امیر المومنین علیہ السلام کے کلمات میں سے شار کیا گیا ہے، اس میں ماہرین فلسفہ و عرفان و علمائے اعلام کے نزدیک عمیق نکات و مختف جہات موجود ہیں، علامہ مجلسی نے "بحار الانوار" میں امیر المومنین علیہ السلام کے حالات کے ضمن میں "ذُرَرُ" سے نقل کیا ہے اور ابن شہر آشوب نے اس حدیث کو امیر المومنین علیہ السلام کے تمام فلاسفہ و علماء پر ترجیح رکھنے کے شامد کے عنوان سے بیان کیا علیہ السلام کے عنوان سے بیان کیا

ا ـ بحالار الانوار، ج.٩ ص ٣٦٣٧ ـ

ستر ہوں مجلں۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت /۲۰۱

ہے للذااس حدیث کے ذیل میں ابو علی سیناکے کلام کو اپنی بات کی تائید کے لَے ذکر کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں: لَمْ يَكُنْ شُجَاعاً فَيْلَسُوْفاً قطِّ اِلَّا عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ.

اور حکیم سبر واری نے شرح منظومہ میں غرر" فی اثبات أنَّ اوّل ما صدر هو العقل" كے ضمن ميں الهيّات بالمعنى الاخص "يربحث كى ہے۔

کین آقا جمال الدین خونساری اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں: یہ کلام فلسفیوں اور حکماء کے کئی اصولوں کو ثابت کر سکتا ہے لیکن اس کی حضرت امير المومنين عليه السلام كي طرف نسبت دينا ثابت نہيں ہے بلكه حقير کا نظریہ ہے کہ یہ کلام کسی فلسفی کا تھا کہ جس نے اپنی بات کو اہمیت دینے اور اسے رائج کرنے کے لئے حضرت کی طرف نسبت دی، واللہ تعالی بعلم۔ ۲

حقیر نے ایک دن اپنے استاد محترم علامہ طباطبائی کی خدمت میں عرض کیا کہ آتا جمال خوانساری نے اس حدیث کے سلسلہ میں شکوک کااظہار کیا ہے تو استاد نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ کون ہے جو اس طرح کا كلام پيش كرسكما ہے؟ كيا ابو حنيفه؟ ماحس بصرى؟ اور ہميں تاريخ ميں جو تھى صدی ہجری تک کوئی ایساعالم نظر نہیں آ باجوایسے معانی سے آشنار ہا ہواور وہ الیابر مغز کلام بیان کرے سوائے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

ا ـ " شرح منظومه " ناصري، ص ١٨٠ ـ

۲_ شرح " غررودرر "آمدی،رج ۴، ص۲۲۱_

حدیث اعرابی میں نفس کلیہ الہیہ ملکو تیہ

9- حدیث اعرابی کہ جس میں حضرت امیر المومنین علیہ
السلام سے نفس کے متعلق سوال کیا گیا۔
فقال علیٰہ السَّلامُ :أیَّ الْأَنْفُسِ تَسْئَلُ؟
فقال عَلیٰہ السَّلامُ :نَفْسُ عَدیْدَہٌ وَ حِسِیْهٌ حَیْوَانِیْهٌ وَنَاطِقَهٌ فَقَالَ عَلیٰه السَّلامُ :نَفْسُ نامیهٌ نَباتِیْهٌ وَ حِسِیْهٌ حَیْوَانِیْهٌ وَنَاطِقَهٌ قَدْسِیْهٌ وَ الْهِیْهُ کُلُیْهٌ مَلَکُوْتِیهٌ وَنَاطِقَهُ وَدُسِیْهٌ وَ الْهِیْهُ کُلُیْهُ مَلَکُوْتِیهٌ وَمَایا: کس نفس کے متعلق سوال کررہے ہو؟
حضرت نے جواب میں فرمایا: کس نفس کے متعلق سوال کررہے ہو؟
اس نے عرض کیا: اے میرے مولا! کیا نفس بھی متعدد ہے؟
وحضرت نے فرمایا: نفس چند قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں نفس نامیہ نباتیہ ونفس المیہ کلیہ ملکو تیہ۔
کیمراعرائی نفس نامیہ نباتیہ وحسیہ حیوانیہ و ناطقہ قدسیہ میں سے ہرایک کے متعلق سوال کرتا ہے اور حضرت جواب دیتے ہیں۔

ا-قَالَ يَا مَوْلَايَ مَا النَّامِيةُ النَّباتيَّة؟

قَالَ عليه السلامُ: قُوّةٌ أصلُها الطَّبايِعُ الْأَربِع،بَدْوُ ايجادها عنْدَ مَسْقَط النَّطْفَة،مَقَرْها الْكَبِدُ، مَادَّتُها منْ لَطائف الْأَغذيه،فِعْلُها النَّمُو و الزِّيادَة،سَبَبُ افْتِرَاقِها اخْتِلَافِ الْمتُولِّدات؛ فَاذَا فَارَقَتْ عَادَتْ الِّي مَامَنْهُ بَدَتْ، عَوْدُ مُهَازَجَةٍ لَا عَودُ مُجَاوِرَةٍ.

اعرابی نے عرض کی: اے میرے مولا! نفس نامیہ نباتیہ کیاہے؟ ً

حضرت نے فرمایا: نفس نامیہ نباتیہ ایک ایسی قوت ہے کہ جس کی اصل و بنیاد چار طبیعتوں (خون، بلغم، صفراء و سوداء) پر ہے۔ اس کا آغاز نطفہ کے شہر نے سے ہوتا ہے، اس کا مقام جگر ہے، اس کا مادہ لطیف غذاؤں سے ہے، اس کا کام نمو و زیادتی ہونا (رشد و افتراق کا سبب متولدات کا مختلف ہونا (رشد و ارتقاء والے ذرات کا مختلف ہونا اور متلاشی ہونا) ہے، پس جب یہ جدا ہوتا ہے تواسی جگہ پلٹ آتا ہے

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر ہے را لطے کی کیفیت / ۲۰۳

جب اس نے الہ یہ کلیہ ملکو تیہ کے متعلق سوال کیا:

جہاں سے شروع ہوا یعنی طبائع اربعہ ،اور والی ویلٹنا ممازجت کی طرح ہے نہ کہ مجاورت کی طرح (یعنی مرجزء اپنی اصل کی طرف بلٹ جاتا ہے)

فَقَالَ: يا مولاي مَا النَّفسُ الْحيوانيَّةُ؟

قَالَ عليه السلام: قُوَّةٌ فَلَكِيُّةٌ وَ حَرارَةٌ غَرِيزِيَّةٌ أَصُلُها الْأَفْلَاک بَدْوُ ايجادها عنْدَ الْوِلَادَة الجسمانيَّة، فعْلُها القُوَّة والحركة والظُّلم والغَلَبة واكتسابِ الشَّهَوَاتِ الدَّنْوِيَّة، مَقَرَّها الْقَلْبُ سَبِبُ افْتَراقها اخْتَلَافُ المُتُولِّدات، فَاذا فَارَقَتْ عَادَتْ الى مَامِنْهُ بَدَتْ عَوْدُ مُمَازَجَة لَاعَوْدَ مُجاوَرةَ فَتغَدم صَورتُها و يَبْطُلُ فِعلُها وَ وُجودُها و يَضْمَحِلُ تَرْكَيْبُها؛

اس نے سوال کیا: اے میرے مولا نفس حیوانیہ کیا ہے؟

حضرت نے فرمایا: وہ ایک فلکی قوت (فلک قمر) اور غریزی حرارت ہے کہ جس کی اصل افلاک ہے، اس کی ایجاد کا نقطہ آغاز جسمانی ولادت کا وقت (جس وقت جنین متحرک ہونا شروع کرتا) ہے، اس کا کام حیات وحرکت، ظلم اور اموال دنیا پر غلبہ حاصل کرنا اور دنیوی شہوت ہے، اس کا مقام دل ہے، اس کے افتراق وجدائی کاسب متولدات کا اختلاف ہے (اجزاء کا متلاشی ہوجانا نفس نباتی کی طرح) پس جب وہ جدا ہوتا ہے تو اس جگہ بلٹ جاتا ہے جہاں سے شروع ہواتھا، اور والی و بلٹنا ممازجت کی طرح ہے نہ کہ مجاورت کی طرح رہ نابود مضمحل و متحل ہوجاتی ہے۔ اس کی صورت ختم و نابود ہوجاتی ہے، اس کا وجود اور اس کی ترکیب مضمحل و منحل ہوجاتی ہے۔

فَقَالَ: مَا النَّفْسُ النَّاطقَةُ الْقُدْسيَّة؟

قَالَ عليه السلامُ:قُوَّةٌ لَاهُوتِيَّةٌ بَدُو ايجادها عِنْدَ الْوِلَادَةِ الدُّنْيَوِيَّة، مَقَرَّها الْعُلُومُ الْحَقيقيَّة، مَوادَّها التَّأْييداتِ الْعَقْلِيَّة،فَعلُها المُعَارِفَ الرَّبَانِيَّة، سَببُ فَراقها تَحْللِ الْآلاتِ الجِسما نيَّة؛ فَاذَا فَارَقَتْ عَادَت الَى مَا مَنْهُ بَدَتْ، عَوْدَ مُجَاوَرَةَ لَاعَوْدَ مُمازجَةِ.

اعرابی نے سوال کیا: اے میرے مولا! نفس ناطقَه قدسیه کیاہے؟

حضرت نے فرمایا: ایک لاہوتی قوت ہے کہ جس کا نقطہ آغاز اس کی دنیوی ولادت کے وقت سے ہے، اس کا مقام علم حقیقی دنی ہے، اس کا مادہ عقلی تائیدات ہیں اس کا کام معارف ربانی کو حاصل کرنا ہے، اس کا مقام علم حقیقی دنی ہے، اس کا مادہ عقلی تائیدات ہیں اس کا افتراق و جدائی کا سبب جسمانی اعضاء و جوارح کا تخلیل و تجزیہ ہونا (گذشتہ تمام نفول کا منحل ہوجانا) ہے ایس جب وہ جدا ہوتا ہے تو جہال سے شروع ہوا تھا وہیں بلٹ جاتا ہے لیکن یہ بازگشت اور والی مجاورت کی طرح ہے نہ کہ ممازجت کی طرح (یعنی پہلے ہی سے جگہ معین ہے)۔

فَقَالَ: مَا النَّفْسُ الآلهيَّةُ الْمَلَكُوتيَّةُ الْكُلِّيَّةُ؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : َ فُوَّةٌ لَاهُوتَيَّةٌ وَ جَوْهَرَةٌ بَسِيْطَةٌ حَيْةٌ بِالدَّاتِ أَصْلُهَا الْعَقْلُ مِنْهُ بَدَتْ وَ عَنْهُ دَعَتْ وَالَيْهِ دَلَّتْ؛ وَعَوْدَهَا إلَيْهِ الْمَلْهَا الْعَقْلُ مِنْهُ بَدَتْ الْمَوْجُوْدَاتُ وَالَيْهَا تَعُودُ بِالْكَمَالِ. وَ شَجَرَةٌ طُوبِي وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَ جَنَّةُ وَهِي ذَاتُ الْعُلْيًا وَ شَجَرَةٌ طُوبِي وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَ جَنَّةُ وَهِي ذَاتُ الْعُلْيًا وَ شَجَرَةٌ طُوبِي وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَ جَنَّةُ اللَّهُ الْمُولِي الللللَّةُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُولَةُ اللْمُولِيَةُ الللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ

وهى ذَاتُ الْعَلْيَا وَ شَجَرةٌ طُوبَى وَ سِدْرَةُ الْمَنْتَهَى وَ جَنَةُ الْمَنْتَهَى وَ جَنَةُ الْمَأْوَى؛مَنْ عَرَفَهَا لَمْ يَشْق اَبَداً وَمَنْ جَهِلَهَا ضَلَّ وَ غَوَى فَقَالَ السَّائِلُ: مَا الْعَقْلُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :جَوْهَرٌ دَرَّاكٌ مُحِيْطٌ بِالْأَشْيَاء عَنْ جَمِيْعِ جَهَاتِهَا، عَارِفٌ بِالشَّيءِ قَبْلَ كَوْنِه؛ فَهُوَ عِلَّهٌ لِلْمُوْجُوْدَاتِ وَ نَهَايَهُ الْمَطَالِب. الْمَطَالِب. الْمَطَالِب. الْمَطَالِب. الْمَطَالِب. الْمَطَالِب الْمَطَالِب الْمَطَالِب الْمَطَالِب اللَّهُ الْمُطَالِب اللَّهُ الْمُطَالِب اللَّهُ الْمُطَالِب اللَّهُ الْمُطَالِب اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّالِي اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالَةُ اللَّا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: نفس الہیہ ملکوتیہ کلیہ ایک لاہوتی قوت ہے جو ربوبی عوالم میں سے ایک عالم لاہوت میں خلق ہوئی ہے وہ ایک جوم بسیط ہے جو ذا تأزندہ ہے۔ اس نفس کی اصل عقل ہے جو خود اسی سے ظامر ہوئی ہے۔ نفس اسی کے سبب اور اسی کے وسیلہ سے طلب کرتا ہے اور وہ اس پر دلیل اور اسی کی جانب اشارہ کرتا ہے اور مقام کمال تک پہونچنے اور اس سے مشابہت پیدا کرنے کے بعد عقل کی طرف بلیٹ آتا ہے۔

اس الہی ملکو تی کلی نفس کے ذریعہ مخلو قات عالم وجود میں آتے ہیں اور اپنے کمال تک پہو نیخے کے بعد اس کی طرف ملٹ جاتے ہیں۔

ا ـ "شرح د عای صباح " سبز واری قدس سره، ص ۴۵/۴۸ ـ ۲۶ س

ستر ہویں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۰۵

یہ کلی نفس بلند و بالا مقام کا حامل ہے، وہ شجرہ طویی صدرة المنتهی حنة الماویٰ ہے جو شخص اس کی معرفت حاصل کرلے وہ کبھی شقی وید خصلت نہیں ہو گااور جو شخص اسے نہ پیجان سکے وہ جاہل اور گمراہ ہے۔

اعرابی نے یو جھا: عقل کیا ہے؟

تو حضرتً نے فرمایا: ایک سریع الادراک جوم ہے جو تمام انسیاء پرتمام جہتوں سے احاطہ رکھتا ہے، جو تمام اشیاءِ سے ان کے پیدا ہونے سے پہلے سے آگاہ وآشناہے، وہ مخلو قات کی علت و غایت و نہایت ہے۔

حديث كميل مين نفس كليه الهيه

حدیث کمیل ابن زیاد نخعی که جنہوں نے حضرت علی علیہ

السلام سے معرفت نفس کے متعلق سوال کیا:

قَالَ كُمَيْلُ: سَيِّلْتُ مَوْلَانَاأُميْرَ الْمَوْمنيْنَ عَليّاً عَلَيْه السَّلَامُ فَقُلْتُ: أرِيْدُأَنْ تُعَرِّفَنِيْ نَفْسِيْ! قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:يَا كُمَيْلُ! وَأِيَّ الْأَنْفُسِ تُرِيْدُأَنْ اُعَرِّفَكَ؟

وَّلْتُ:يَا مَوْلَاىَ هَلْ هَى إِلَّا نَفْسٌ وَاحِدَةٌ!؟ قُلْتُ:يَا مَوْلَاىَ هَلْ هَى إِلَّا نَفْسٌ وَاحِدَةٌ!؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:يَا كُمَيْلُ!إِنَّهَا هَيَ أَرْبَعَةٌ: النَّامِيَةُ النَّبَاتِيَّةُ وَالْحِسِيَةُ الْحَيْوَانِيَّةُ وَالنَّاطِقَةُ الْقُدْسِيَّةُ وَالْكُلِّيَّةُ الإِلَهِيَّةُ.

كميل كہتے ہيں ميں نے اپنے مولاامير المومنين حضرت على عليه السلام سے سوال کیااور کہا: میں جا ہتا ہوں کہ میرے نفس کے متعلق بیان فرمائیں! تو حضرتً نے فرمایا: اے کمیل! کس نفس کے بارے میں جاننا چاہتے

۲۰۷ معاد شناسی - تیسری جلد

ہو؟ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کیا ایک نفس کے علاوہ بھی کوئی نفس ہے؟

حضرت ناميه نباتيه، حسيه حيوانيه، ناميه نباتيه، حسيه حيوانيه، ناطقه قدسيه اور كليه الهيه پهرامير المومنين عليه السلام نے نفسول ميں سے مرايك كى دو خصوصيت اور يانچ قوه كو بيان فرمايا اور جب نفس كليه الهيه پر بهو نجے تور طب الليان موئے:

١-وَلكُلِّ مِنْ هَذه خَمْسُ قُوىً و خَاصِيْتان؛ فَالنَّاميَّةُ النَّباتيةُ لَهَا خَمْسُ قُوىً:جَاذبَةٌ وماسكةٌ وهاضمةٌ و دافعَةٌ و مربيَّةٌ: ولها خاصِيتان:الرِّيادةٌ و النَّقصانُ، وإنبعاثها منَ الْكَبَدهي أشْبَهُ الْشُيَاء بِنَفْسِ الْحَيَوان والحسيَّةُ الْحيوانيَّةُ لَهَا خَمْسُ قُوىً:سَمْعٌ وَبَصَرٌ وَ شَمْ وَ ذَوْقٌ وَلَمْسُ، وَلَها خَاصَّيتان: الشَّهوةٌ والْعَضَب، وانبعاثها من القَلْبِ؛وَ هي أشْبَهُ الْأَشْياء بِانَفْسِ الاناسي و النَّاطقةُ القُدْسيّة لَهَا خَمْسُ قُوى:فَكَرٌ و علْمٌ و حلْمٌ و نباهةٌ ولَيْسَ لَهَا انبعاتُ وهي أَشْبُهُ الْأَشياء بِالنَّفُوسِ المَلكَية و لها خاصيتان:النَّرَاهَةُ والْحَكْمة.

اور آن نفول میں سے مرایک نفس کی پانچ تو تیں اور دو خاصیتیں ہیں؛ پس نفس نامیہ نباتیہ کی پانچ تو تیں یہ ہیں: قوت ہاضمہ (ہضم کرنے والی)، قوت ماسکہ (رو کنے والی)، قوت ہاضمہ (ہضم کرنے والی)، قوت دافعہ (دفع کرنے والی) اور قوت مربیہ (رشد دینے اور تربیت کرنے والی)۔ اور اس کی دو خاصیتیں ہیں: زیادتی اور کی و نقصان، اس کا مقام جگر ہے۔ اور یہ نفس حیوانی سے بہت زیادہ شبیہ ہے۔ اور نفس حسیہ حیوانیہ کی پانچ قو تیں ہی ہیں: قوت سامعہ (سننے والی)، قوت باصرہ (دیکھنے والی)، قوت فالی)، قوت فالی)، قوت خاصیتیں ہیں: شہوت اور غضب اور اس کا مقام دل ہے اور یہ نفس انسانی سے بہت زیادہ شبیہ ہے۔ اور نفس ناطقہ فدسیہ کی پانچ قو تیں ہی ہیں: قوت گر (سوچنے والی)، قوت ذکر (حفظ کرنے والی)، قوت علم (معرفت و جانئے والی)، قوت حلم (برداشت و خمل کرنے والی)، قوت نباہت (ہوشیاری) ہی نفس ملکوتی سے بہت زبادہ شبیہ ہے۔ اور اس کی دوخاصیتیں ہی ہیں: نزاہت (پاکیزگی) اور حکمت۔ اس کے لیے بدن انسانی میں زبادہ شبیہ ہے۔ اور اس کی دوخاصیتیں ہی ہیں: نزاہت (پاکیزگی) اور حکمت۔ اس کے لیے بدن انسانی میں

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۰۷

وُالْكُلِّيَّةُ الإِلَهِيَّةُ وَلَهَا خَمْسُ قُوىً:بَقَاءٌ فِى فَنَاءِ وَ نَعَيْمٌ فِى شَقَاء وَ عَزَّ فِى ذُلِّ غَنى فِى فَقْرِ وَ صَبْرٌ فِى بَلَاءٍ. وَلَهَا خَاصِيتَانِ:الرِّضَا وَّ التَّسُلُىمُ.

ُ وَهَذِهِ الَّتِي مَبْدَئُهَا مِنَ اللهِ وَإِلَيْهِ تَعُودُ؛قَالَ اللهُ تَعَالَى:وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحَى؛وَ قَالَ تَعَالَى:يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِى إلى رَبِّكِ رَبِّكِ مَرْضِيَّةً وَالْعَقْلُ وَسَطُ الْكُلِّ الْ

ا ـ "شرح د عای صباح " سبز واری قدس سره، ص/۴۵ - ۴۵ -

اور طریکی نے مجمع البحرین، ج م، ص ۱۵ او ۱۱۱، مادہ نفس کے ذیل میں اس حدیث کو نقل کیا ہے اور آخر میں اس عبارت کا اضافہ کیا ہے "لیکلا یقول احد کم شیئا من الخیر و الشر الا لقیاس معقول" و نیز سفینة البحار، ج ۲۰۳۰ میں بھی مذکور ہے۔

اور علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السماء والعالم، طبع کمپنی،ج ۱۲، ص ۱۱، اور طبع حرونی جازی ہے۔ اور روایت کے آخر میں جالا، ص ۸۴ و ۸۵ میں اس روایت کو صوفیوں کی بعض کتابوں سے نقل کیا ہے اور روایت کے آخر میں رقم طراز ہیں کہ: یہ اصطلاحات معتبر روایتوں میں نہیں پائی جاتی اور یہ صوفیوں کے اضغاث واحلام سے مشابہ ہے۔

اور پھر بیان فرمایا کہ بعض صوفیوں نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے کلام میں مذکور پہلے دو نفوس حیوانی جہت سے مخصوص ہیں کیونکہ یہ پہلو دنیا وآخرت میں درد ولذت کا مرکز ہیں اور دوسرے دو نفوس انسانی جہت سے مخصوص ہیں کیونکہ یہ دو نفس دنیا وآخرت کی سعادت کو سموۓ ہوۓ ہیں خاص طور سے آخری نفس کلمہ اللی ہے کہ جس میں کسی بھی فتم کی شقاوت نہیں ہے کہ جس میں کسی بھی میں پھونکی ہے اوراس کی نبیت اپنی طرف دی ہے۔

للذااس د نیامیں کسی بھی طرح کا در دوالم کسی بھی جہت سے اس پر عارض نہیں ہوگا، اور بہ
نفس اکثر لوگوں میں نہیں پایا جاتا بلکہ مزاروں افراد میں سے کسی ایک میں بید نفس پایا جاتا ہے۔ اسی
طرح انسان کے اعضاء وجوارح لذت و درد کے احساس سے عاری ہوجاتے ہیں۔ کیا تم نے مریض کو
سوتے ہوئے نہیں دیکھا جبکہ وہ زندہ ہے، اس کی حِس موجود ہے اور وہ زخم بھی موجود ہے جو بیداری کے

۲۰۸/ معاد شناسی - تیسر ی جلد

نفوس میں سے ایک نفس کلیہ المہیہ ہے جس کے پانچ قوہ ہیں: عین فنا میں بقا، عین رنج و زحمت میں نعمت، عین ذلت میں عزت، عین نیاز مندی میں بنازی اور عین بلا و گرفتاری میں صبر و پائیداری۔اس نفس کی دو خاصیتیں ہیں: اول رضا، دوم تسلیم۔

اس نفس کی خلقت کا مادہ، خدا ہے اور اس کی بازگشت بھی خدا کی جانب ہوگی۔ خداوند عالم کاار شاد ہے کہ: میں نے اپنی روح میں سے اس میں پھو نکا نیز فرمایا: اے وہ نفس جو مقام اطمینان پر پہو نچا اور مطمئن ہوا! اپنے رب کی طرف پلیٹ آ اس حالت میں کہ تو اس سے راضی ہواور وہ بھی تجھ سے راضی ہے؛ یہ نفس کے در جات ومراتب ہیں اور عقل ان تمام نفوس کے در میان میں موجود ہوتی ہے۔

عالم میں تکلیف پہو نچارہاتھالیکن اس کے باوجود سوتے ہوئے در دکا احساس نہیں کرتا کیونکہ احساس در دکا مادہ اپنی صورت کے ساتھ عالم شہادت سے عالم برزخ کی طرف متوجہ ہو گیاللذا اس کے پاس جو پچھ ہے خیر ہے اور کسی قتم کی برائی، رخ والم نہیں ہے۔جب مریض بیدار ہوتا ہے یعنی عالم شہادت سے لوٹ آتا ہے اور حواس کی منزل میں داخل ہوجاتا ہے تواس کے تمام در دورخ بھی ظام ہوجاتے ہیں۔ اگر عالم برزخ میں درد وعذاب ہو تواس طرح خواب میں وحشت زدہ ودہشت انگیز ہوگا اور اگر لذت و سرور ہو تو خواب میں بھی نیک ہوگا وہ جہال منتقل ہوتا ہے در دوالم ، لذت و سرور اس کے ساتھ ہی منتقل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی نیک ہوگا وہ جہال منتقل ہوتا ہے در دوالم ، لذت و سرور اس کے ساتھ ہی منتقل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا حال یہی رہے گا۔ انتھا۔

نیز اس روایت کو مرحوم فیض نے اپنی کتاب کلمات مکنونہ، ص ۲۴ مطبوعہ سٹگی میں کلمہ ۲۳۲ کے ضمن میں بیان کیا ہے؛اور اسی طرح شخ بہائی نے اپنی کشکول تیسری جلد کے ابتدامیں ص ۲۳۲ مطبوعہ نجم الدولہ میں بھی نقل کیا ہے۔

ستر ہو یں مجلں۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / <mark>۲۰۹</mark>

یعنی ان نفوس کا قوام عقل پر ہے جیسے پرکار کا دائرہ اپنے مرکز و محور کے گرد گھو متا ہے اسی طرح ان نفوس کا وجود عقل سے وابسٹگی رکھتا ہے۔ عالم امکان میں نفوس قد سیہ مجر دہ کی تا تیر پر دعائے رجبیہ کی دلالت

اا- شخ طوس این کتاب مصباح المتجد میں رقمطراز بیں که ایک گروہ نے ابن عیّاش سے نقل کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: مجھ سے خیر بن عبد اللہ نے اس حدیث کو بیان کیا کہ جو شخ کبیر ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید رضی اللہ عنہم کے ذریعہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی تائید کے ساتھ حاصل ہونے والے منجملہ احکام میں سے ہے جس میں حضرت نے ماہ رجب میں روزانہ اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے:
میں حضرت نے ماہ رجب میں روزانہ اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے:
اللّٰلَهُم الّٰی اِسْمُلُک مِعَانی جَمیع مَا یَدْعُوک بِه وُلاہُ اُمْرِک الْمَاصِفُونَ لِقُدْرَتِکَ الْمُعْلِنُونَ الْمَامُونُونَ فَلَیْ سِرِک، الْمُسْتَبْشِرُونَ بِامْرِکَ الْوَاصِفُونَ لِقُدْرَتِکَ الْمُعْلِنُونَ لِعَظَمَتک.

اور پھر فرماتے ہیں:

اَسْئَلُکَ مَا نَطَقَ فَیْهِمْ مَنْ مَشیَّتکَ فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِكَلَمَاتکَ وَ اَسْئَلُکَ مَانِ اللَّانَ لَيَا لَكَلَمَاتکَ الَّتِي لَا تَعْطیْلَ لَهَا فَی كُلِّ مَكَانِ؛ يَعْرِفْکَ بِهَا مَنْ عَرَفَکَ لَا فَرْقَ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهَا(بینهَم) الَّاأَنَّ هُمْ عَبَادُکَ وَ يَعْرِفْکَ بِهَا مَنْ عَرَفَکَ لَا فَرْقَ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهَا(بینهَم) الَّاأَنَّ هُمْ عَبَادُکَ وَ خَلْقُکَ، فَتْقُهَا وَ رَبُقُهَا بیدکَ، بَدْوْهَامنْکَ وَ عَوْدُهَا إِلَیْکَ أعضادٌ وأشهادٌ

۱۲۱۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

ومُنَاةٌوَأَذوادٌ وحَفَظةٌ وَ رَوَّادٌ فَبِهِمْ مَلَأْتَ سَمَائَكَ و أَرْضَكَ حَتَّى ظَهَرَ أَنْ لَا اللهَ اللّ اَنْتَ '،'

اے پروردگار! میں تجھ سے انہیں تمام معانی و مفاد کے حوالے سے سوال کرتا ہوں جس کے حوالے سے تیرے اولیاء تجھ سے سوال کرتے ہیں، تیرے وہ اولیائے امر جو تیرے اسرار کے امین تھے اور تیرے امر کی بشارت وینے والے تھے، جو تیری قدرت کی توصیف کرنے والے اور تیری عظمت ور فعت کا اعلان کرنے والے تھے۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ان کے گفتار میں آنے والی تیری مشیت وارادہ کے حوالے سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح تونے انہیں اپنے کلمات کا مخزن بنایا اور اپنی توحید کا سطون قرار دیا اور اپنی یکتائی کی جلوہ نمائی کا مرکز بنایا اور انہیں اپنے تعطیل نا پذیر منصب پر فائر کرکے مرمقام پر معین کیا اس طرح کہ جس نے ان کے مقام کی معرفت حاصل کی اس نے مجھے پہچان لیا، ان میں اور تجھ میں اس کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ تیرے بندے لیا، ان میں اور تجھ میں اس کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ تیرے بندے

ا ـ "مصباح المتهجّر " ص/۵۵۹ ـ

۲۔ معاصر محترم عالی جناب شخ محمہ تقی شوشتری نے اپنی کتاب "الاخبار الدخیلیہ " میں اس توقیع کو من گھڑت زیار توں میں سے شار کیا ہے اور اس کی سند میں ضعف کے علاوہ اس بات کے باطل و مر دود ہونے پرسات دلیلیں بھی بیان کی ہیں۔

لیکن الحمد للہ ہم نے تقریبا ۲ اصفحات پر مشتمل ان کی تمام دلیلوں کا مفصل ومد لل جواب دیا ہے کہ جس

کیکن الحمد للہ ہم نے تقریبا ۱۲ صفحات پر مشتمل ان کی تمام دلیلوں کا مفصل ومد لل جواب دیا ہے کہ جس میں ثابت کیا ہے کہ ان کا کلام بے بنیاد و صحیح نہیں ہے۔

(پیرسالہ جنگ نمبر ۷ میں ۳۸۱ سے ۳۹۱ تک درج ہے اور اللہ شناسی کی دوسری جلد کے آخر میں بھی مذکورہے، من اداد با فلد اجعها) ہیں اور تو ان کا خالق، ان کی لب گشائی و خاموشی تیرے ہاتھ میں ہے، ان کی ابتدا تھھ سے ہے اور ان کی بازگشت بھی تیری طرف ہے۔ وہ تیرے دین کے قوت بازو، گواہ، نقدیر،مدافع، نگہبان اور نشروا شاعت کرنے والے ہیں، انہیں کے واسطے سے تو نے اپنے آسان و زمین کو پر کردیا حتی کہ ظاہر ہوگیا کہ تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔

اور پھر کچھ فقرے ارشاد فرماتے ہیں:

بِاسْمِکَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَجْلِّ الْأَكْرَمِ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَأَضَآءَ وَ عَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ.

میں تجھ سے ان اساء کے حوالے سے سوال کرتا ہوں جو تیرے تمام اساء میں سے زیادہ بزرگ جلیل و مکرم ہیں، وہ اساء کہ جب تونے انہیں دن پر رکھا تو وہ روشن ہوگئے اور جب شب پر رکھا تو وہ تاریک ہو گئیں۔

جی ہاں، یہ دعائے شریف بلند پایہ مطالب عرفان اصولوں پر مشتمل ہے اور عالم امکان پر مجرد نفس قدسیہ کی تا ثیر کو بیان کرتی ہے جسے سید ابن طاوؤس و تفعمی وغیرہ جیسے بزرگ علماء نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ ا

۱۲۔ محمد بن یعقوب کلیٹی نے اپنے بعض اصحاب سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے قاسم بن کیل سے، انہوں نے اسین بن تُویر سے کہ انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے، اور انہوں نے حسین بن تُویر سے کہ

ا۔ "اقبال" ص ۱۳۲۷ اور "مصباح" تفعمی ، ص ۵۲۹ اور "بلد الامین " تفعمی ، ص ۱۷۹ ان بزر گوں نے ابن ابن عیاش سے نقل کیا ہے۔ اور بحار الانوار ، ج۲۰، ص ۳۳ ساور ۴۴ میں اقبال سے نقل ہوا ہے۔

۲۱۲/ معاد شناسی - تیسری جلد

انہوں نے کہا: ہم یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابوسلمہ سرّاج کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے اور ہم میں سے عمر میں سب سے بڑے یونس حضرت سے ہم کلام تھے حتی کہ یونس نے عرض کیا: میں حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کا خواہشمند ہوں تو کس طرح زیارت کروں اور کیا کہوں؟

توحفرت نے شطِّفرات میں عسل کرنے اور طاہر لباس پہننے و ننگے پیر جانے اور خدا کی تعظیم، حمد و ثنا، تحلیل و تکبیر و تشبیح کے اذکار اور صلوات جیجنے کا حکم دیااور پھر یونس کو ایک زیارت تعلیم فرمائی جس کے چند فقرے مندرجہ ذیل ہیں:

"ارادة الرب في مقادير اموره تهبط اليكم" كي ولايت

تكوينيه پر دلالت

وَبِكُمْ تُنْبِتُ الْأَرْضُ أَشْجَارَهَا وَ بِكُمْ تُخْرِجُ الْأَشْجَارُ أَهْارَهَا وَ بِكُمْ تُخْرِجُ الْأَشْجَارُ أَهْارَهَا وَ بِكُمْ تُنْزِلُ السَّمَاءُ قَطْرَ هَا وَرِزْقَ هَا وَ بِكُمْ يَكْشُفُ اللهُ الْكَرْبَ وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ اللهُ الْغَيْثَ وَ بِكُمْ تَسِيْخُ الْأَرْضُ الَّتِيْ تَحْمِلُ أَبْدَانَكُمْ وَ تَسْتَقِرُ جَبَالُ هَا عَنْ مَرَاسِي هَا.

ا۔ تسمح بغیر نقط کے سین و یاد و خاء کے معنی استقرار واشخکام پید اکرتا و خابت رہنے کے ہیں۔ "مرآت العقول" میں بیان ہوا ہے کہ بعض ننخوں میں یسبح بیان ہوا ہے جو کہ تشبیح کے مادہ سے ہے، اگر فعل کو مجبول پڑھیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زمین آپ کے جسموں کی برکت سے پاک و پاکیزہ ومقد س ہوجاتی ہے کیونکہ آپ کے سبب اس میں خیر و رحمت پیدا ہوجاتی ہے۔ "مرآت"مطبوعہ سنگی،ج/۳، ص/۳۲۲

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۱۳

إِرَادَةُ الرَّبِّ في مَقَاديْرِ أُمُوْرِهِ تَهْبِطُ الَيْكُمْ وَ تَصْدُرُ مِنْ بيُوْتِكُمْ وَ الصَّادِرُ عَمَّا فُضِّلَ مِنْأَحْكَامِ الْعِبَادِ

آپ کے سبب زمین پر درخت اگتے ہیں، آپ کے سبب درخت کھل دیتے ہیں، آپ کے سبب درخت کھل دیتے ہیں، آپ کے سبب درخت کھا دیتے ہیں، آپ کے سبب آسان سے بارش ہوتی ہے اور رزق نازل ہوتا ہے، آپ ہی کے سبب خداوند عالم غم و اندوہ کو ختم کردیتا ہے، آپ ہی کے سبب خداوند سجان باران رحمت کو نازل کرتا ہے، آپ ہی کے سبب زمین جو آپ کے جسموں کو اٹھاتی ہے وہ ثابت مستقر و شکم رہتی ہے، آپ ہی کے سبب پہاڑ اپنی جگہ پر مستقر رہتے ہیں اور حرکت و شزلزل کے شکار نہیں ہوتے۔

اپناندازے اور تقدیر امور کے مطابق اراد ؤیرور دگار آپ پر نازل ہوتا ہے اور پھر آپ کے گھروں سے صادر ہوتا ہے نیز تمام خدا کے بندوں کے تفصیلی احکام آپ ہی کے گھر سے صادر ہوتے ہیں۔

ان فقروں سے واضح ہوجاتا ہے کہ آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے نفوس قد سیہ کااثر پورے کا نئات پر ہے، یعنی وہ رحمت اللی کے واسطہ فیض ہیں اور ان کے نفوس رحمت و مقام اعتراف کو حاصل کرنے کے دریچہ وآئینہ دار اور اسے عالم امکان میں منتشر کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

اسی مقام پراخمال ہے کہ اس سے مرادیہ ہو کہ ان کے امور دین واحکام تشریعی کی تبلیغ وترو یج کی برکت سے زمین وآسان بھی پُر برکت ہوجاتے ہیں

ا۔ تہذیب میں درج نسخہ میں "فضل "کی جگه " نقل " تحریر کیا گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۱۴/ معاد شناسی - تیسری جلد

کیکن میہ معنی ظامر کے خلاف ہے کیونکہ میہ معنی مجازی ہے جو بغیر قرینہ کے قابل قبول نہیں ہے۔

ان فقرول سے پہلے کے بعض فقرات میں بھی امور کو بی میں حضرت کے خون مقد س اور شہادت کی تا ثیر کو صراحت سے بیان کیا گیا ہے، حسیا کہ یہ مذکورہ ذیل فقرات: اَشْهَدُ اَنَّ دَمَکَ سَکَنَ فِی الْخُلْد، اَقْشَعَرَّتْ لَهُ اَظْلَهُ الْعَرْشِ، وَبِکَی لَهُ جَمِیْعُ الْخَلائقِ، وَبِکَیْ لَهُ جَمِیْعُ الْخَلائقِ، وَبِکَیْ لَهُ وَمَا فِیْ هَنَّ وَ مَا بَیْنَ هُنَّ وَمَنْ السَّمَّاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُوْنَ السَّبْعُ وَمَا فِیْ هَنَّ وَ مَا بَیْنَ هُنَّ وَمَنْ يَتَقَلَّبُ فِی الْجِنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ خَلْقِ رَبْنَاوَمَا یُری وَمَا لَا یَری.

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا خون مقدس بہشت بریں میں جاوداں ہے اور عرش الہی کے سائبان اس کے لئے لرز رہے ہیں اور تمام مخلو قات خدا نے اس خون پر گربہ کیا ہے، نیز ساتوں آسان اور ساتوں زمین کے طبقات اور

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۱۵

ان کے در میان موجود ہر چیز اور ان میں موجود تمام اشیاء نے اس پر گریہ کیا ہے، بہشت و دوزخ میں موجود ہر شخص اور ہر چیز جو حرکت کر سکتی ہے اور ایک زندہ و متحرک موجود ہے، خداکی تمام مخلو قات چاہے وہ قابل رویت ہوں یانہ ہوں تمام کے تمام نے اس خون مطہر کے لئے گریہ کیا ہے۔

ان فقرات کی صراحت کو دیکھتے ہوئے کس طریقہ سے اس کو مجازی معنی پر حمل کیا جاسکتا ہے کہ جو واضح طور پر حضرت کے خون مطہر کی تمام مخلو قات پر تا ثیر کو عمومی طور پر بیان کرتے ہیں۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے دست مبارک سے تحریر روایت

الله مجلسی نے " بحار الانوار " میں شہید اول کے شاگرد شخ حسن بن سلیمان کی مولفہ کتاب " محتفر " سے نقل کیا ہے کہ روایت ہوئی ہے کہ مولانا ابی محمد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ایک نامہ میں اس طریقہ سے لکھا ہے:

اَعُوْذُبِاللهُ مَنْ قَوْمِ حَدَفُوْا مُحْكَمَاتِ الْكَتَابِ وَ نَسُوْاللهَ رَبَّ الْأَرْبَابِ وَالنَّبِيّ وَ سَاقى الْكَوْتَرَ فِي مَوَاقِفَ الْحسَابِ وَ لَظَي وَ الطَّامَّةِ الْأُرْبَابِ وَالنَّبِيّ وَ فَيْنَا النَّبُوّةُ وَالْوَلَايَةُ الْكُبْرِي وَ نَعِيْمِ دَارِ الثَوَابِ فَنَحْنُ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ، وَ فَيْنَا النَّبُوّةُ وَالْوَلَايَةُ وَالْكَرْمُ،وَنَحْنُ مَنَارُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُتْقَي وَالْأَنْبِيَاءُ كَانُواْ يَقْتَبِسُونَ مَنْ أَنُوارِنَا وَ يَقْتَفُونَ آتَارَنَا وَسَيَظْهَرُ حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ بِالسَّيْفِ الْمُسْلُولُ لِإِظْهَارِ الْحَقِّ.

وهذا بخط الحسن بن علّى بن محمّد بن على بن موسى بن جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن علّى امير المومنين.

اس گروہ سے خدائی پناہ چاہتا ہوں کہ جنہوں نے کتاب خدائی محکم آیات کو نظر انداز کیا اور خداوند رب الارباب کو فراموش کردیا اور پیغیبر اکرم اللہ اللہ وساقی کوٹر امیر المومنین علیہ السلام کو اور روز قیامت کے حساب وکتاب، جہنم کی سختیوں و بہشت کی نعمتوں اور خداکے دار ثواب کو اپنے ذہنوں سے محو کردیا۔

جبکہ ہمارا مقام سب سے بلند ہے، مقام نبوت و ولایت و کرم ہم سے جاری وساری ہے، ہم ہدایت کے روشن منارے اور خدا کی مشحکم رسی ہیں،
گذشتہ پنجمبروں نے ہمارے انوار سے کسب فیض کیا اور ہمارے نقش قدم کی پیروی کی۔ جلد ہی مخلو قات پر خدا کی جحت؛ کھپنجی ہوئی شمشیر کے ساتھ اظہار حق کے لئے ظہور کرے گا۔

یہ خط حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی امیر المومنین علیهم السلام کا ہے۔

چودہ معصومین علیہ السلام کی ارواح طیبہ عالم نور و مجر دہ ہیں نیز روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ایک خط میں اس طریقہ سے تحریر فرمایا کہ:

ا ـ " بحار الانوار "ج ۷ ، ص ۳۳۸ مطبوعه کمیانی ، ج ۲۶۸ ، ص ۲۶۴ ـ

Presented by Ziaraat.Com

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۱۷

قَدْ صَعَدْنَا ذُرَى الْحَقَائِقِ بِأَقْدَامِ النَّبُوَّة وَالْوَلَايَة؛وَنَوَّرْنَا سَبْعَ طَبَقَاتِ أَعْلَامِ الْفَتْوَى بِالْ هدَايَةَ. فَنَحْنُ لُيُوْتُ الْوَغَى وَ غُيُّوْتُ النَّدَى وَ طَعَّانُ الْعَدْى، وَ فَيْنَا السَّيْفُ وَ الْقَلَمُ فِى الْعَاجِلِ، وَلَوَاءُ الْحَمْد وَالْحَوْضُ فِى الْآجِلِ. وَ اَسْبَاطُنَا حُلَفَاءُ الدِّيْنِ، وَخُلَفَاءُ النَّبِييِّنَ وَ مَصَابِيَحُ الْأُمَمِ وَ مَصَابِيَحُ الْأُمْمِ وَ مَصَابِيَحُ الْأُمْمِ وَ الْكَرَمِ.

مَفَاتِيْحُ اَلْكَرَمِ. فَالْكَلِيْمُ ٱلْبِسَ حُلَّةَ الْإصْطفَاء لِمَا عَهِدْنَا مِنْهُ الْوَفَاءَ وَ رُوْحُ الْقُدْسِ في جَنَانِ الصَّاغُورَة ﴿ ذَاقَ مَنْ حَدَائقَنَا الْبَاكُوْرَةَ ۚ

ا۔ " بحار الانوار " مطبوعہ کمپانی میں " صاغورہ " کو غین کے ساتھ نقل کیا گیا ہے جبکہ نسخہ بدل کے طور پر قاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور بحار مطبوعہ حروفی میں اس کے برعکس نقل کیا گیا ہے اس طرح کہ اصل نقل قاف کے ساتھ ہے جبکہ نسخہ بدل کے طور پر غین کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ لسان العرب میں بیان کیا گیا ہے کہ " صاقورہ " تیسر سے آسان کا نام ہے۔

لیکن کتب لغت میں حقیر کو "صاغورہ " لفظ نہیں ملا اور اگر ہم اسے چھوٹے و صِغرُ کے معنی میں لیں تو یہ عالم مثال و عالم رز کی بہشت ہو گی جو کہ دیگر بہشتوں کی نبیت چھوٹی اور محدود ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کلمہ کو جنان (جنت کی جعع) کی صفت قرار دیا جائے لیکن یہ نامناسب ہے کیونکہ حدیث میں کلمہ جنان الف ولام کے بغیر آیا ہے لہذا "الصاغورہ " اس کے لئے صفت نہیں بن سکتا؛ اور اگر جنان پڑھیں جو کہ ہر چیز کے وسط و قلب کے معنی میں ہے اور اس کی جمع اجنان ہے تواس صورت میں سابقہ اشکال کے ساتھ دیگر جہات سے بھی نامناسب نظر آتا ہے جیسے کہ جنان مذکر ہے اور صاغورہ مونث ہے لہذا یہ صفت نہیں بن سکتی۔ لیکن ہم نے روایت کے تحفظ اور اس کے الفاظ کو رد و ساغورہ مونش ہے لہذا ہے صفت نہیں میں حکی۔ لیکن ہم نے روایت کے تحفظ اور اس کے الفاظ کو رد و بیل سے محفوظ رکھنے کے لئے اس حدیث کو بغیر کسی تغیر وتر میم کے ذکر کیا ہے۔

۲_" بحار الانوار "ج2، ص۳۳۸، مطبوعه کمپانی، ج۲۲، ص۲۲۵و۲۲۸ مطبوعه حیدری اس حدیث کا تتمه اس طریقه سے ذکر ہواہے:

وَشيعَتْنا الفئَةُ النَّاجِيةُ والفرقةُ الزَّاكِيةِ صارُوا لِنارِدْءاً و صَوْناً و عَلَى الظَلَمَةِ الباً وَ عوناً سَيسفرلنا(وسَينْفَجرلهِم) يَنابِيع الحيوان بَعدَلظى النِّيران لتمام آل حم طه الطَّواسين من السِّنين وهذا الكتاب درَّةٌ منْ دُررالرِّحمة و قطرة من بحراالحكمة وكتب الحسن بن على العسكرى في سنة اربع وخمسين وماتين.

بتحقیق ہم نبوت و ولایت کے قد موں کے ذریعہ حقائق کے بلند ترین مقام پر بہونچ گئے اور علامات فتوی کے ساتوں طبقوں کو ہم نے اپنی ہدایت سے روشن کردیا۔

للذا ہم مرد میدان ہیں، باران رحمت کا سبب اور دہثمنوں کو سر گلوں کرنے والے ہیں اس دنیائے عاجل میں شمشیر و قلم ہمارے ہاتھوں میں ہے اور آخرت آجل میں خدا کا لوای حمد اور حوض کوثر بھی ہمارے ہاتھوں میں

ہماری اولاد دین کی ہم پیان، شریعت سید المرسلین کی متعمد، پیغیبڑکے خلفاء، امتوں کے لئے ہدایت کے روشن چراغ اور عطا ، بخشش و کرم کے سرچشمہ ہیں۔

موسیٰ بن عمران کلیم اللہ کو انتخاب کے خلعت فاخرہ سے مزین کیا گیا کیونکہ ہم نے انہیں عہد کی پاسداری میں پائیدار و شحکم پایا اور روح القدس نے بہشت "صاغورہ" (بہشت آسان سوم) میں ہمارے تھلوں سے بھرے باغات کا صرف مزہ چکھا تھا۔

۱۳ حضرت فاطمه زمر اسلام الله عليها كى زيارت ميں بيان ہوا بي كه: السَّلامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ الَّذِى خَلَقَكِ فَوَجَدَكِ لَمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةٌ

ستر ہوس مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را<u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۱۹

اور دوسری روایت کے مطابق حضرت فاطمہ زمرا سلام الله علیها کی زیارت میں وارد ہوا ہے کہ: السَّلامُ عَلَیْک یَا مُمْتَحَنَهُ امْتَحَنَکِ الَّذِی خَلَقَکِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَکِ وَ کُنْت امْتَحَنَکِ بِهَ صَابِرَةٌ ا

اے دختر رسول خدالٹا ٹی ایکٹا تم پر سلام! اے امتحان شدہ تم پر سلام جو ایٹ انتخاب میں کھری اتریں، تمہارا امتحان اس ذات نے لیا جس نے تمہیں خلق کیا تھا جبکہ تم مراتب امتحان کی نسبت صابراور ثابت قدم رہیں؟

خلقت سے پہلے امتحان سے مراداس عالم میں خلقت ہے اور یہ دعاعالم زر پر دلالت کرتی ہے یعنی خدانے تمہاری روح کواس عالم میں تجھیخے سے پہلے عالم مجر دمیں خلق کیا تھااور امتحان کے مراحل سے گزاراتھا۔

10- شب بعثت رسول خدالتُّهُ اللَّهُ عنه مربوط دعا ہے جسے شخ معنی نے اپنی کتاب بلد الامین میں ذکر کیا ہے کہ: اَلَّلهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِالتَّجَلِّی الْأَعْظَمِ فِی هَذِهِ اللَّیلَةِ مِنَ الشَّهْرِ الْمُعَظَّمِ

پروردگار! میں تیرے ذریعہ عظیم قرار دیئے گئے مہینے کی اس شب میں تیرے مقام عزّ و جل سے متجلی ہونے والے بزرگ ترین ذات کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

ارجمال الاسبوع، ص اسو ۳۲ مطبوعه سنگی؛ بحار الانوار، ۲۰۱۰، ص ۲۱۲ و ۲۱۳ حضرت فاطمه زمر اسلام الله الله علیها کی دوسری زیارت کو اس مضمون و مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ شخ طوس ؓ نے اپنی کتاب تہذیب، ۲۰، ص ۱۰ ۲ میں متصل سند کے ساتھ حضرت محمد تقی علیه السلام سے نقل کیا ہے نیز مجلس ؓ نیز مجلس ؓ نے تحفۃ الزائر، ص ۵۰ مطبوعه سنگی میں اور محدث فمی نے ہدیة الزائرین، ص ۲۵۵ مطبوعه سنگی میں روایت کی ہے۔

اور اس کے بعد بہت سے فقرات بیان کرتے ہیں حتی کہ اس جملہ تک پہو نچتے ہیں: وَبِاسْمِکَ الْأَعْظَمِ اللَّهُ عَلْمَ اللَّهُ عَلْمَ اللَّهُ عَلْمَ عَلْمَ اللَّهُ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ اللَّهُ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ اللَّهُ عَلْمَ عَلَيْمِ اللَّهُ عَلْمَ عَلَيْمِ عَلَيْكُ مَا عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلَى عَلَيْمِ عَلْمَ عَلَيْكِ عَلَى عَلَيْمِ عَلَيْكُ عَلْمَ عَلْمُ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُ عَلْمَ عَلَيْكُ عَلَيْمُ عَلَيْكُ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُ عَلْمَ عَلَيْكُمُ عَلَى عَلَيْمَ عَلَيْمُ عَلَيْكُ عَلْمَ عَلَيْكُ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُمُ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُمُ عَلْمَ عَلَيْكُمْ عَلْمَ عَلَيْكُمْ عَلْمَ عَلَيْكُمْ عَلْمَ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلْمَ عَلَيْكُمْ عَلْمُ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلْمُ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمُ عَلْمُ

میں بچھ سے تیسرے اُس اُسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو بزرگ ترین، بزرگ ترین،بزرگ ترین جلیل القدرترین ومکرم ترین اسم ہے، تیرا وہ اسم کہ جب تونے اسے خلق کیا تونے اسے اپنے سایہ میں رکھا اور جو تیرے علاوہ کسی کی جانب استخراج نہیں رکھتا۔

اس اسم سے مراد حجاب اقرب وصادر اول واسم اعظم ہیں جو احدیت و واحدیت کے در میان نقطہ وحدت ہے، تمام مخلوقات و موجودات اس کے وسیلہ سے خلق ہوئے ہیں اور عالم کثرت کے سلسلہ مراتب مخروطی شکل میں قرار پائے ہیں (کہ جس میں سب سے اوپر بلا تشبیہ) نقطہ ذات لم بزل ولا بزال اور اس کا عظیم قاعدہ، عالم طبیعت ومادہ وہیولی ہے اور اس کے دیگر قاعدے، مختلف عوالم اور ان کے موجودات و مخلوقات قُرب و بُعد کے اعتبار سے نقطہ اجتماع ہیں)

واضح رہے کہ روایات معصومین علیہم السلام میں وارد دلیلیں جو اس عالم پر بلند پایہ مجرد موجودات و نفوس قد سیہ وارواح ملکو تیہ کی تا ثیر پر دلالت کرتی ہیں وہ بے حد وبے حساب ہیں اور ہم نے اس مقام پر نمونہ کے طور پر چند روایات کو بیان کیا نیز قرآن کریم کے نقطہ نظر سے بھی بیان کیا کہ جس میں کتاب الہی میں واضح طور پر حوادث کا کنات کی نسبت فرشتوں کی طرف دی گئ

ستر ہویں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت /۲۲۱

ہے اور ایک حکم کلی اور دائمی سنت کے عنوان سے اس عالم میں موثر اور تدبیر میں واسطے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس مقام پر بیان کی گئ آ بیتی اس حقیقت کوروش کرتی ہیں کہ چاہے بیغیروں کا بھیجنا، احکام کی تشریع، وحی میں شیاطین کی مداخلت کو دفع کرنا، استغفار کے ذریعہ مومنوں کی تائید و تظہیر ہونا یا انسان کی خدا کی جانب بازگشت، قبض روح کی آ یات کا ظہور، برزخ و قیامت کے مسائل اور بہشت ودوزخ کے نگہبانوں کی ذمہ داریاں اور تمام ملائکہ جو شفاعت و حضور وارض اور عالم آخرت میں و قوع پذیر ہونے والے واقعات کے ذمہ دار ہیں، یا چاہے اس کا کنات کے امور جیسے مرض، صحت، توفیق، سعادت، شب وروز، چہار فضلوں کا آناجانا، آب وہوا کا تبدیل ہونا، برّ و بحر کے حوادث کونیہ، ہوا کا چانا، زمین اور آ سمان کے در میان بادلوں کا مسخر ہونا اور ان کے وقت کی تعین وغیرہ کی تدبیر میں ان کا واسطہ ہونا ہو قرآن کی آ یات واضح طور پر ان تمام مسائل کو بیان کرتی ہیں۔

ا ـ سورهٔ فاطری آیت ا ـ

بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُوْنَ اور آب كريمه كريمه كريمه كريمه يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُوْمَرُوْنَ مَا مَيْ غور وَفَكر كريمة كريمة وَاسْ يروشن موجائے گاكه خداوند عالم نے فرشتوں كو اپنى سنت پر خلق كيا اور انہيں اس كا ننات كى ذمه دار بال دى ہيں۔

للذافر شے خدااور اس کی مخلوقات کے در میان فیض ورحمت الہی میں فقط واسط ہوں اور کبھی فقط واسط ہیں اور یہ فقط اتفاق نہیں ہے کہ کبھی فرشتے واسط ہوں اور کبھی مخلوقات کے امور بغیر واسطے کے انجام پائیں کیونکہ خداوند عالم نے انہیں اسی مقصد کے لئے خلق کیا ہے جسیا کہ ارشاد رب العزت ہے جاعلِ الْمَلَائِكَة رُسُلاً اور یہ ان کاوظیفہ اور ان کی ذمہ داری ہے۔ سنت الہی میں تغییر و تبدیلی ممکن نہیں ہے جسیا کہ ارشاد خداوندی ہے فکن تَجِدَ لِسُنَّة اللهِ تَبْدِیْلاً وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّة اللهِ تَبْدِیْلاً وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّة اللهِ تَبْدِیْلاً نیز اِنَّ رَبِّی عَلی صِرَاط مُسْتَقیْم وہ پروردگار تہیشہ سید سے راستے اور کج و انحراف سے عاری صراط پر امور خلق کی تدبیر و تبدیر و افاضہ فرماتا ہے۔

یہ راستہ سیدھاومتنقیم ہے یعنی ایبا ثابت وسلسل آگے بڑھنے والا راستہ ہے کہ جس میں کلی وعمومی طور پر کوئی گڑھا یا خلل نظر نہیں آتا۔

> ارسورهٔ انهیاء ، آیت ۲۷-۲۷ ۲ سورهٔ نحل ، آیت ۵۰ سرسورهٔ فاطر ، آیت ۳۳ س

> > سم_سورهٔ بهوده آیت ۵۲_

ستر ہویں مجلں۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۲۳

لا نکہ کو واسط فیض اللی قرار دینے والی آیات کے در میان کوئی منافات نہیں ہے جیسا کہ آبیہ کریمہ میں ارشادرب العزت ہے: وَ هَا هِنَّا إِلا لَهُ هَقَامٌ مَّعْلُومٌ. اہم میں سے کوئی بھی فرداییا نہیں ہے جس کے لئے خداوند عالم کی جانب سے مخصوص مقام معین نہ کیا گیا ہو، دوسری آیت میں ارشاد ہوا: مُطاع ثمٌ أُمِینِ. اجر ئیل فرشتوں کے مورد اطاعت اور مقام مقدس میں وی الہی کے امین بین نیز ارشاد ہوا: حَتی إِذَا قُرِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا هَاذَا قَلَ رَبَّكُمْ قَالُوا الْحَقَ. آجب روز قیامت وشفاعت کی ذمہ داریوں کے وقت فرشتوں کے دلوں سے خوف وہر اس اٹھالیا جائے گا تو بعض ملائکہ دوسرے ملائکہ سے سوال کریں گے ؟ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ تو وہ جواب دیں طلائکہ سے سوال کریں گے ؟ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ تو وہ جواب دیں گے: حق بیان کیا۔

مستفیض بلکه متواتر روایات میں بھی ان کے مختلف درجات و متفاوت مقامات کو بیان کیا گیا ہے اور آیہ کریمہ: إِنَّ الَّذِینَ عِندَ رَبَّك لایَستَكْبرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَ یُسبَحُونَهُ وَ لَهُ یَسجُدُونَ. اَ جُولُوگُ تمہارے پروردگار کے پاس سکونت پذیر ہیں وہ عبادت خدا سے ہر گز سر پیچی نہیں کرتے اور تکبر میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور خدا کے لئے

اله سورهٔ صافات، آیت ۲۲۴

۲۔سورهٔ تکویر،آیت۲۔

۳_سورهٔ سا، آیت ۲۳_

۳ ـ سورهٔ اعراف، آیت ۲۰۲ ـ

سجدے بجالاتے ہیں وہ اور آبہ کریہ: وَ مَنْ عِندَهُ لایسَتکْبرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَ لایسَتَحْسرَونَ * یُسبحُونَ الَّیْلَ وَ النهارَ لایَفْترُونَ. 'جولوگ خداکے پاس کونت رکھتے ہیں وہ خداکی عبادت اور اس کی پرستش سے سرتابی نہیں کرتے اور اس کی پرستش سے سرتابی نہیں کرتے اور اس کی پرستش سے سرتابی نہیں اور اس کے یہی بار خاطر نہیں ہوتے ان دونوں آیات میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ملائکہ کی عبادت تعبیج و جود سے مراد تدبیر امور عالم و افاضہ فیض کے سلسلے میں مقرر ان کی ذمہ داریاں ہوں کیونکہ اوامر اللی کا امتال و طبیعت بھی عبادت کا مصداق ہے للذا ہر فرشتہ اپنے سپر دکی گئی ذمہ داری کو انجام دینے میں مشغول ہے اور اس کا بیہ عمل خداکی عین عبادت تسبیح و سجدہ ہے۔ شاید خداوند عالم کے اس ارشاد میں اسی معنی کی طرف اشارہ کیا گیا و سجدہ ہے۔ فیلیہ یسجد ما فی السماوات و مَا فی الأرْضِ مِن دَابَّة وَ الْمَلائكَةُ وَهُمْ لایسَتَکْبرُونَ. ' زمین اور آسانوں کے در میان موجود ہر چیز جو حرکت میں ای موجود ہر چیز جو حرکت میں ای وائی وائیبار نہیں کرتے۔

ا۔سورۂ انبیاء ، آیت ۲۰-۱۹۔ ۲۔سورۂ نحل ، آیت ۴۷۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۲۵

فرشتے صرف واسطہ ہیں اور فعل وصفت خداوند عالم سے مخصوص ہے

واضح رہے کہ بیان کئے گئے معانی و تحقیق سے امور تکوینی کی انجام دہی، اس کا نئات کے حوادث اور موت اور اس کے بعد کے و قائع میں فرشتوں کی وساطت ثابت ہو جاتی ہے لیکن فرشتے اپنے عمل میں مستقل نہیں ہیں بلکہ وہ صرف واسطہ ہیں۔ ملک مقرب احکام اللی کو اسم اعظم سے اخذ کرتے ہیں اور اپنے تحت ملا نکہ تک پہنچاتے ہیں اور وہ اپنے نیچے کے فرشتوں کو بہو نچاتے ہیں حتی کہ وہ احکام ان جزئی فرشتوں تک پہنچ جاتا ہے جو خود امور عالم کو انجام دیتے ہیں۔

خلاصہ بیہ کہ تمام حول و قوت، ارادہ وقدرت، علم و حیات، ذات احدیت تعالیٰ سے مخصوص ہے اور ملائکہ کی وساطت، آلیت ومر آتیت کسی طرح بھی اساء وصفات کے ذات باری تعالیٰ میں منحصر ہونے سے منافات نہیں رکھتیں۔

تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظّالِمُوْنَ عُلُوّاً كَبِيْراً وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الَّا بِاللهِ الْعَلِى الْعَظِيْمِ

تُقریب زَہن کے لئے بزرگ فلاسفہ و متکلمین کی قلم، دست و کتابت کی مثال بہترین مثال ہے اگرچہ مثال و تشبیہ ایک جہت سے زہن کو مطلب سے قریب کرتی ہے تو دوسری جہات سے دور کرنے والی بھی بن جاتی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قلم کو ہاتھ سے پکڑ کر لکھتا ہے تو اس کتابت کی نسبت قلم کی طرف دی جاسکتی ہے، ہاتھ کی طرف بھی جاسکتی ہے اور کاتب کی طرف بھی دی جاسکتی ہے اگر چہ یہ تینوں نسبتیں عرض میں نہیں ہیں یعنی نسبتیں ایک دوسرے کے عرض میں نہیں ہیں بلکہ طول میں ہیں اس طرح کہ در حقیقت کتابت کی نسبت کاتب سے مخصوص ہے لیکن مجازی طور پراس کی نسبت دست اور قلم کی طرف بھی دی جاتی ہے اور یہی وساطت کا معنی ہے۔

اس مسکلہ کے سلسلہ میں ہم نے اپنی چھٹی مجلس میں خدا، ملک الموت اور تمام فر شتوں کے ذریعہ قبض روح کی بحث کے ضمن میں تفصیلی طور پر بیان کیا ہے اور بچمہ اللّٰہ اس مطلب کو ممکل طور پر واضح کیا ہے۔

اس مقام پر اس کلی بحث کو عالم مجرد و معنی سے عالم مادہ و طبیعت کے ارتباط کے تحت بیان کیا ہے تاکہ عالم برزخ سے قبر کے ارتباط کے سلسلہ میں نتائے اخذ کر سکیں: انسان جب اس دنیا سے جاتا ہے اس کی روح مثالی شکل و صورت کا قالب اختیار کرلیتی ہے جو کلی طور پر بدن نہیں ہوتا جیسے کہ خواب میں روح بدن سے اپنے رابطہ کو کم کرلیتی ہے اور بدن خواب کی حالت میں سرد ہوتا ہے لیکن کلی طور پر رابطہ منقطع نہیں ہوتا اور جب روح پلٹ آتی ہے تو بدن بھی گرم ہوجاتا ہے لیکن موت کی صورت میں روح نیند کی مقابل زیادہ ارتباط کو قطع کرتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ روح نکل جانے کے بعد انسان اسے ارتباط کو قطع کرتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ روح نکل جانے کے بعد انسان اسے

ستر ہوں مجلس۔ عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت | ۲۲۷

بدن کو دیھتا ہے اور قبر تک اس کے ساتھ جاتا ہے، اسی جزئی ارتباط کی بناپر ہم دیکھتے ہیں کہ آئمہ اطہار علیہم السلام کے قبور اور اولیا و خدا و علائے باللہ کے قبور نزول برکات و قضائے حاجات کے سلسلہ میں تاثیر گزار ہے اور واضح ہے کہ سلاموں، درودوں اور صلوات میں مخاطب ان کی برزخی ارواح ہیں نہ کہ قبروں میں ان کے بنداجہام۔

عنسل و کفن و د فن کے مستحب آ داب

اسی بناپر بدن بھی محترم ہے اور اس کاادب و احترام یہ ہے کہ بدن کو کوڑے کرکٹ میں نہ رکھا جائے یا صحر ااور بیا بان میں نہ چھوڑیں کیونکہ اس بدن کااحترام در اصل روح کااحترام ہے، اسی سبب عالم برزخ کو عالم قبر سے تعبیر کیا جاتا ہے ورنہ عالم برزخ دنیا سے مزاروں گنابڑا ہے چہ جائیکہ قبر، لیکن روح کے اسی ارتباط کی بناپر عالم قبر سے تعبیر کیا جاتا ہے اور برزخی سوالات کو عالم قبر کے سوالات سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ جس طرح مومن مردہ کااحترام ضروری ہے اسی طرح اس کے بدن کااحترام بھی لازمی ہے۔

قبر کے لئے ضروری ہے کہ بدن کے انداز سے مطابق ہواور مردہ کو قبر کے در میان آ رام سے لٹا یا جائے اور قبر کو بقدر کفاف کھودا جائے، جس جگہ پر کوئی شخص عالم احتفار میں ہواور مرنے والا ہواس جگہ ایبا کوئی کام نہ کیا جائے جو نزول ملائکہ میں رکاوٹ کا سبب بنے جیسے مجنب شخص وہاں نہ آئے، قرآن کی تلاوت کی جائے، مرنے والے شخص کے پیروں کو قبلہ کی

طرف پھیلایا جائے، دعائے عدیلہ پڑھی جائے، سورہ یس وصافات کی تلاوت کی جائے، سورہ یس وصافات کی تلاوت کی جائے، اوہ ایا کسی وزنی چیز کو اس کے شکم پر نہ رکھا جائے، وہاں آنے والے لوگ با وضو ہوں تو بہتر ہے کیونکہ یہ جگہ فرشتوں کا اور معصومین علیہم السلام کی مقدس ارواح کے نزول کی جگہ ہے۔

جب کوئی اس دنیا سے جائے تو اس کی تشویج کے لئے مومنین جمع ہوں اور اسے آب سدر، کافور اور آب خالص سے تین بار عسل دیں اور تین پارچہ یا پانچ جامہ میں کفن دیں اور کفن پر جوش کیر واسائے خدا لکھیں اور مومنین کھی اس کے کفن پر اپنی گواہی کو رقم کریں اس کے بعد اسے قبر ستان لے جائیں اور دھیرے دھیرے اسے قبر کے نزدیک لے جائیں، اگر مر دکی میت ہے تو اس کو قبر کی پائنتی کی طرف سے اتاریں اور اگر عورت کی میت ہے تو اس کو قبر کی پائنتی کی طرف سے اتاریں اور اگر عورت کی میت ہے تو پہلو کے بل قبر میں اتاریں، قبر کے در میان اس کے چبرے کو کھولیں اور اسے خاک پر رکھیں یہ اس بات کا کتابہ ہے کہ پروردگار اپنے بہترین عضو بدن جو میرے شرف اور آبر و کاسب تھااسے تیری عظمت وجلال کے مقابل خاک پر میرے شرف اور آبر و کاسب تھااسے تیری عظمت وجلال کے مقابل خاک پر کی قبر کے چاروں کو نوں میں تربت سید الشداء علیہ السلام ڈالیں اور اس کی قبر کے چاروں کو نوں میں تربت سید الشداء علیہ السلام ڈالیں اور اس کی آئکھوں پر خاک کر بلا دست بند وگلا بند کو خاک شفا سے بنائیں اور اس کی آئکھوں پر خاک کر بلا رکھیں، جرید تین جو کہ گیلی کٹری کا ہے اس پر خدا کی وحد انیت ور سول کی رسالت وائمہ علیہم السلام کی ولایت کی شہادت تحریر کریں۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۲۹

یہ آ داب اگرچہ مرنے والے کے بدن کے ساتھ انجام دیئے جاتے ہیں لیکن اس کی روح شاد ہوتی ہے گویا کہ یہ تمام روح کااحترام وادب کیا جارہا ہو کیونکہ بدن روح کا آلہ کارتھا اور کمال و سعادت تک پہونچانے میں اپنی خدمات کو پیش کیا ہے للذاوہ مور داحترام قراریا یا ہے۔

کس قدر بہتر ہے کہ انسان کو مستحب آ داب کے ساتھ عنسل دیا جائے و کفن و دفن کے مراحل کوانجام دیا جائے، واقعاً اگر انسان یہ جان لے کہ مومنین کس قدر محبت بھرے انداز میں جنازے کا احترام کرتے ہیں تو وہ مرنے کاخواہشمند ہوگا۔

بعض دوست واحباب اور برادران ایمانی جواس دنیاسے گزر گئے اور ہم نے ان کی تجہیز و تکفین میں شرکت کی تو تمام آ داب واحترام کو دیچھ کر واقعاً ہم نے بھی مرنے کی خواہش کی۔

گذشته مومنین ایسے ہی تھے اور جنازے کو اسی طرح عزت واحترام سے دفن کرتے تھے، پڑوسی، اقرباء واعزہ، رشته دار اور اہل خانه، دوست واحباب سبھی گھر میں جمع ہوجاتے تھے، پانی گرم کیا جاتا تھا اور اسی گھر میں سلام وصلوات، عزاداری و گریہ، دعا وقرآن خوانی کے ساتھ جنازے کو پاکیزہ کیا جاتا تھا اور طیب وطاہر انداز میں عسل دیا جاتا تھا اور کافور سے حنوط کیا جاتا تھا اور مرنے والے کو وہی کفن دیا جاتا تھا جو اس نے مکہ یا کر بلاسے مہیا کیا ہے اور آب زم زم یا آب فرات سے اس کی طہارت کی ہے و خانہ کعبہ یا آئمہ کے مطہر

روضوں سے مس کرکے اسے متسر ک کیا اور پھر اس تمام کفن کو اسائے خدا سے مزین اور حالیس مومنوں کی اس کے ایمان پر گواہی کو ثبت کیا جاتا تھا، وہ افراد خوش قسمت ہیں جوالیی پاک نیت اومشحکم عقائد کے حامل ہیں۔ لیکن آج نوّے سال کا انسان بھی موت کے نام سے خوف کھاتا ہے اور اس کے باس وصیت کا تذکرہ کرنا بھی ہر اس میں مبتلا کر دیتا ہے، جبکہ بہت سے امراض میں گر فتار رہنے ہے اس کی آئکھیں اشک آلود ہیں شو گر کی بیاری مر لمحہ ڈراتی رہتی ہے، بلڈ پریشر، لیور واعصاب کی بیاریاں، غدود کے ورم نے جکڑر کھا ہے،اٹیک کا شکار بھی ہوالیکن پھر بھی اس کادل د نیاوی خواہشات سے منھ نہیں موڑ تا۔ گھروالے بھی اب اس مریض کو مخمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور بیجے فریاد کرتے رہتے ہیں کہ میرے والد کو استال لے جاؤ! ہے ہوشی کی حالت میں اسے اسپتال لے جایا جاتا ہے جہاں ہاتھوں میں سوئیاں چبھوئی جاتی ہیں لیکن رگوں کا سراغ نہیں ملتا رگیں بنداور گم ہو پچکی ہیں۔ استال اور معالج بھی ایک مفصل بل بنا دیتے ہیں اور اس بیجارے کو اس احتضار کی حالت میں اس کمرے سے اس کمرے آ زمائش ٹیسٹ اور ایکسرے کے لئے گھیٹا جاتا ہے حتی کہ وہ الکحل سے آلودہ بدن اور نجس حالت میں جان دیتا ہے نہ کوئی اسے روبہ قبلہ کرتا ہے، نہ اس پر دعا و قرآن خوانی کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی سلام اور صلوات پڑھی جاتی ہے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۳۱

پھر اسے فوراً سپتال کے سردخانہ میں بند کردیا جاتا ہے اور وہاں سے ایمبولنس کے ذریعہ قبر ستان لے جایا جاتا ہے، نہ کوئی لااللہ الااللہ کہتا ہے اور نہ ہی طام کلمات ادا کئے جاتے ہیں، غتال کا بھی معلوم نہیں کہ وہ کس نیت سے غسل دیتا ہے اور بچے بھی کیمرہ اٹھائے فوٹو کھینچتے نظر آتے ہیں۔

عزیز و رشتہ دار بھی عسل خانہ میں جانے سے ڈرتے ہیں کہ جاکر دیکھیں کہ غسال کس طرح عسل دیتا ہے اور اگر چلے بھی جائیں توانہیں غسل و آداب واحترام کے سلسلہ میں کچھ معلوم نہیں ہوتا اسی طرح قوم و قبیلہ، عزیز ورشتہ دار خواتین بھی خواتین کے عسل کے وقت وہاں جانے سے خوف کھاتی ہیں۔

مرد درختوں اور سائبانوں کے نیچے بیٹھ کر سگریٹ کے دھوئیں اڑاتے ہیں اور بس پوچھتے رہتے ہیں کہ ختم ہوا؟ تاکہ جلد سے جلد اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کرکے وہاں سے جاسکیں۔

خداکسی کو الیی موت نہ دے باخدا قسم کے اس واعظ محترم پر اپنی رحمتیں نازل کرے جو ایک اہل علم و اہل مطالعہ ایک فاضل و دانشمند شخص سے ، جب ہم قم میں مشغول تخصیل علم سے اس وقت قم میں مشہدی نوروز نام کا ایک مُردوں کو عسل دینے والا نام کا شخص رہتا تھا اور اس واعظ نے اسی مناسبت سے منبر سے ایک جملہ کہا کہ اگر مُردوں کو عسل دینے والا مشہدی نوروز جسیاانسان ہو توخدانہ کرے کہ قم میں کسی انسان کی موت واقع ہو۔

عذاب و تواب قبر کے سلسلہ میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں جو اسی بدن برزخی سے مربوط ہیں کہ جو ہر شخص کے عالم برزخ میں اس کی قبر سے رابطہ کی مناسبت سے ہیں جسے عذاب قبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فشار قبرکے اسباب وعلل

مرحوم صدوق نے "علل الشرائع" میں خود سے متصل سند کے ساتھ زیدابن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کیا ہے:

قَالَ:عَذَابُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ مِنَ النَّمِيْمَةِ وَ الْبَوْلِ وَ عَزْبِ الرَّجُلِ عَنْ أَهْله.'

حضرت نے فرمایا کہ: عذاب قبر؛ چغلخوری، پیشاب سے پر ہیز نہ کر نااور مر دکے اپنی بیوی سے دور رہنے کی بناپر ہے جو اپنا بستر الگ بچھاتا ہو اور کھانے اور سونے میں بیوی سے دور رہتا ہو۔

نیز مرحوم صدوق نے خود سے متصل سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ:

ُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ۖ وَ سَلَّمْ:ضَغْطَةُ الْقَبْرِ لِلْمُوْمِنِ كَفَّارَةٌ لِمَا كَانَ مِنْهُ مِنْ تَضْيِيْعِ النِّعَمِ. ٚ

ا ـ "علل الشرائع" باب۲۶۲، ص۴۰۹ ـ ۲ ـ "علل الشرائع" باب۲۶۲، ص۴۹ سـ

Presented by Ziaraat.Com

ستر ہو یں مجلن - عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۳۳

رسول خدا التَّالِيَّةِ إِلَيْهِمْ نِ فرمايا: مومن کے لئے فشار قبر اس کے ذریعہ ضائع کی گئ نعمتوں کا کفارہ ہے۔

مرحوم کلیٹی نے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے ابو بصیر سے نقل کیا ہے کہ:

قَالَ:قُلْتُ لِأَبِىْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: f يَفْلِتُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ خَدْ؟

قَالَ: فَقَالَ: نَعُوْدُ بِاللهِ مِنْها؛ مَا أَقلَ مَنْ يَفْلِتُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ! ابو بصير كهتے بين مين نے امام جعفر صادق عليه السلام كى خدمت مين

عرض کیا:

کیا کوئی شخص فشار قبر سے رہائی حاصل کرسکتا ہے؟ تو حضرت نے فرمایا: فشار قبر سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں، فشار قبر سے رہائی پانے والے کس قدر کم افراد ہیں!

پھر فرمایا: جب عثان نے رقیہ بنت رسول خدالیُّ اَلِیَّمْ کو قتل کیا تورسول خدالیُّ اِلِیَّمْ کو قتل کیا تورسول خدالیُّ اِلِیَّ اِللَّمْ اِللَّهُ اِللَّهُ اِللَّهُ اِللَّهُ اِللَّهُ اِللَّهُ اِللَّهُ کیا گرے ہوئے اور سر کوآسان کی طرف بلند کیا جبکہ ان کی آنکھوں سے اشک جاری تھے اور اس وقت لوگوں سے فرمایا:

مجھے اپنی بیٹی رقیہ کی یاد آرہی تھی اور ان چیزوں کی بھی یاد آرہی تھی جواسے حاصل ہو کیں پھر میں رنجیدہ ہوااور خداوند عالم سے درخواست کی کہ اسے فشار قبر سے نجات دے اور عرض کیا:

اَللَّهُمَّ هَبْ لِى رُقَيَّة مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْدِ، فَوَهَبَهَا اللهُ لَهُ بِروردگار ميرى خاطر رقيه كو فشار قبرسے نجات دے اور خداوندعالم نے اپنے پیغیر كى خاطر اسے نجات دے دى۔

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس قضیہ کے بعد فرمایا کہ رسول خدا اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ مستر مزار فرشتے ان خدا اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ علیہ میں مشغول تھے اور پھر دفن کے بعد حضرت رسول ان کے جنازے کی تشیع میں مشغول تھے اور پھر دفن کے بعد حضرت رسول خداللّٰہ اللّٰہ نے اپنے سر کوآ سان کی طرف اٹھا یا اور فرمایا: هِنْلُ سَعْدِ یُضَمُّ ؟ کیا اسلام کے در خشاں سابقہ کے باوجود سعد جبیبا شخص بھی فشار قبر میں مبتلا موسکتا ہے؟

ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہمیں لگتا ہے کہ سعد پیشاب سے مکل طور پر اجتناب نہیں کرتا تھا!

تو حضرت نے فرمایا: مَعَاذَالله، إِنَّمَا كَانَ مِنْ زَعَّارَةٍ فِي خُلُقِهِ عَلَى أَهْلِهِ ، خَلُقِهِ عَلَى أَهْلِهِ ، خداس پناه چاہتا ہوں ایبام گزنہیں ہے بلکہ سعد پر فشار قبر کی وجہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اس کی بداخلاقی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سعد کی مال نے کہا کہ ا اسے سعد تمہیں وہ بہشت مبارک ہو کہ جس میں تم داخل ہوئے۔

ا۔ز عارۃ؛ راء کی تشدید اور بغیر تشدید کے ساتھ دونوں بداخلاقی کے معنی میں ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت و عالم قبر سے را<u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۳۵

تورسول خدالتُّ اللَّهُ اللهُ ال

نیز کلیٹی نے اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر سے نقل کیا ہے کہ صادقین علیہ السلام میں سے ایک نے فرمایا: قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ رُقَیَّهُ بِنْتُ رَسُوْلِ الله عَلَیْهِ وَ آله قَالَ رَسُوْلُ الله: أَلْحَقی بِسَلَفْنَا الصَّالِح عُثْمَانِ بْنَ مَلْ الله عَلَیْهِ وَ آله قَالَ رَسُوْلُ الله: أَلْحَقی بِسَلَفْنَا الصَّالِح عُثْمَانِ بْنَ مَالَا الصَّالِح عُثْمَانِ بْنَ

مَظْعُوْنَ وَأَصْحَابِهِ؛ قَالَ:وَ فَاطَمَٰةُ عَلَى شَفيرِ الْقَبْرِ تَنْحَدرُ ۖ دُمُوْعُهُا في الْقَبْرِ وَ رَسُوْلُ الله يَتَلَقَّاهُ بِثَوْبَة قَاعًا، قَالَ:انِّيْ لَأَعْرَفَ ضَعْفَ هَا وَ سَئَلْتُ الله عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُجِيْرُ هَا مَنْ ضَمَّة الْقَبْرِ. لَ

رسول خدالی آیم نے فرمایا: میں رقیہ کی کمزوری جانتا ہوں اور خداوند عزوجل سے خواہشمند ہوں کہ وہ اسے فشار قبر سے رہائی نصیب کرے۔

ا۔ "فروع کافی "جسم، ص ۲۳۷ مطبوعہ حیدری؛اور " بحارالانوار "ج۲، ص ۲۹۱ مطبوعہ حروفی میں بھی انہیں عبارت کے ساتھ یہ روایت ذکر ہوئی ہے، لیکن "فروع کافی " جا، ص ۲۴ مطبوعہ سنگی میں قتلها عثمان کی جگہ کو خالی چھوڑ دیا ہے اور "رقیہ کو عثان نے قتل کیا " یہ عبارت ذکر نہیں کی ہے۔ ۲۔ "فروع کافی " جسم، ص ۲۳، مطبوعہ حیدری، ص ۲۲، مطبوعہ سنگی۔

نیز کلیٹی نے علی ابن ابراہیم سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے یونس سے روایت کی ہے کہ:

.. - ٠ - ٠ - ٠ - ٠ قَالَ سَئَلْتُهُ عَنِ الْمَصْلُوْبِ يُعَدِّبُ عَذَابَ الْقَبْرِ؟قَالَ فَقَالَ: نَعَمْ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلً يَأْمُرُ الْهَوَاءَأَنْ يَضْغَطَهُ.\

اس روایت میں یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے دار پر اٹھائے گئے ایک شخص کے متعلق سوال کیا کہ اسے بھی عذاب قبر ہوگا؟ توحضرت نے فرمایا: ہاں، خداوند ہوا کو حکم دےگا کہ وہ اسے اپنی فشار میں لے لے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ زمین اور ہوا کا خدا ایک ہی ہے للذا خداوند عالم ہوا پر وحی کرے گا کہ وہ اسے اپنے فشار میں لے لے اور ہوا اس پر اس قدر فشار ڈالے گی جو فشار قبر سے بھی سخت ہوگا۔ ا

میت کے بازووں کے پنچے کفن کے اندر دوجریدوں کے رکھنے کا استحباب

کلین گاپی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ زرارہ کہتے ہیں: میں غرض کیا کہ میں عرض کیا کہ میت کے لئے جرید تین کو کیوں رکھا جاتا ہے؟ (جریدہ مری لکڑی ہے جسے

ا ـ "فروع کافی "ج۳، ص۲۴۱، مطبوعه حیدری، ص۲۲، مطبوعه سنگی ـ ۲ ـ "فروع کافی "ج۳، ص۳۴۱، مطبوعه حیدری، ص۲۲، مطبوعه سنگی ـ

Presented by Ziaraat.Com

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۳۷

درخت سے کاٹا جاتا ہے جس کی لمبائی ایک ذراع بعنی تقریباً وهامیٹر اور جب میت کو کفن پنیا یا حاتا ہے تو میت کے زیر باز و کفن کے اندر رکھ دیا حاتا ہے) توحضرتٌ نے فرمایا: جب تک وہ جریدہ گیلا ہے اس وقت تک اس پر عذاب اٹھالیا جاتا ہے اور اس مدت میں کوئی اس سے حساب نہیں لیتا۔ حضرت نے فرمایا عذاب قبر ہمیشہ نہیں ہے بلکہ ایک روز اور ایک گھنٹے میں انجام یاتا ہے، فقط اس مدت میں کہ لوگ میت کو قبر میں دفن كركے واپس چلے جاتے ہیں،اور ان دو تازہ ككريوں كو اس مدت كے لئے ر کھاجاتا ہے اور جب وہ لکڑیاں خشک ہوجاتی ہیں تو اس کے بعد انشاءِ اللہ اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں لیا جائے گااور نہ اس پر عذاب ہوگا۔' کلیٹی نے دوسری سند کے ساتھ تحریز و فضیل و عبد الرحمٰن سے نقل کما ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا كه مروب كے لئے جریدہ رکھنے كا كياسب ہے؟ تو حضرتٌ نے فرمایا: اس لئے کہ جب تک وہ جریدہ ترہے عذاب اس کے پاس نہیں آئے گا۔ 'یہ تمام روایتیں بدن مثالی کے قبر میں اتارے گئے بدن سے ارتباط کے شواہد ہیں اور اس ارتباط کے من جملہ مسائل میں قبر کے اندر پیغمبروں ،ائمہ طاہرین، اولیائے خدا اور بعض صالح بندوں کے بدن کا بوسیدہ نہ ہو نا بھی ہے۔ بعض قبر جو سر داپ کے

ا ـ " فروع کافی " باب الخیائز مطبوعه حیدری ، ج ۳ ، ص ۱۵۲ - ۱۵۳ ، مطبوعه سنگی ، ص ۴۲ ـ ۲ ـ " فروع کافی " باب الخیائز مطبوعه حیدری ، ج ۳ ، ص ۱۵۲ ـ ۱۵۳ ، مطبوعه سنگی ، ص ۴۲ ـ

شکل میں کھودی جاتی ہیں اور جنازوں کو پہلوبہ پہلوسر داب میں رکھ دیا جاتا ہے، اس میں دیکھاگیا ہے کہ نصف صدی گزرنے کے باوجود بعض علاء باللہ کے جنازے تازہ ہیں۔

اگرچہ نفس و روح کا مقام بدن سے جداگانہ ہے چاہے جنازہ قبر میں بوسیدہ ہو یانہ ہو،بدن ایک لباس کی طرح ہے جس میں روح سائی ہوئی ہے جو نعمت اللی سے سرشار ہوتی ہے۔ اگر فرض کر لیں کہ بدن کے نگرے نگرے کردیئے جائیں اور ان نگروں کو نذر آتش کردیا جائے پھر اس خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے یابدن کو دار پر لٹکا دیا جائے اور سالوں تک وہیں لٹکا رہے حتی کہ لاش سر گل جائے اور کور تراس کے شکم میں اپنے گھونسلے بنالیں جیسا کہ فقیہ وشکم اسلام قاضی نور اللہ شوستری کے بدن کو خار دار کوڑے مار کر ریزہ ریزہ کردیا گیا، اسلام کے بلند پایہ فقیہ شہید اول کے بدن کو دار پر لٹکا دیا گیا پھر اسے جلایا گیا اور اس بدن کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیا گیا، حضرت زید ابن علی ابن الحسین کے بدن کو چار سال تک فراز دار پر آ ویزاں رکھا گیا، لیکن ان تمام حالات کے بدن کو چار سال تک فراز دار پر آ ویزاں رکھا گیا، لیکن ان تمام حالات کے بدن مثالی اور اس بین ہوا بلکہ برز خ کے بدن مثالی حالات کے باوجود مرنے والے کا ثواب کم نہیں ہوا بلکہ برز خ کے بدن مثالی سے ار تباط کے سبب یہی واقعات ممکن ہے ان راہ حق وولایت میں شہید سے ار تباط کے سبب یہی واقعات ممکن ہے ان راہ حق وولایت میں شہید ہونے والے افراد کے در جات میں بلندی کاسب بن جائیں۔

لیکن اس کے باوجود ممکن ہے کہ قبر میں اتارا گیا بدن بوسیدہ نہ ہواور روح کی طہارت وبلندیایہ تقویٰ کی تا ثیر قبر میں پڑے اس لباس کو تازہ رکھے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۳۹

شیخ صدوق کا جنازہ ایک مزار سال کے بعد بھی ترو تازہ نکلا جیسا کہ اسلام کے بلند پایہ و بے نظیر عالم شیخ صدوق محمہ بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ فمی کا جنازہ سالم رہاجو علوم و فنون میں بے نظیر سے اور بہت سے علماءِ احاطۂ علمی و دقت نظر کے سبب شیخ کلیدی پر انہیں مقدم جانتے ہیں، وہ ان بزرگ علماءِ میں سے سے جن کی کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ " شیعوں کی کتاب اربعہ میں شار کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ تقریباً تین سو کتابوں کے مؤلف ہیں۔

شخ نے را ۲۸ ہجری قمری میں رحلت فرمائی اور شہر ری میں مدفون ہوئے انہوں نے اپنی زندگی کا بچھ حصہ غیبت صغریٰ میں گزار ااور امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی دعائی برکت سے پیدا ہوئے کیونکہ ان کے والد کے کوئی اولاد نہیں تھی اور انہوں نے حضرت امام زمان علیہ السلام سے فرزند کی خواہش کی تو حضرت نے دو بیٹوں کی بشارت دی۔ بڑے بیٹے محمد تھے اور چھوٹے حسین، اور دونوں باعمل وبزرگ علماء میں سے تھے خصوصاً محمد ان میں متاز تھے۔

یہ جلیل القدر عالم وہی ابن بابویہ ہیں جو جنوب تہران حضرت عبد العظیم حسی علیہ السلام کے پاس مدفون ہیں اور تہرانی لوگ حضرت عبد العظیم وامام زادہ حمزہ کے بعد انہیں سے توسل کرتے ہیں۔

پہلے ان کی قبر پر ایک چھوٹا سا گنبد بنا تھا اور فتح علی شاہ قاچار کے زمانہ میں شدید بارش کے سبب اسے نقصان پہونچا اور قبر میں ایک شگاف پیدا ہوگیا جب کچھ لوگ تغیر کے لئے پہونچ تو انہوں نے دیکھا کہ نیچ ایک سرداب ہے جس میں ایک شخص لیٹا ہوا ہے جس کا بدن بالکل ممکل طور پر سالم ہے۔ یہ خبر تہر ان پہونچی اور فتح علی شاہ کے گوش گزار ہوئی تو وہ علاء میام ہے۔ یہ خبر تہر ان پہونچی اور فتح علی شاہ کے گوش گزار ہوئی تو وہ علاء میں داخل ہو کر خود شخ صدوق کے جنازے کو دیکھنا چاہتا تھا تو علاء نے اسے میں داخل ہو کر خود شخ صدوق کے جنازے کو دیکھنا چاہتا تھا تو علاء نے اسے معلوم کر کہا: آپ وہاں نہ جائے بلکہ دوسرے افراد جائیں اور حقیقت حال معلوم کرس۔

فتح علی شاہ خود وارد نہیں ہوئے اور علماء وبزرگان میں سے ایک ایک کو بھیجا اور سب نے واپس آ کر متفقہ طور پر کہا کہ سرداب میں ایک شخص سویا ہوا ہے جسے کفن پہنایا گیا تھا پر اب کفن بوسیدہ ہونے کی وجہ سے پارہ پارہ ہوگیا ہے اور اس کا عریان بدن نظر آ رہاہے و فقط شر مگاہ کے مقام پر مکڑیوں نے جالا بُن دیا ہے۔ ان کے بدن کے گرد کفن بوسیدہ صورت میں موجود ہے اور ایک رسی کی مانند ان کے بدن پر پڑی ہوئی ہے گویا وہ وہی رسی ہے جس سے کفن کو ماندھ دیا جاتا ہے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۴۱

یہ بدن بلند قامت و کیم وشہیم وخوبصورت انسان کا ہے، اس کی داڑھی خضاب کی ہوئی ہے، ہاتھ، کف، دست اور ناخونوں پہ بھی مہندی کا رنگ موجود ہے۔

یه واقعه ۱۲۳۸ مجری قمری لیعنی ایک سو اٹھاون سال قبل پیش آیا کیونکہ ابر ۱۳۹۷ مجری کاماہ رمضان ہے۔

فتح علی شاہ نے حکم دیا کہ اس شگاف کو بھر دیا جائے اور اس کے اوپر گنبد تغمیر کیا جائے جواب بھی موجود ہے۔

ہم نے اس واقعہ کو خوانساری کی کتاب "روضات الجنّات"، مامقانی کی "تنقیح المقال"، تکابنی" قصص العلماء "اور قمی کی کتاب" فوائد الرّضویہ" سے نقل کیا ہے۔ جناب سید محمد باقر خوانساری "روضات" میں رقم طراز ہیں کہ فتح علی شاہ کے ساتھ جانے والے علماء میں سے کچھ افراد اصفہان آئے اور انہوں نے خود ہمارے اساتید سے اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

شخ عبد الله مامقانی نے "تنقیح" میں لکھا ہے کہ مرحوم سید ابراہیم لواسانی نے خوداس واقعہ کامشاہدہ کیا ہے جواس وقت تہران میں رہتے تھے اور انہوں نے چالیس سال پہلے مجھ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ میں نے خود

ملاحظہ کیا ہے نیز مامقانی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس واقعہ کی تردید کی کوئی اللہ طلہ کیا ہے۔ ا

شیخ صدوق کے زمانہ سے اب تک ایک مزار پندرہ سال گزر چکے ہیں اور اس واقعہ کے رونما ہونے تک آٹھ سو ستاون سال گزر چکے تھے۔اس واقعہ سے عالم برزخ کے زمین میں وفن بدن سے تعلق کے علاوہ کیا نتیجہ نکالا جاسکتا ہے؟

جناب ڈاکٹر نے اپنی کتاب میں قلم بند کیا کہ: یہ جو کہا جاتا ہے کہ بدن شخ صدوق تروتازہ ہے اس کاسب یہ ہے کہ وہ ریاضت کرتے تھے اور جولوگ چربی استعمال نہیں کرتے اور گوشت نہیں کھاتے ان کے بدن خشک ہوجاتے ہیں اور اگر اسے کسی ایسے محفوظ مقام پر رکھ دیا جائے جہاں ہوااور رطوبت کا گزرنہ ہو تو ممکن ہے کہ چندسال تک سالم رہے۔

عزیز من اِ آؤد کھو خداوند عالم غیب پر ایمان لے آؤ کیونکہ شخ صدوق میں ہیں استعمال کرتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے، ریاضت وورزش بھی

ا۔ جناب سید ابراہیم لواسانی تہران کے معروف علاء میں سے تنے اور مہادی خمسہ کے ہم عصر تنے انہوں انہوں انہوں نے جناب سید ابراہیم لواسانی، سید مجمد لواسانی کے والد ہیں اور وہ سید ابراہیم لواسانی کے والد ہیں اور یہ حاج سید حسن لواسانی کے بھائی ہیں جو ہماری بہن کے سد ہی (داماد کے والد) حاج سید کاظم لوسانی کے والد ہیں۔ لواسانی سادات کا خاندان تہران میں اپنے علم وادب اور خسن واخلاق کے لئے مشہور ہے۔

نہیں کرتے تھے اس لئے فربہ اندام تھے،ان کے انتقال کے بعد مزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے پھر بھی ان کا بدن تروتازہ ہے جبکہ زمین مر طوب ہے۔ الَّذِينَ يُؤْمنُونَ بِالْغَيْبِ \

یہ مغرب زدہ ہو نا بلکہ مغرب پرستی کس قدر مہلک بیاری ہے کہ یہ مغرب زدہ لوگ عالم غیب کے تمام اصولوں کو مادی فار مولہ سے توجیہ کرنا چاہتے ہیں اور تجربیاتی علوم میں مقید کرنے کے دریے ہیں جبکہ یہ کھلی ہوئی جہالت ہے۔

شاہ اسماعیل کی داستان اور حربن بزید ریاحی
مامقانی نے اپنی کتاب "تنقیح المقال " میں حائری سے نقل کیا ہے کہ
انہوں نے سید نعمت اللہ جزائری کی کتاب "انوار نعمانیہ" سے بیان کیا کہ وہ
کہتے ہیں: میرے قابل اعتاد اور مو ثق افراد کے ایک گروہ نے مجھ سے نقل
کیا ہے کہ جب شاہ اسماعیل نے بغداد کو فتح کرکے اپنے تحت نصر ف لے لیا تو وہ
قبر حضرت سید الشداء علیہ السلام کی زیارت کے لئے کر بلاآئے اور جیسا کہ سنا
تھا کہ بعض لوگ محرابین بزیدریاحی پر طعن و تشنیح کرتے ہیں تو وہ محرکی قبر پہ
آئے اور اسے کھولنے کا حکم دیا جب محرکی قبر کو کھولا گیا تو دیکھا کہ جس ہیئت و
کی بیشانی پر ایک رومال دیکھا جس سے محرکے سرکو باندھا گیا تھا۔
کی بیشانی پر ایک رومال دیکھا جس سے محرکے سرکو باندھا گیا تھا۔

ا ـ سورهٔ بقره ، آیت ۲ ـ

شاہ اساعیل نے (خداان کے مرقد کو منور کرے) تاریخ سیر الشداء علیہ میں پڑھا تھا کہ کربلا میں جب محرکا سرزخی ہوا تو حضرت سیرالشداء علیہ السلام نے اپنے رومال کو محرکے سر پر باندھ دیا تھااور پھر محرکواسی رومال کو ساتھ دفن کردیا گیا تھا تو شاہ نے اسے کھو لنے کا فیصلہ کیا جیسے ہی اس رومال کو کھولا گیا محرکے سرسے خون جاری ہو گیا اور خون سے تر بتر ہو گئ اور جب رومال کو دوبارہ باندھ دیا گیا تو خون بہنا رک گیا اور دوبارہ جب کھولا گیا تو خون بہنا رک گیا اور دوبارہ جب کھولا گیا تو پھر خون جاری ہو گیا۔ اس خون کو روکنے کے لئے تمام تر کو ششیں کی گئیں لیکن اس رومال کے سوا کسی چیز سے خون بند نہیں ہوا اور پھر انہیں احساس ہوا کہ یہ ایک الہی لطف و موہبت ہے جو محر کے نصیب میں آئی ہے جو محر کی سعادت مندی اور محسن حال پر ایک کراماتی دلیل ہے اور پھر شاہ اساعیل نے معادت مندی اور محسن حال پر ایک کراماتی دلیل ہے اور پھر شاہ اساعیل نے محر کی قبر پر مزار و گنبد بنانے کا حکم دیا اور اس مزار کی حفاظت کے لئے پچھ خادم بھی معین کئے۔ ا

یہ تمام مسائل عالم برزخ کے اس عالم سے رابطہ پر ولالت کرتے ہیں۔ اس عالم کے امور سے عالم ارواح میں اطلاع دینے کے سلسلے میں موجود روایتیں جیرت انگیز ہیں۔

ا_" تنقيح المقال "جا، ص٢٦٠-٢٦١_

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را<u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۴۵

ملكوتى غذاكح متعلق جناب مرزانجم الدين كاخواب آج سے تقریبا ۳۲ سال پہلے ۱۳۶۴ جری قمری میں شخ الفقهاء والمحدثين اييخ زمانے کے عظیم عالم دين مرحوم آية الله مرزا محمہ طہرانی اعلی الله مقامہ جو میرے والد کے ماموں اور اسلام کے برجستہ علماء میں سے تھے، سامرہ میں قیام پذیر تھے جو متعدد نفیس کتابوں کے مولف تھے ان کی منجملہ تالیفات میں " متدرک البحار " ہے جو کہ علامہ مجلسی کے بعد اس جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی جا کی۔ مرحوم ۳۲ سال پہلے ۱۳۲۳ ہجری قمری میں اپنے اعزه واقرباء کے ساتھ حضرت ثامن الآئمہ امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے ایران تشریف لائے۔اس وقت ان کی عمر ۸۵ سال تھی وہ عبادت گزار، مستحیات کے بابند، بارسااور خوش اخلاق شخص تھے ان کی اولاد اور دامادوں میں سبھی عالم وصاحب فضل و کمال یا تقویٰ تھے۔قرابت و رشتہ داری کے باعث مرحوم نے ہمارے والد آیة اللہ حاج سید محمد صادق شیر ازی تہرانی کے گھر قیام کیا جو تہران کے بزرگ علماءِ میں سے تھے،روزانہ علمائے اعلام و محترم تاجرین ودیگر اصاف کے لوگ جوق در جوق ان سے ملا قات کے لئے آتے تھے اور گھر لو گوں کی آمد ورفت سے بھرا رہتا تھا۔ کئی لوگ آنے والوں کے استقبال اور پذیرائی کے لئے رکھے گئے تھے منحملہ ہمارے چاوغیرہ کہ جو ان کے بھانچ ہوتے تھے حضرت آبۃ اللہ حاج سید محمد تقی وحاج

سید کاظم، حاج سید محمد رضا صبح طلوع خورشید کے پہلے سے دیر رات تک خدمت میں رہتے اور شام کے کھانے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے تھے۔ اس واقعہ کے چند روز کے بعدایک دن میرے ماموں مرحوم جناب م زامچر کے بڑے فرزند مر زامجم الدین جو کہ خود بر جستہ عالم ہونے کے ساتھ مختلف تالیفات کے حامل تھے، نے ہمارے چیاؤں میں سے ایک (حاج سید محمد رضا) کی طرف متوجہ ہو کر کہا: میں نے گذشتہ شب انی کھو پھی (یعنی ان کی والدہ) کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے کہا کہ محمد رضا سے کہو کہ کئی شبوں سے اس نے ہماری غذا کیوں نہیں تھیجی؟ (اس جملہ کو مرزا نجم الدین نے ہمارے چیاہے کہا) ججانے کافی غور وخوض کیا مگر کسی نتیجہ تک نہ یہونچ سکے حتی کہ دوسرے روز ہمارے گھر آئے تو کہا میں نے خواب کی تعبیر ڈھونڈھ نکالی ہے۔ تنیں سال سے میری عادت ہے کہ نماز مغرب و عشاء کے بعد دو ر کعت نماز مدید والدین پڑھتا ہوں اور اس کا ثواب اینے والد اور والدہ کی روح کو بدیہ کرتا ہوں لیکن گذشتہ چند شبوں سے مہمانوں کے استقبال ویزیرائی کے سبب نہیں بڑھ سکااسی سبب میری ماں نے مرزا مجم الدین کے خواب میں آ کراپنی ملکوتی غذانه تصیح کی شکایت کی مرزانجم الدین جو سامره میں مقیم تھے اور تہران میں تازہ وارد تھے اور میرے چیا تہران کے رہنے والے تھے اور م زا مجم الدین ان کے اس عمل سے بالکل ماخبر نہیں تھے۔یہ خواب تمام حاضرين كے لئے حيرت انگيز تھا۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را بطے کی کیفیت | ۲۳۷

یہ عالم ارواح کا عالم طبیعت وشہادت سے را بطے کا نتیجہ ہے۔ آج سترہ رمضان المبارک اور واقعہ بدر پیش آنے کا دن ہے کہ جب خداوند عالم نے مسلمانوں پراپی رحمت نازل کی اور تھوڑے سے افراد نے اس بڑی جماعت پر فتح حاصل کی جو مسلمانوں اور رسول خدالٹی آلیم کے اضمطال کے ارادے سے وارد ہوئے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت بھی ماہ رمضان بہری میں واقع ہوئی ہے۔ حضرت انیسویں کی شب صبح تک بیدار رہے اور ایپ اہل بیت کو بھی شب بیداری کی تاکید کی، یہ اس فتح کا شکرانہ تھا جو خداوند عالم نے مسلمانوں کو کار مضان ہے ہجری کو عنایت کی تھی۔ المیر المؤمنین علیہ السلام کا شب شہادت حضرت رسول خدالٹی آلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کا شب شہادت حضرت رسول خدالٹی آلیم المیر المؤمنین علیہ السلام کا شب شہادت حضرت رسول خدالٹی آلیم المیر المؤمنین علیہ السلام کا شب شہادت حضرت رسول خدالٹی آلیم کی خواب میں دیکھنا

َ كُنَّ الْبِلَاغُهُ مَيْلَ بِيالَ مُواجِ كَه: وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سُحْرَة 'الْيَوْمِ الَّذِي ضُرِبَ فِيه: مَلَكَتْنِي عَيْنَاي وَأَنَا جَالِسٌ فَسَنَحَ لِي رَسُوْلُ اللهَ! مَاذَا لَقَيْتُ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ الْأُود وَاللَّدَد!فَقَالَ:أُدْعُ عَلَيْهِمْ، فَقُلْتُ أَبْدَلَنِي اللهُ بِهِمْ خَيْراً مِنْهُمْ وَ اَبْدَلَهُمْ بِي شَرَّا لَهُمْ مِنِّيْ.

ا۔ سُحدہ، سین کو پیش کے ساتھ اورح کو ساکن پڑھا جائے گا جو چیلے طلوع ہونے والی سحر کو کہتے ہیں، سحر اعم ہے کہ جو طلوع فجر صادق سے پہلے کے وقت کو سحر کہتے ہیں۔اور "اِوُد" کجی وانحراف" للکرد" دشنی اور عداوت کے معنی میں ہے۔ سید رضیؓ فرماتے ہیں کہ اس معنی کے لئے ان دو لفظوں کا استعال فضیح ترین کلمات میں سے ہے۔

۲- " نیج البلاغه " خطبه ۲۹ مطبوعه عبده مصر، ص ۱۱۸اور شرح ابن ابی الحدید ۲۰ جلدی، ۲۶، ص ۱۱۳، اس مقام پر ابن الی الحدید نے حضرت کی شہادت کو تفصیلی طور پر بیان کما ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ضربت کے روز ہی سحر کے وقت فرمایا: میں بیٹھا تھا کہ مجھے نیند کی جھیکی آئی تو میں نے رسول خدالی آئی آئی کو دیکھا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ اللہ آئی آئی ہے کیسی مصیبت ہے جو آپ کی امت کے انحراف و عداوت کے سبب مجھے دیکھنی پڑر ہی ہے؟ تو رسول خدا اللہ آئی آئی آئی ہے کہ فرمایا: ان کے لئے چاہو تو بد دعا کر سکتے ہو! تو میں نے خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ اس مصیبت کے عوض مجھے نیک لوگوں کی زیارت وملا قات نصیب کرے اور ان پر برے لوگوں کو مسلط کر دے۔

ابن الى الحديد معتزلى ابنى كتاب شرح نج البلاغه مين ابوالفرج اصفهانى عيم اور انهول نے محمد بن جرير طبرى سے ان كى كتاب مين مذكور اساد كے ساتھ الى عبد الرحل سلمى سے روایت كى ہے كه: قالَ:قالَ لى الْحَسَنُ بْنُ عَلَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَرَجْتُ وأبى يُصَلِّى فى الْمَسْجِد، فَقَالَ لَى: يَا بُنَى إِنِّى عِنْ اللَّهِ اللَّيْلَةَ اوْقَظُ أَهْلَى لأَنَّهَا لَيْلَةُ الجُمْعَة صَبِيْحَةً يَوْم بَدْرَ ، لتسْع عَشَرة بِتُ اللَّيْلَةَ اُوْقِطُ أَهْلَىٰ لأَنَّهَا لَيْلَةُ الجُمْعَة صَبِيْحَةً يَوْم بَدْرَ ، لتسْع عَشَرة لَيْلَةً خَلَتْ مَنْ شَهْرِ رَمَضان، فَمَلَكَتْنَى عَيْنَاى فَسَنَحَ لَى رَسُولُ للهِ مَاذَا لَقِيْتُ مِنْ الْمَتِكَ اللهِ صَلَيْلَةً مَنْ اللهِ عَلَىٰ اللهِ مَاذَا لَقِيْتُ مِنْ الْمَتِكَ مَنْ الْمُتَكَ مَنْ الْوَد وَاللَّذَدَ فَقَالَ لَى: اُدْعُ عَلَىٰ همْ.

ُ فَقُلْتُ:اَللَّهُمَّ أَبْدَلْنِي بِهِمْ خَيْراً مِنْهُمْ وَأَبْدِلْهُمْ بِي مَنْ هُوَ شَرَّ مِنِّ مَنْ هُوَ شَرًّ مِنِّى قَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:وَجَاء اَبْنُ أَبِي السَّاجِ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ

ا۔ جیسا کہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ ابن ابی الحدید نے اس روایت میں ابن ابی الساج کا ذکر کیا ہے جبکہ علامہ مجلسی نے "بحار الانوار"، ج9، ص ۱۵۵ مطبوعہ کمپانی میں "ارشاد مفید" سے نقل کرتے ہوئے ابن النباح سے ذکر کیا ہے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۴۹

فَخَرَجَ فَخَرِجْتُ خَلْفَهُ فَاعْتَوَرَهُ الرَّجُلَانِ،فأمَّاأَحْدُهُمَا فَوَقَعَتْ ضَرْبَتُهُ فِي الطَّاقِ،وَأَمَّا الأخر فَأَثْبَتَهَا في رأسهَ٠ ٰ

ابی عبد الرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت حسن ابن علی علیہاالسلام نے مجھ سے فرمایا: میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلا تو میرے والد نے فرمایا: اے میرے نور چیثم! میں نے گذشتہ رات جاگ کر گزاری ہے اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھا کیونکہ یہ اس شب جمعہ کی تاریخ تھی جس کی صبح میں واقعہ بدر ظہور پذیر ہوااور ماہ رمضان کی انیس شب تاریخ تھی جس کی صبح میں واقعہ بدر ظہور پذیر ہوااور ماہ رمضان کی انیس شب گزر چکی ہیں (اس وقت حضرت نے خواب میں رسول خدا اللی ایکی زیارت کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا جس طرح کے نہج البلاغہ میں ذکر ہوا ہے۔ پھر راوی بیان کرتا ہے کہ)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: ابن السّاج نے آکر میرے والد سے نماز پڑھانے کے لئے کہا میرے والد گھرسے باہر نکلے اور میں بھی ان کے ہمراہ باہر نکلا کہ وہ دولوگ میرے والد کو قتل کرنے کی سازش کئے تھے اور شمشیر بلند کی ایک کی تلوار طاق پر گئی اور دوسرے کی تلوار میرے والد کے سر پر گئی۔ بلند کی ایک کی تلوار طاق پر گئی اور دوسرے کی تلوار میرے والد کے سر پر گئی۔ بیہ وہی وقت ہے جب حضرت نے صدادی: فُزْتُ وَ دَبِّ الْکَعْبَةِ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا؛ شہادت حضرت کے نزدیک کامیابی ہے اور راہ خدامیں قتل ہو جانا سعادت ہے جس کاصلہ بہشت ہے۔

ا ـ شرح نهج البلاغه ابن ابی الحدید ۲۰ جلدی، ج۲، ص ۲۱ ـ

Presented by Ziaraat.Com

امير المؤمنين عليه السلام كاكر بلا تشريف لانااوراس كى تربت كو سونگهنا

ابن ابی الحدید نے شرح نج البلاغہ میں نصر سے اپنی سند کے ساتھ مرشمہ بن سلیم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم امیر المومنین علی علیہ السلام کے ہمراہ جنگ صفین کے لئے نکلے جب حضرت در میان راہ کر بلا یہو نچ تو نشکر کو روک دیا گیا اور ہم نے حضرت کے ساتھ وہاں نماز جماعت بر پاکی۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پڑھا تو وہاں کی مٹی اٹھا کر اسے سو نگھا اور فرمایا: وَ اَهَا لَکِ یَا تُدْبَهُ لَیُحْشَرَنَّ مِنْکِ قَوْمٌ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّة بِغَیْرِ حِسَابِ. تجھ پر جیرت ہے اے تربت! خدا کی قشم تجھ سے ایک الی قوم محشور ہوگی جو بغیر حساب و کتاب کے بہشت میں داخل ہوگی۔

جب مر ثمہ جنگ صفین سے واپس لوٹا تواپی بیوی جُرُداء بنت سُمیر کے پاس گیا جو امیر المومنین علیہ السلام کے شیعول میں سے تھی اور اس سے کہا: اے جرداء اگر تمہاری خواہش ہو تو ابو الحن علیہ السلام کے متعلق ایک بات نقل کروں، تم چیرت زدہرہ جاؤگی کہ جب وہ زمین کر بلاپر بہو نچے توایک مشت خاک اٹھا کر اسے سوٹکھا اور کہا: واَهَالَک یَادُّرْبَهُ لَیُحْشَرَنَّ مِنْک قَوْمٌ یَدُخُلُوْنَ الْجَنَّة بِغَیْدِ حِسَابِ اس کے باوجود وہ علم غیب کادعویٰ کرتے ہیں؟ تو بیوی نے کہا: ایس باتوں سے پر ہیز کرو کیونکہ امیر المومنین علیہ تو بیوی نے کہا: ایس باتوں سے پر ہیز کرو کیونکہ امیر المومنین علیہ السلام حق باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۵۱

مر ثمہ کہتا ہے جب عبید اللہ ابن زیاد نے حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کے لئے کر بلا کی زمین پر لشکر بھیجا تو میں بھی اس میں شامل تھا اور کر بلا پہو نچا۔ میں جب حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی خیمہ گاہ پر بہو نچا تو مجھے یاد آیا کہ یہ وہی زمین ہے جہال صفین جاتے ہوئے امیر المومنین علیہ السلام سواری سے اتر پڑے تھے اور اسی جگہ کی مٹی اٹھا کر سونگھا تھا پھر مجھے ان کا وہ جملہ بھی یاد آگیا جو انہوں نے مٹی سے مخاطب ہو کر کہا تھا للذا میں اپنی اس حرکت اور کر بلاآ نے سے ناخوش تھا۔

میں نے لجام فرس کو پکڑااور اس کارخ حسین علیہ السلام کی طرف کیا حتی کہ ان کے مقابل جاکر کھڑا ہو گیا، میں نے سلام کیااور اس سرزمین پر رونما ہونے والے ان کے والد کے واقعہ کو گوش گزار کیا۔

تو حضرت حسین علیه السلام نے فرمایا: که اب تم خود فیصله کرو که تم ہمارے ساتھ ہو ما ہمارے خلاف؟

میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول ! نہ میں آپ کے ساتھ ہوں اور نہ ہیں آپ کے ساتھ ہوں اور ابن زیاد کے نہ ہی آپ کے خلاف، میں اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر آیا ہوں اور ابن زیاد کے مظالم سے خوفنر دہ ہوں۔

توحضرت نے فرمایا: للذاجنگ کی آگ بھڑ کئے سے پہلے اس سرزمین کو چھوڑ کر کہیں دور چلا جا کیونکہ اس خدا کی قتم جس کے قبضہ قدرت میں حسین کی جان ہے جو شخص بھی آج کی جنگ کو دیکھ کر ہماری مدد نہیں کرے گا وہ

آتش جہنم کاحقدار بن جائے گام ثمہ کہتا ہے: میں فوراً تمام تر سرعت کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تاکہ جنگ و قتل کا منظر میری آئکھوں سے پوشیدہ رہے۔

نظر نے ابو جحیفہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے: عروہ بارقی، سعد بن وہب کے پاس آیا اور ان سے امیر المومنین علیہ السلام کی اس حدیث کے متعلق سوال کیا جو انہوں نے روایت کی تھی۔

سعد بن وہب نے کہا: ہاں، مخنف بن سلیم نے مجھے اس وقت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بھیجا جب وہ صفین کی طرف کوچ کررہے تھے میں کر بلامیں ان تک پہونچا تومیں نے دیکھا کہ وہ زمین کی طرف اشارہ کرکے کہہ رہے تھے ھا ھُنا؛ یہیں، بالکل یہیں۔

توایک شخص نے پوچھا: اے امیر المومنین علیہ السلام اس سے آپ کی مراد کیا ہے؟

ُ فَقَالَ: تَقَلُّ لِآلِ مُحَمَّد يَنْزِلُ ها هُنا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكُمْ وَ وَيْلٌ لَكُمْ مِنْكُمْ وَ وَيْلُ لَكُمْ مِنهُمْ : آَلَ مُحَرَّكُ كَلَ كُرُالَ بَهَا چَيْرَ يَهَالَ نازلَ هو گَ لَلْذَا وَيِلَ هُو تَمْ مِيلَ سِهِ النَّ لَوْلُولَ بِرَوْلِ هُو تُمْ مِيلَ سِهِ النَّ لَوْلُولَ بِرَوْلِ هُو تُمْ مِيلَ سِهِ بِيلً لَهُ وَلَى بِرَوْلُ مِيلَ مِو تَمْ يِرِجُوانَ مِيلَ سِهِ بِيلً لَهُ وَلَى يَرِدُوانَ مِيلَ سِهِ بِيلً لَهُ هُو يَمْ مِيلُ مُولِ مِن اللّهُ اللّ

اس شخص نے پوچھا: اے امیر المومنین علیہ السلام اس کلام سے آپ کی مراد کیا ہے؟ توحضرت نے فرمایا: ویل ہوتم میں سے ان لوگوں پر جو انہیں قتل کریں گے، اور وای ہو ان میں سے تم پر جو تمہارے اس کشار کی سزا کے طور پر عذاب خدامیں گرفتار ہو کرآتش جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۵۳

نفر نے بیان کیا ہے کہ اس کلام کو دوسرے طریقہ سے بھی نقل کیا ہے: إِنَّهُ عَلَيْهِمْ. کیا گیا ہے: إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَوَیْلٌ لَکُمْ مِنهُمْ وَ وَیْلٌ لَکُمْ عَلَیْهِمْ.

اس شخص نے کہا کہ ہم ان میں سے تم پر ویل کا معنی ہم سمجھ گئے لیکن فویْلٌ لَنَا عَلَیْهِمْ کا معنی کیا ہے؟

تو حضرتً نے فرمایا: تَرَوْنَهُمْ یُقْتَلُوْنَ لَا تَسْتَطِیْعُوْنَ نُصْرَتَهُمْ؛ تم انہیں دیھوگے کہ وہ قتل کئے جارہے ہیں لیکن ان کی مددنہ کر سکوگے۔

نفرنے اپنی سند کے ساتھ حسن بن کثیر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کر بلا پہونچے تو وہاں توقف فرمایا تو حضرت سے کہاگیا کہ اے امیر المومنین علیہ السلام! یہ سرزمین کر بلا ہے۔

فِقَالَ: ذَاتُ كَرْبِ وَ بَلاَءِ حَضرتً نَ فَرَمایا: یہ سرزمین کرب وبلاکی حامل ہے اور پھر انگلی سے ایک مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوئے: ھاھنا مَوْضِعُ دِحَالِهِمْ وَ مَنَاخُ دِگَابِهِمْ ؛ یہ ان کے اتر نے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے گوڑے اور اونٹ رہیں گے اور پھر ایک دوسرے مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ھاھنا مُرَاقُ دِمَائِهِمْ کیمیں ان کے خون بہائے جائیں گے اور پھر امیر المومنین علیہ السلام وہاں سے سَابَاظ کی طرف روانہ ہوگئے۔ ا

ا ـ شرح نیج البلاغه ابن الی الحدید ، ۲۰ جلدی ، ج۳ ، ص ۲۹ اتاا ۱ ا ـ ـ

امیر المؤمنین علیہ السلام کاصفین کے راستے میں واقعہ کر بلاکے متعلق خبر دینا

علامه مجلس في في اپنى كتاب "بحار الانوار" مين "خرائ وجرائ " سے نقل كرت الله كيا ہے كه حضرت امام محمد باقر عليه السلام في الله و الله سے نقل كرت موك فرمایا: مَرَّ عَلَيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَمَّا مَرَّ بِهِأَصْحَابَهُ وَ قَدْ ورَقَتْ عَيْنَاهُ يَبْكي وَ يَقُوْلُ؛هَذَا مُنَاخُ رِكَابِهِمْ وَهَذَا مُلْقَى رِحَالِهِمْ هَهُنَا مُراقُ دِمَائِهِمْ طَوْبَى لَكِ مِنْ تُرْبَة عَلَيْهَا دِمَاءُ الأَحِبَّة.

ا۔ " بحار الانوار " ج 9، ص ٥٨٠ مطبوعه كمپانى اور اسى روايت كو " سفينة البحار " ج ٢، ص ١٩٧ عَشَقَ كى لفت كے ذيل ميں بيان كيا گيا ہے نيز دوسرى دوروايتوں كو بيان كيا گيا ہے جن ميں كلمه عشق استعال ہوا ہے۔ (پسلى) بينيم راسلام الله الله عليه فرمايا: إنَّ الجنَّة لأعْشَقَ لِسَلْمَانِ مِنْ سَلْمَانِ لِلْجَنَّة جنت سلمان كى زياده عاشق و مشاق ہے بہ نبست يه كه سلمان بهشت كے مشاق ہوں۔ (دوسرى) "كافى" سے روايت نقل ہوئى ہے كہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے فرمايا: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أَفْضَلُ النَّاسُ مَنْ عَشَقَ الْعَبَادَةَ فَعَانَقَهَا وَأَحَبُهَا بِقَلْبِهِ و بَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ و تَقَرَّعْ لَهَا فَهُولَا يَبْالَى عَلَى مَا الدُّنيا عَلَى عُسْرِ أَمْ عَلَى يُسْرِ

(بدروایت "اصول کافی "ج کم ، ص ۸۳ باب العباده میں بیان ہوئی ہے۔)علامہ مجلسیؓ پندرہویں جلد کے دوسرے جزء صفحہ ۸۸ مطبوعہ کمپانی (جو کہ کتاب "ایمان و کفر" اور "مکارم اخلاق" ہے مربوط ہے) اور مطبوعہ حروفی میں ج ۷۰، ص ۲۵۳ و ۲۵۳ میں کافی ہے روایت نقل کرنے کے بعد بیان فرماتے ہیں کہ: عشق: تعب کے باب ہے ہے اور اس کا اسم عشق ہے جس کا معنی محبت شدید کے ہیں، ای احبہا حُبہا مغبق ہے۔ بعض او قات وہم ہوتا ہے کہ عشق ، باطل امور کی محبت سے مخصوص ہے للذا غدائی محبت اور خدا سے متعلق چیز ول سے محبت میں استعال نہیں ہوتا لیکن یہ حدیث اس وہم کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہے اگرچہ احتیاط کے طور پر مشتق اساء کا اطلاق خداوند عالم پر نہ کیا جائے بلکہ وہ افعال جو اس سے مشتق ہوتے ہیں احتیاط نے خداوند سجان کے متعلق استعال نہ کئے حائیں۔ اساء اللہ کے لوقینی ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے خداوند سجان کے متعلق استعال نہ کئے حائیں۔ اساء اللہ کے لوقینی ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے خداوند سجان کے متعلق استعال نہ کئے حائیں۔ اساء اللہ کے لوقینی ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے خداوند سجان کے متعلق استعال نہ کئے حائیں۔ اساء اللہ کے لوقینی ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے خداوند سجان کے کہ حکماء نے کہ حکمان کے خداوند سجان کے کہ حکماء نے کہ حکماء نے کہ حکماء نے کہ حکماء نے کہ حکماء کے کہ حکماء نے کہ سے مشتق ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے کہ خداوند سجان کے کہ حکماء نے کے حکماء نے کہ سے مشتق ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے کہ سے مشتق ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے کہ سے سے مشتق ہونے کے کہ حکماء نے کہ سے سے مشتق ہونے کہ سے سے مشتق ہونے کے کہ حکماء نے کہ سکت سے مشتق ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے کہ سکت ہونے کی سکت ہونے کیا کہ کہ دور است کی سکت ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے کہ سکت ہونے کو سکت ہونے کی بنابر کما گیا ہے کہ حکماء نے کے سکت ہونے کے کہ حکماء نے کہ کہ حکماء نے کہ کمانے کیا کہ کمانے کیا جان کیا کہ کمانے کے کہ حکماء نے کہ کمانے کیا کہ کمانے کے کہ حکماء نے کہ حکماء نے کہ حکماء نے کہ کمانے کیا کہ کمانے کیا کہ کمانے کے کہ حکماء نے کہ کمانے کے کہ حکماء نے کہ کمانے کے کہ حکماء نے کیا کہ کمانے کیا کہ کمانے کیا کہ کمانے کے کہ کمانے کیا کہ کمانے کمانے کیا کہ ک

ستر ہوں مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را لطے کی کیفیت / ۲۵۵

صفین کی طرف جاتے ہوئے امیر المومنین علیہ السلام کا گزر کر بلا کی سرزمین سے ہوا۔ جب حضرت کے اصحاب وہاں سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ

اپنی طب کی کتابوں میں عشق کو مالی خولیہ، جنون اور سودا کے غلبہ سے پیدا ہونے والے امراض میں سے شار کیا ہے، لیکن اللہ پات پر لکھی گئی اپنی کتابوں میں عشق کو بلند ترین سعادت اور اعظم کمالات قرار دیا ہے، حالا نکہ بعض لو گوں کا گمان ہے کہ حکماء کے ان دونوں کلام میں عکراؤو تخالف پایا جاتا ہے لیکن میں گمان بے بنیاد ہے کیونکہ جو عشق میروح ہے وہ جسمانی، حیوانی وشہوانی عشق ہے اور جو عشق میروح ہے وہ روحانی، انسانی و نفسانی عشق ہے۔ پہلا عشق، شوق سے اتصال و وصال سے ختم ہوجاتا ہے جبکہ دوسرا عشق اس میں استمرار وشدت پیدا کرتا ہے اور ہمیشہ باتی رہتا ہے، انہتائے کلام مجلسی قدس سرہ۔

ميرا نظريد: سبر وردى كى كتاب "عوارف المعارف "مين جوكه "احياء العلوم "ج٢، ص١٢ مطبوعه دار الكتب العربية الكبرى مين شائع مواب، اس مين بيان مواب كه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهِ وَ سَلَّمَ حَاكِياً عَنْ رَبِّه:

عليه واله و سلم حابيا عن ربه: إذا كَانَ اَلْغَالَبُ عَلَى عَبْدَى الْاشْتغالِ بِي جَعَلْتُ همَّتَهُ وَ لَذَتَهُ فِي ذَكْرِي،فَإذا جَعَلْتُ همَّتُهُ لَدَّتَهُ فِي ذَكْرِي عَشقَني وَ عَشْقَتُهُ وَ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيها بَيْنِي وَ بَيْنَهُ لَا يَسْهُوْ إذا سِها َ النَّاسُ؛اوْلُئَکَ كَلَامَهُمْ كَلَامُ الْأَنْبِيَاءُ، اُوْلُئکَ الْأَبْطَالُ حَقّاً،اوْلَئِکَ الّذِیْنَ إذا أَرَدْتُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عُقُوْبَةً أَوْ عَذَاباً ذَكَرْتُهُمْ فِیْها فَصَرَفْتُهُ بِهِمْ عَنْهُمْ.

للذاعشق محبت شدید کے معنی میں ہے اور خداکی محبت کے لئے اس کے استعال میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ قابل شحسین ہے چنانچہ عرفائے باللہ کے عربی و فاری زبانوں میں موجود اشعار و عزلیات میں اس کلمہ کا استعال رائ ہے؛ مرحوم سنر واری قدس سرہ "شرح منظومہ" ص ۱۸۰ میں رقمطراز ہیں:" فَإِذَا كَانَ الابتهَاجُ اوِ العشقُ او الرّضا او ما شئتَ فَسَمَّه بالموثَّرَابِتهَاجاً بالاثر با هو اثر تبعاً،فكانَ رضاوُہ بالذات المتعالية بِالفعل رضاً.

اور الى كے حاشيہ ميں فرماتے بيں: قولنا: او ما شئتَ فَسَمَّه،كالمحبّة والمشيّة و نحوهما و ان لم يُطلق بعضها عليه تسميةً بحسبِ التّوقيفِ الشّرعي لكنْ يجوزُ اسناداً كماهو مشروحٌ في علم الكلام، وامّا لفظ العشق فهو كلفظ المحبّة في المعنى.

نیست فرقی درمیان حب وعشق شام در معنی نباشد جز دمشق

و فى كُتِب الحكماء(وَ) العرفآء متداوَلٌ. وفى القدسى: مَنْ عَشقَنى عَشقْتُهُ - الحديث.الًا انُ النّبى عاهو نبى ءاتٍ بِالأدابِ لَم يُداوِلْهُ حراسَةً لِلنَظَام. منه قُدّس سره"-التهى.

۲۵۷/ معاد شناسی - تیسر ی جلد

حضرت کی آئکھوں سے اشک رواں ہیں اور وہ روندھے ہوئے کہے میں فرما رہے تھے: یہ وہ جگہ ہے جہاں ان کے مرکب استر احت کریں گے اور یہاں وہ اینی سوار بول سے اتریزیں گے اور سوار ہوں گے ،اس جگہ پر ان کے خون بہائے جائیں گے خوش بحال اے خاک کر ہلا کہ تجھ پر بارگاہ الٰہی کے محبوب بندوں کا خُون بَهِ گُلد اور حضرت امام مُحمد باقر عليه السلام نے فرمايا: خَرَجَ عَلَى يَسِيْرُ بِالنَّاسِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِكَرْبَلَا عَلَى مِيْلَيْنِ أَوْ مَيْلِ تَقَدَّمَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتَّى طَافَ مَكَانِ يُقَالُ لَهُ الْمَقْدَفَانِ. طَافَ مَكَانِ يُقَالُ لَهُ الْمَقْدَفَانِ. فَقَالَ نَقِي مَتَا سِبْط كُلُّهُمْ شُهَدَاءً، وَمُنَاخُ رِكَابٍ فَقَالَ نَقْبَلَهُمْ مَنَّ كَانَ قَبْلَهُمْ مُولَا يَلْحَقُهُمْ مَنْ وَمَعَانِعُ عُشَّاقٍ شُهَدَاءً، لَا يَسِيقُهمْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ ، وَلَا يَلْحَقُهُمْ مَنْ بَعْدَهُمْ.

"جب امير المومنين عليه السلام لو گوں كولے كر صفين كى طرف چلے توایک مقام پریپونیج جہاں سے کر بلاکا فاصلہ ایک یا دو میل تھا، حضرت لشکر سے جدا ہوئے اور اشکر کو چھے چھوڑتے ہوئے اس مقام پر پہونے جسے مقد فان کہا جاتا ہے تو فرمایا:خدا کی قشم اس مقام پر دو سو پیغیبر اور دو سو پیغمبروں کے نواسے شہید ہوئے ہیں بیہ مقام ان عاشقان خدا کی سوار یوں کے کھر نے کا ہے جن میں سے سبھی شہید ہیں حتی کہ فضلت میں ان سے کوئی بھی سبقت حاصل نہ کریلے گا،نہ گذشتہ زمانہ کا کوئی شخص اور نہ ہی آئندہ زمانہ میں کوئی ان کی فضیات اور ان کے درجہ ویایہ تک بہونج یائے گا۔

ا ـ " بحار الانوار "ج 9 ، ص ٥٨٠ مطبوعه كماني _

ستر ہوس مجلس- عالم برزخ کی عالم طبیعت وعالم قبر سے را <u>لطے</u> کی کیفیت / ۲۵۷

امیر المومنین امام حسن وامام حسین علیهم السلام سے قدر محبت کرتے سے کہ جنگوں میں انہیں آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتے سے اور فرماتے سے کہ معاویہ کی تمام سازشیں صرف اس لئے ہیں کہ وہ رسول خدالتی آلیہ ایک ان دونوں نور چشموں کو قتل کردے اور زمین کو رسول اللہ اللہ اللہ اللہ کی نسل اور ذریت سے خالی کردے، جبکہ محمد بن حفیہ اور فاطمہ زمراسلام اللہ علیہا کے علاوہ دوسری ازواج سے ہونے والے فرزندوں کے ہاتھوں میں شمشیر دے کر فتح کے لئے آگے بڑھاتے سے اور فرماتے سے:

ڈرو نہیں، اپنی جان کو خدا کے حوالے کردو اور دانتوں پر دانت کو جماؤ، اپنی نظروں کو لشکر کے آخری صف پر رکھواور آگے بڑھو۔ حضرت نے ان کلمات کو محمد بن حفیۃ سے جنگ جمل کے موقع پر فرمایا۔"

ا " أَنْ الْبِاغْه " فطبه اا، ص ٣٣ مطبوع عبده مين بيان بوائه كه : وَ منْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنه مُحَمَّد بْنِ الْحَنَفَيَّة لَمَّا أَعْطاهُ الرَّايَة يَوْمَ الْجَمَل: تَزُولُ الْجِبَالُ وَلَا تَزْلُ،غَضَّ عَلَي نَاجِذَكَ،أَعِرَ اللَّهَ جُمْجُمَّتَكَ، تِدْ فِي الْأَرْضِ قَدَمَكَ، ارْمِ بِبصرِكَ أَقْصَى الْقَوْمِ بَصَرِكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مِنْ عِنْدِ اللهِ سَنْحَانَهُ.

اٹھار ہویں مجلس

ارواح كاعالم دنياسے رابطه

أعودُ بِالله منَ الشَّيطانِ الرَّجيم

بِسْمِ اللهَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحْيَمْ الْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلا قُوِّةَ الَّا بِالله الْعَلَى الْعَظَيْمِ. وَصَلَى اللهُ عَلَى مُحمد وآله طاهرين مُحَمَّدْ وَآلهَ الطَّاهَرِيْنَ وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ مِنَ الْاَنَ الَی قیامِ یَوْمِ الدِّیْنِ

قَالَ اللهُ الْحَكِيْمِ فَى كَتَابِهِ الْكَرِيْمِ: "وَ قُلِ اعْمَلُوا فَسَيرَى اللهُ عَمَلُوا فَسَيرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهُ وَ الْمُؤْمَنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَهَادَةِ فَيُنَبِئُكُمْ مِا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ."

" کہہ دو کہ عمل کرو، کہ جلد ہی خدا، اس کارسول اور مومنین تمہارے عمل دیکھیں گے اور جلد ہی خداوند عالم، عالم الغیب والشادہ کی طرف پلٹائے گااور جوتم نے انجام دیا ہے اس سے متنبہ وآگاہ کردے گا۔"

جیبا کہ بیان کیا گیا کہ ارواح مومنین دار دنیا سے نکل کر عالم برزخ میں برزخی، مُثلُّل و مجسم صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ کافروں کی ارواح شیاطین اور ان کے اندر موجود حیوانی صفات و نفسانی توت کے مد نظر عالم

> ' - مذكوره مطالب الهار هوي ماه رمضان المبارك بروسي ه كوبيان هوئ مين-۲_سورهٔ توبه، آیت ۴۰ا

برزخ میں اسی صورت میں ممثل و مجسم ہوتی ہیں۔لیکن مومنین کی ارواح دنیا سے رخت سفر باند ھنے کے بعد برزخ میں انسانی صورت میں ہی ظاہر ہوتی ہیں نہ کہ کسی دوسری شکل و صورت میں۔

مؤمنین کی ارواح پرندوں کے سنگدانوں میں نہیں ہیں ...

شخ طوسی نے اپنی کتاب "امالی" میں شخ مفید سے، انہوں نے ابن قولویہ سے، انہوں نے میری سے، انہوں نے قولویہ سے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے میری سے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے حسین بن احمد سے، انہوں نے ابن ظبیان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے دریافت کیا: لوگ موت کے بعد ارواح مومنین کے سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد (خواصِل کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد (خواصِل کیا کہتے ہیں؟ میں مرنے کے مرغوں کے سنگدان "میں رہیں گے۔

تو حضرت نے فرمایا: سبحان اللہ! خداکے نزدیک مومن کا درجہ اس سے کہیں بلند ہے کہ اس کی روح ایک مرغ کے سنگدان میں رہے؛لیکن جب مومن کی موت کا وقت آ جاتا ہے تورسول خدالتا گالیّا ہم، علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام اس مومن کے قریب آتے ہیں اور ان کے ساتھ پروردگار کے مقرب ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔

اٹھار ہویں مجلس - ارواح کاعالم دنیاسے رابطہ / ۲۶۳

اگر خداوند سبحان اس مومن کی زبان پر پروردگار کی توحید اس کے پینمبرر کی نبوت اور اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کے اقرار کو جاری کردے تورسول خدا، علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام اور مقرب ملا ککہ بھی اس کے اقرار کی گواہی دیتے ہیں۔

اورا گراس حالت میں مومن کی زبان بند ہوجائے تو خداوند عالم اپنے بیغیر کو اس مومن کے مافی الضمیر سے آگاہ کرتا ہے اس کے بعد رسول خدا لئے بیٹیر کو اس مومن کے مافی الضمیر کے آگاہ کرتا ہے اس کے بعد رسول خدا لئے بیٹی اور ان کے ساتھ وہاں موجود ملا نکہ بھی گواہی دیتے ہیں۔ بھی گواہی دیتے ہیں۔ جب پروردگار اس مومن کی روح کو قبض کرتا ہے تو اس کی روح کو بہشت میں خود اس مومن کی شکل وصورت میں وارد بہشت کرتا ہے جہاں وہ کھاتے پیتے ہیں اور جب دنیا سے نئی روح یا نیا شخص ان کے پاس آتا ہے تو وہ اسے جس طرح دنیا میں شاخت کرتے تھے اسی صورت میں پہچان لیتے ہیں۔ اسے جس طرح دنیا میں شاخت کرتے تھے اسی صورت میں پہچان لیتے ہیں۔ ا

مرحوم کلیٹی نے "کافی" میں دیگر اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ '

> ا ـ "امالی " طوسی، چود موال جزء ، مطبوعه نجف ، ۲۶، ص ۳۳ و ۳۳ ـ ۲ ـ " فروع کافی " مطبوعه سنگی ، ص ۷۷ ـ

۲۲۴/ معاد شناسی - تیسری جلد

نیز کتاب "کافی" میں علی بن ابراہیم سے انہوں نے، اپنے والد سے، انہوں نے حسن ابن محبوب سے، انہوں نے ابی والد سے روایت نقل کی انہوں نے حسن ابن محبوب سے، انہوں نے ابی والد حت روایت نقل کی خدمت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قربان، اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ارواح میں عرض کیا: میں آپ پر قربان، اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ارواح میں مومنین موت کے بعد عرش کے اطراف میں پرواز کرنے والے سبز پرندہ کے سنگدان میں رہیں گی۔

لُوْ حَفْرَتً نَى فَرِمَا يَا: لَا، الْمُوْمِنُ عَلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ رُوْحَهُ فِي حَوْصَلَةِ طَيْرٍ، لَكِنْ فِي أَبْدَانِ كَأَبْدَائِهِمْ · أَ

" نہیں ایسام گزنہیں ہے،خدا کے نزدیک مومن کامقام اس سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے کہ اس کی روح ایک پرندہ کے سنگدان میں قرار پائے، بلکہ خداانہیں دنیا کے مانند جسم عطا کرے گا۔ "

اسى طرح "كافى " مين خود سے متعلد اساد كے ساتھ ابو بصير سے نقل كيا ہے كہ حضرت جعفر صادق عليه السلام نے فرمایا: إِنَّ الْأَرْوَاحَ فِي صِفَة الْأَجْسَاد فِي شَجَرَة فِي الْجَنَّة تَعَارَفُ وَ تَسَآئَلُ، فَإِذَا قَدَمَتِ الرَّوْحُ عَلَى الْلَارْوَاحَ تَقُولُ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا قَدْ أَفْلَتَتْ مِنْ هَوْلِ عَظَيْمٍ. ثُمَّ يَسْأَلُونَهَا: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ وَمَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَإَنْ قَالَتْ لَهُمْ: تَرَكْتُهُ حَيَّاً، ارْتَجَوْهُ، وَإِنْ قَالَتْ لَهُمْ:قَدْ هَلَكَ،قَالُوْا: قَدْ هَوَى، هَوَى. تَرَكْتُهُ حَيَّاً، ارْتَجَوْهُ، وَإِنْ قَالَتْ لَهُمْ:قَدْ هَلَكَ،قَالُوْا: قَدْ هَوَى، هَوَى.

ا ـ " فروع کافی " مطبوعه سنگی ، ج ا، ص ۲۷ ـ ۲ ـ " فروع کافی " مطبوعه سنگی ، ج ۱، ص ۲۷ ـ مومنین کی ارواح بہشت میں ایک درخت کے کنارے بشری شکل و صورت میں ہوں گی اور اس شکل وصورت میں ایک دوسرے کو پہنچانیں گی اور اس شکل وصورت میں ایک دوسرے کو پہنچانیں گی اور ایک دوسرے سے گفتگو کریں گی۔جب کوئی نئی روح ان کے پاس آئے گی تو کہیں گی: فی الحال اس سے کوئی سوال نہ کرو کیونکہ اس نے عظیم خوف وحول کے مقام سے رہائی حاصل کی ہے:

پھراس سے پوچھیں گی: فلال نے کیاکیا؟ فلان نے کیاکیا؟ اگراس نے جواب میں کہا وہ زندہ ہے تو ارواح اس کے لئے خیر، رحمت و سعادت کی امید کرتی ہیں اور اگر اس نے جواب دیا کہ وہ ہلاک ہوچکا ہے تو مومنین کی ارواح کہیں گی ذلیل وخوار ہواپستی وخواری میں پڑگیا۔

کیونکہ اگر وہ اہل بہشت ہوتا تو یقیناً ان کے ساتھ ہوتا اور چونکہ وہ ان کے در میان نہیں آیااس لئے اسے جہنم میں ڈال دیا گیا۔

مؤمنین کی ارواح انسانی صورت میں ہیں

نیز "کافی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ ابو بصیر سے منقول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت کو نقل کیا ہے کہ:

سَأَلْتُ أَبَا عَبْد الله عَلَيْه السَّلامُ عَنْ أَرْوَاحِ الْمُوْمِنَيْنَ، فَقَالَ: في حُجُرات في الْجَنَّة، يَأْكُلُوْنِ مِنْ طَعَامِهَا مِنْ شَرَابِهَا وَ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! أَقِمِ السَّاعَةَ لَنَا، وَأَنْجِزْلَنَا مَا وَعَدْتَنَا، وَأَلْحِقْ أَخَرِنَا بِأُوَّلِنَا.

ا به فروع کافی " مطبوعه سنگی، ج۱، ص ۲۷ به

کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے ارواح مومنین کے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ بہشت کے حجروں میں سکونت پذیر ہیں اور بہشتی غذا کھاتے پیتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں اور کہتے ہیں:

پروردگار! قیامت بر پاکراور جس چیز کا تونے ہم سے وعدہ کیا ہے اسے وفا کراور ہمارے آخری فرد کو پہلے فرد سے ملق فرما۔

اسی روایت کے طرح کافروں کی ارواح کی کیفیت کے اضافہ کے ساتھ دیگر روایتیں بھی نقل ہوئی ہیں جس میں کافروں کی ارواح کو آتی حجروں میں مقید اور اہل جہنم کی خوراک نوش کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ برقی نے کتاب "محاس" میں خود سے متصل سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ ا

برزخ میں مومن کی صورت انسانی ہونے کے باب میں بہت روایات وارد ہوئی ہیں اور اس مقام پر نمونہ کے طور پر چندروایات ذکر کرتے ہیں۔

اسی طرح مومنین کی ارواح اپنے اعزاء کا دیدار اور ان سے ملاقات کریں گی اور مومن اپنی روحی شکل میں جس شکل و صورت میں دنیا میں آیا تھا اسی طرح اپنے اقوام رشتہ دار،اہل خانہ اور قریبی اور علاقہ مند افراد سے ملاقات کرےگااور ان کے حالات سے باخبر ہوگا۔

ار واح اپنے عزیز وں سے ملا قات کے لیے د نیامیں آتی ہیں

ا_" محاس "برقی،جا، ص۸۷۱_

کتاب "کافی "میں خود سے متصل سند کے ساتھ کفص بن البُحُرُ ی سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: إِنَّ الْمُوْمِنَ لَیَزُوْرُ أَهْلَهُ، فَیَرَی مَا یُحبُّ وَ یُسْتَرُ عَنْهُ مَا یَکْرَهُ؛ وَإِنَّ الْکَافَرَ لَیَزُورُ أَهْلَهُ، فَیَرَی مَا یَکْرَهُ وَ یُسْتَرُ عَنْهُ مَا یُحبُّ.قَالَ: وَمِنْهُمْ مَنْ یَزُورُ کُلُ جُمُعَة، وَمَنْهُمْ مَنْ یَزُورُ عَلَی قَدْرِ عَمَله. اَ

مومن اپنے اہل و عیال اور جس چیز سے وہ محبت کرتا ہے اسے دیکھتا ہے جبکہ جو چیزیں اس کے لئے کراہیت کا سبب ہوں وہ اس کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتی ہیں اور کافر بھی اپنے اہل و عیال کو اور ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اس کی نارا ضگی اور کراہیت کا سبب بنیں جبکہ وہ چیزیں اس کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتی ہیں جو اس کی محبت کا باعث ہوں۔حضرت نے فرمایا: بعض مومنین ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے دن اپنے اہل خانہ کی زیارت اور ملاقات کے لئے جاتے ہیں اور بعض مومنین اپنے مقدار عمل کی مناسبت سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں اور بعض مومنین اپنے مقدار عمل کی مناسبت سے ان کی زیارت وملاقات کرتے ہیں۔

کلینی نے "کافی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مَا مِنْ مُوْمِنِ وَلَا كَافِرٍ إِلَّا وَهُوَ يَأْتِى أَهْلَهُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ يَعْمَلُوْنَ بِالصَّالِحَات، حَمِدَ اللهُ عَلَى ذَلِكَ، وَإِذَا رَأَى الْكَافِرُ أَهْلَهُ يَعْمَلُوْنَ بِالصَّالِحَاتِ، كَانَتْ عَلَيْه حَسْرةً.

ا ـ " فروع كافی " مطبوعه سنگی ، ج ا، ص ۲۲ ـ ۲ ـ فروع كافی ، مطبوعه سنگی ، ج ا، ص ۲۲ ـ کوئی بھی مومن وکافر کی روح نہیں ہے مگریہ کہ زوال خورشید کے وقت اپنے اہل وعیال کی زیارت کے لئے جاتی ہے اگر اس کے اہل وعیال نیک عمل انجام دینے میں مشغول نظر آئیں تو غدا کی اس نعت پر اس کا شکر بجالاتی ہے اور جب کافر اپنے اہل وعیال کو نیک عمل میں مشغول دیکھتا ہے تو اس کے لئے حسر ت وندامت کاسب ہوتا ہے۔

کتاب "کافی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ اسحاق بن عمار سے، انہوں نے حضرت ابوالحن موسیٰ ابن جعفر علیہاالسلام سے روایت کی ہے:

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَيِّتُ يَزُوْرُ أَهْلُهُ؟قَالَ:نَعَمْ.فَقُلْتُ:فَى كَمْ يَزُوْرُ؟ قَالَ: فَى الْجُمُعَة وَ فَى الشَّهْرِ وَ فَى السَّنَة؛ عَلَى قَدْرٍ مَنْزِلَته. فَقُلْتُ: فَى أَيِّ ضُوْرَة يَأْتَهْمْ؟ قَالَ:فَى صُوْرَة طَائِرِ لَطَيْفَ يَسْقُطُ عَلَى جُدُررِهَمْ وَ يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ؛ فَإِنْ رَءَاهُمْ بِشَر وَ حَاجَةٍ حَزِنَ يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ؛ فَإِنْ رَءَاهُمْ بِشَر وَ حَاجَةٍ حَزِنَ وَاغْتَمْ. لا

"اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے مرنے والوں کی ارواح کے سلسلے میں سوال کیا کہ کیاوہ اپنے اہل وعیال سے ملاقات کرتے ہیں؟ توحضرتؑ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: کتنے وقت تک دیدار کرتے ہیں؟

تو حضرت نے فرمایا: مومن اپنے مقام ومنزلت کے اعتبار سے ہر جمعہ وہر ماہ وہر سال میں ایک بار دیدار کرتا ہے۔

ا ـ " فروع کافی " مطبوعه سنگی رج ا، ص ۲۲ ـ

میں نے عرض کیا: وہ اپنے اہل خانہ کے دیدار کے لئے کس صورت میں جاتا ہے؟

تو حضرت نے فرمایا: ایک لطیف پرندے کی شکل میں گھر کی دیوار پر بیٹھ جاتا ہے اور وہاں سے دیدار کرتا ہے، جب انہیں خیر وخوبی کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے تو خوشحال ہوتا ہے اور جب بدی و برائی میں اور محتاج دیکھتا ہے تو عملین ہوتا ہے۔"

كتَابِ "كَافِي مِين خُود سے متصل سند كے ساتھ عبد الرحيم قصير سے نقل كيا ہے كہ: قَالَ:قُلْتُ لَهُ:الْمُوْمِنُ يَزُوْرُأَهْلُهُ؟قَالَ:نَعَمْ، يَسْتَأْذَنُ رَبَّهُ فَيَا مَنْ لَهُ فَيَا مَنْ مُعَلِّمُ مَلَكَيْنِ فَيَأْتَيْهِمْ فِي بَعْضِ صُورِ الطَّيْرِ يَقَعُ فِي فَيَأْتَيْهِمْ فِي بَعْضِ صُورِ الطَّيْرِ يَقَعُ فِي دَارِهَ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ.

"میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا: کیا مومن اپنے اہل وعیال کی زیارت کرتا ہے؟ توحضرت نے فرمایا: ہاں، جب وہ اپنے پروردگار سے اجازت طلب کرتا ہے اور خدااس مومن کو اجازت دے دیتا ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتوں کو بھی بھیجتا ہے ، وہ مومن بعض پرندوں کی شکل میں اپنے اہل خانہ کے پاس آتا ہے اور گھرکے اوپر بیٹھ جاتا ہے اس طرح کے وہ اہل خانہ کو دیکھتا ہے اور ان کی باتوں کو سنتا ہے۔ "

ار واح کا د نیامیں پر ندوں کی شکل میں آنا، از باب تمثیل ہے

ا ـ " فروع كافي " مطبوعه سنگي ، ج ا، ص ٦٣ ـ

اگرچہ حضرت نے اس مقام پر فرمایا کہ مومن پر ندہ کی شکل میں گھر کی دیوار پر بیٹھ جاتا ہے، تو اس سے مرادیہ بالکل نہیں ہے کہ مومن کی روح واقعاً کسی حیوان یا مرغ سے متعلق ہوجاتی ہے کہ انسان بعض او قات جب کسی مرغ یا پر ندہ کو گھر کی دیوار پر دیکھے تو فکر کرے وہ اس کے کسی عزیز کی روح ہے، بلکہ یہ ایک تمثیل ہے اس طرح کہ جس طرح پر ندہ دیواروں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آسان کی طرف آمد ور فت کرتے ہیں اسی طرح مومن کی روح بھی آتی ہے اور اپنے اہل خانہ کے حالات سے آگاہی پیدا کرتی ہے۔

اور " جامع الاخبار " ميں منقول ہے:

قَالَ:رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه و آله وَسَلَّم: فَوَالَّذَى نَفْسُ مُحَمَّد بِيَده،لَوْ يَرَوْنَ مَكَانَهُ وَ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَهُ لَذَهَلُوْا عَنْ مَيتَهِمْ وَ لَبَكُوْا عَلَى فَفُوسَهِمْ، حَتَّياِذَا حُملَ الْمَيْتُ عَلَى نَعْشه رَفَرَفَ رُوْحُهُ فَوْقَ النَّعْشِ، وَهُوَ يُنَادى: يَاأَهْلَى! وَيَاوُلْدى! لَا تَلْعَبَنَّ بِكُمُ الدُّنْيَا كَمَا لَعَبتْ بِي، فَجَمَعْتُ الْمَالَ مَنْ حَلِّه وَ غَيْرِحلِه، ثُمَّ خَلَّفْتُهُ لِغَيْرِى فَالْمَهْنَالُهُ وَالتَّبِعَةُ عَلَى عَقْ عَلَى عَقْمُ لَعَيْرِى فَالْمَهْنَالُهُ وَالتَّبِعَةُ عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ وَاللّهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

"رسول خدالی آپیم نے فرمایا: اس ذات کی قتم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر مردہ کے بسماندگان اس کے مقام کو دیکھتے اور اس کی باتوں کو سنتے تو وہ اپنے مردوں کو چھوڑ کراور اس کو فراموش کرکے خود اپنے آپ پر گریہ کرتے۔

ا ـ " بحار الانوار " ، رج ۲ ، ص ۲۱ ا

جب مردہ کو تا ہوت میں رکھ کر اٹھایا جاتا ہے تواس کی روح بھی تا ہوت کے اطراف چلتی ہوئی آگے بڑھتی ہے اور مسلسل آواز دیتی ہے: اے میرے اہل وعیال! اے میرے بچول دنیا تمہارے ساتھ اسی طرح کھلواڑ نہ رکھے جس طرح میرے ساتھ کیا کہ مال دنیا کو حلال وغیر حلال ہم طریقہ سے جمع کیا اور اب وہ سب کچھ دوسروں کے لئے چھوڑ کر جارہا ہوں، اس مال سے عیش وعشرت، آرام ولطف اندوزی دوسروں کے لئے ہے جبکہ اس کا حساب و کتاب اور اس کے عواقب میرے ذمہ ہیں للذا جو مجھ پر گرری اس سے ڈر واور عبرت حاصل کرو۔

زندہ لوگوں کے کار خیر کا فائدہ مر دوں کو پہنچنا ہے
عالم ارواح کارابطہ اس دنیا سے اس قدر شخکم ہے کہ اس دنیا میں انجام
پانے والے عمل خیر اس عالم سے مر تبطار واح تک پہونچ جاتے ہیں۔"
شخ صدوق نے کتاب "امالی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خدالی آپائی آپائی نے
فرمایا: حضرت عیسی ابن مریم ایک قبر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ انہوں
نے دیکھا کہ صاحب قبر پر عذاب ہور ہا ہے اور آئندہ سال بھی اسی قبر کے پاس
سے گزرے تو دیکھا کہ اس صاحب قبر پر عذاب نہیں ہو رہا ہے تو عرض گزار

۱۲۷۲ معاد شناسی - تیسر ی جلد

پروردگارامیں جب گذشتہ سال یہاں سے گزراتھا تواس صاحب قبر کو عذاب میں مبتلادیکھا تھا جبکہ اس سال گزار ہوں تو دیکھ رہا ہوں کہ اس پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔

خدواند عزوجل نے حضرت عیسیٰ پر وحی کی کہ اے روح اللہ! اس شخص کا ایک بیٹا بالغ ہو گیااور وہ صالح اور نیک کر دار ہے ،اس نے لوگوں کے لئے راستہ ہموار کئے اور نتیموں کوسکونت و پناہگاہ فراہم کی للذامیں نے اس کے بیٹے کے نیک عمل کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف کردیا۔ ا

اس بنا پر رسول اکرم النَّیْ الیَّمْ نَیْ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا جو که شیعه و سنی کے در میان متفق علیه ہے: مَنْ سَنَّ سُنَّةً خَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیَّئَةً فَلَهُ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا.

"جس نے لوگوں کے در میان نیک سنت قائم کی ہے اس کے لئے اس سنت پر عمل کرنے والے تمام افراد کا ثواب ہے، اور جس شخص نے کسی بدعت کو لوگوں کے در میان رائج کیا ہے تواس کے لئے اس بدعت پر عمل کرنے والے تمام افراد کا گناہ ہے۔ "

ا۔ "امالی" صدوق، مجلس ۷۷،اور مطبوعہ سنگی ہے،ص۰۱۰ سے

۲۔ یہ روایت شیعہ کتابوں جیسے "اصول کافی"ج۵، ص۹ووا: "تہذیب"ج۲، ص۱۲۴: "المحجّۃ البیضآء" ج2، ص۱۲ میں الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ذکر ہوئی ہے۔ نیز " مجمّ احادیث نبوی"ج۲، ص۵۵۲ میں علمائے اہل سنت جیسے ترمذی، احمد ابن حنبل، دارمی، مسلم، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

جی ہاں عالم برزخ میں مومن کے انسان کی شکل میں ہونے پر بہت سی روایتیں وارد ہوئی ہیں اور اسی طرح مومنین اور کبھی کبھی کفار کے بھی اپنے اہل خانہ سے ملا قات کے سلسلہ میں بھی بہت سی روایتیں دلالت کرتی ہیں۔ لیکن کیازندہ افراد بھی مر دوں کی زیارت کو جاتے ہیں؟ جی ہاں۔

اہل قبور کی زیارت کرنااوراس کاوقت

شَّخُ طُوسُ اپنی کتاب "امالی " میں خود سے متصل سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جسے عبداللہ ابن سلیمان نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے: سَأَلْتُهُ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ. قَالَ:إِذَا كَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَزُرْهُمْ، فَانَّهُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِی ضَیْقِ وُسِعَ عَلَیْهِ مَا بَیْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اللهَ اللهِ عَلَیْهِ مَا بَیْنَ طُلُوعِ الشَّمْسِ؛ یَعْلَمُونَ عِنْ أَتَاهُمْ فِی كُلِّ یَوْمٍ، فَاذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ كَانُوا سُدی.

قُلْتُ:فَيَعْلَمُوْنَ مَِنْ أَتَاهُمْ فَيَفْرَحُوْنَ بِهِ؟ قَالَ:نَعَمْ،وَ يَسْتَوْحِشُوْنَ لَهُ اذَا انْصَرَفَ عَنْهُمْ. \

"وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے زیارت اہل قبور کے متعلق سوال کیا۔ تو حضرت نے فرمایا: جمعہ کے دن ان کی زیارت کرو کیونکہ جو شخص تنگی و مشکل میں ہو وہ صبح صادق اور طلوع خورشید کے

ا ـ " بحار الانوار "ج٢، ص٢٥٦ ـ

۱۲۷۴ معاد شناسی - تیسر ی جلد

در میان آرام میں رہتا ہے للذار وازنہ اسی وقت جو شخص اس کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس سے آگاہ ہوتے ہیں لیکن جب خور شید طلوع ہو جائے تو وہ آزاد ہو جاتے ہیں اور پھر امور دنیا کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنے عزیز وا قارب کی زیارت پر قادر نہیں ہوتے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ ان افراد سے آگاہ و خوش ہوتے ہیں جو ان کی قبروں کی زبارت کے لئے جاتے ہیں؟

توآپ نے فرمایا: ہاں، نیز قبور کے زائرین کے واپس لوٹ جانے سے مضطرب ہوتے ہیں۔"

اہل قبور خاص طور سے علماء، شہداء اور خداکے مقرب بندوں کی قبروں کی زیارت کے بہت سے فوائد ہیں۔

ائمہ علیہم السلام کے مرقدوں کی زیارت آبِٹر میں داخل ہونے کا حکم رکھتی ہے جو کہ زائر کو ہر گناہ وآلودگی سے پاک ومنزہ کردیتی ہے۔

چونکہ زیارت کا نتیجہ مرنے والے کی روح سے رابطہ بر قرار کرنا ہے اور زائر اس روح سے مدد حاصل کرتا ہے للذا مرنے والے کی روح جس قدر پاک وعالی مقام ہو گی زائر اسی قدر زیادہ بہرہ مند ہوسکتا ہے۔

مرنے والے کی روح کارابطہ اپنی قبر سے عمیق ہوتا ہے للذا قبروں پر جاکرزیارت کرنازیادہ بااثر ہوتا ہے اور مومن زائر اپنی قبر کے دریچہ سے خدا کے مقرب بندوں اور معصومین علیہم السلام کی روح سے ارتباط کرکے کل کا کنات و تمام ارواح سے مرتبط ہوجاتا ہے اور اس سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

مشہور ہے کہ علماء کی قبروں سے حاجت روائی ہوتی ہے اور اصولاً جس مقام پر بلند مر تبہ بزرگ اور اولیائے خدا مد فون ہوں وہاں کی نور انیت زیادہ ہوتی ہے، کہا جاتا ہے کہ ایسے مقامات کی روشنی خاص وسعت رکھتی ہے اور اس میں تاریک و گٹن کی گنجائش نہیں ہوتی، اس کے برعکس کفار کی قبریں تاریک ہوتی ہیں جو اضطراب، گٹن کا سبب اور تھکا دینے والی ہوتی ہیں۔

آیت اللہ انصاری کا قبر سلمان فارسی کی زیارت کرنا

ا بیت اللہ الصاری کا ببر سلمان فار ی ی ریارت کرنا مرحوم آیۃ الحق آیت اللہ حاجی شخ محمد جواد انصاری ہمدانی رحمۃ اللہ کہتے تھے کہ میں پہلے غیر معصوم وغیر امام کی قبروں کی زیارت کے لئے نہیں جاتا تھا کیونکہ میری فکریہ تھی کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی قبروں کے علاوہ کہیں سے شرح صدر حاصل نہیں ہوتا کیونکہ صرف وہی طہارت مطلقہ کے عالی مقام پر فائز ہیں جبکہ ان کے علاوہ کسی کی قبر پریہ اثر مرتب نہیں ہوتا۔ حب پہلی بار اپنے شاگردوں کے ایک گروہ کے ساتھ عتبات عالیات کی زیارت سے مشرف ہوا توایک روز کا ظمین میں اقامت کے دوران مدائن کی اور کیسری کے شکتہ ایوان کی عمارتوں کو دیکھنے کے لئے بغداد سے مدائن کی طرف روانہ ہواجو کہ واقعاً قابل عبرت تھے، مدائن دیکھنے اور اس ایوان میں طرف روانہ ہواجو کہ واقعاً قابل عبرت تھے، مدائن دیکھنے اور اس ایوان میں

مستحب دور کعت نماز بحالانے کے بعد جناب سلمان و حذیفیہ کی قبروں کی

۱۲۷۷ معاد شناسی - تیسر ی جلد

طرف چل پڑے جو کہ ایوان کے نزدیک ہی ہیں، ہم جناب سلمان کی قبر کے پاس زیارت کے عنوان سے نہیں بلکہ اپنی تھکان کو دور کرنے کے لئے استر احت کے عنوان سے تمام احباب و دوستوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ناگہان جناب سلمان نے خود واقعی صورت میں ظاہر ہو کر ہماری مہمان نوازی کی اور اپنی حقیقت کو آشکار کیا، ان کی روح اس قدر لطیف صاف، ذرہ برابر کدورت کے بغیر اس قدر وسیع وطاہر تھی جس نے ہمیں لطف و محبت، مہر و صفا کے ایک الگ عالم میں بہونچا دیا اور ہمیں عالم معنی کے وسیع ولطیف بغیر کسی الجھن و پریشانی کے ایسی فضا میں بہونچا دیا کہ گویا بہشت کی پُر لطف و صفا فضا میں بہونچ گیے ہوں کیونکہ عارف باللہ کا ضمیر زلال وصاف پانی ولطیف ہوا کے مانند ہوتا ہے۔

میں چونکہ ان کی قبر پر زیارت کے عنوان سے نہیں آیا تھاللذا شر مسار ہوا اور پھر زیارت کی اور اس کے بعد سے آئمہ طام بن کی قبروں کے علاوہ علائے باللہ، خدا کے مقرب بندوں اور اولیائے اللہ کی قبور کی زیارت کو بھی جاتا ہوں اور ان سے مدد کی گزارش کرتا ہوں، قبر ستان میں مومنین کی قبور کی بھی زیارت کو جاتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس فیض الہی سے محروم نہ رہیں۔

اہل قبور کی زیارت کی کیفیت

"متدرك الوسائل "ميں سيد على ابن طاوؤس كى كتاب "مصباح الزائر" سے نقل كيا ہے كہ: جب مومنين كى قبروں كى زيارت كاارادہ كرو تو بہتر ہے كہ جعرات كو جاؤ ورنہ جب بھى دل جاہے يا كوئى طلب ہو توجايا جاسكتا ہے۔

زيارت كاطريقه يه جه كه روب قبله هو كراپ ها ته كو قبر پر ركه كر اين ها ته كو قبر پر ركه كر كهي الله هم أرْحَمْ غُرْبَتَهُ، وَصِلْ وَحْدَتَهُ، وَانسْ وَحْشَتَهُ، وَ وَامنْ رَوْعَتَهُ، وَأَسْكنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً يَسْتَغْنَى بِهَا عَنْ رَحْمَةً مَنْ سَوَاكَ، وَأَلْحِقْهُ مِنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ؛ ثُمَّ اقْرَأْإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، سَبْعَ مَرَّاتِ.

"پروردگار اس کی غربت پر رحم کر، اس کی تنهائی کو خود سے مرتبط
کردے، اُنس کے اسباب کو اس کی وحشت پر غالب کردے، اس کے خوف کو
سکون میں تبدیل کردے اور اپنی جانب سے اس پر ایسی رحمت نازل کر کہ بیہ
تیرے سوام شخص کی رحمت سے بے نیاز ہوجائے اور اسے ایسے شخص سے
ملق کر جو اسے چاہتا ہو اور اسی کی ولایت کے زیر نگین قرار دے اور پھر سات
مرتبہ سورہ مبارکہ قدر کی تلاوت کرو۔"

نیز کہتے ہیں: زیارت مومنین کے سلسلہ میں دوسری روایت محمد ابن مسلم سے وارد ہوئی ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیاہم مردوں کی زیارت کریں؟ توحضرت نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: کیا وہ ہمارے ان کی قبروں پر جانے سے باخبر ہوتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: خداکی قتم ہاں، ان کی قبروں پر تمہارے جانے سے وہ آگاہ ہوتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور تم سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: جب ہم ان کی قبروں پر جائیں تو کیا کہیں؟

حَضْرَتٌ نِ فَرمايا: كَهُو: اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جُنُوبِهِمْ، وَ صَاعِدْ اللَّهُمُّ أَرْوَاحَهُمْ، وَ لَقِّهِمْ مَنْكَ رِضْوَاناً، وَ أَسْكَنْ إِلَيْهِمْ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تَصِلُ بِهِ وَحْدَتَهُمْ وِ تُونِسُ بِهِ وَحْشَتَهُمْ؛ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْء قَديرٌ.

"پروردگار زمین کو ان کے اطراف میں وسیع کردے، ان کی ارواح کو اپنی ست بلند مقام عطا کر اور اپنے مقام رضوان واپنی خوشنودی کا مستحق قرار دے اور اپنی جانب سے ان پر الیی رحمت نازل کر جس سے ان کی تنہائی دور ہوجائے اور ان کی وحشت، انس میں تبدیل ہوجائے، بے شک تو مرشی پر قدرت رکھتا ہے۔ "

جب قبروں کے نی میں ہو تو گیارہ مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ کی الرواح کو ہدیہ کرو، روایت نقل ہوئی ہے کہ: الاوت کرکے اس کا ثواب ان کی ارواح کو ہدیہ کرو، روایت نقل ہوئی ہے کہ: جو شخص اس عمل کو بجالائے گاخدااسے مرنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب واجر عطا کرے گا۔اس سلسلہ میں جو بقیہ روایتیں وارد ہوئی ہیں انہیں کتاب طہارت کے دفن کے ابواب میں بیان کیا گیا ہے۔ ا

ا ـ " متدرك الوسائل " مطبوعه سنگي ، ج۲، ص ۲۰ تاب حج ، ابواب مزار ـ

ا تھار ہویں مجلس - ار واح کا عالم د نیا ہے رابطہ / ۲۷۹

میرا کہنا ہے کہ: پہلی روایت جے سید نے "مصباح الزائر " میں ذکر کیا ہے وہی روایت شخ طوسیؒ نے "وسائل الشیعہ " ج۲، ص ۱۳، کتاب المزار میں خود سے متصل سند کے ساتھ حسن ابن محبوب سے، انہوں نے عمر ابن ابی مقداد، اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ: میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ بقیع سے گزر رہا تھا کہ اہل کو فہ کے شیعوں میں سے ایک شخص کی قبر کے پاس سے گزرے تو حضرت اس کی قبر کے پاس سے گزرے تو حضرت اس کی قبر کے پاس سے گزرے تو حضرت اس کی قبر کے پاس کھڑے ہوگئے اور دعا پڑھی: اللَّهُمَّ ادْحَمْ غُرْبَتَهُ...الی آخر دعا۔

نیز "وساکل الشیعه" ج۱، ص ۱۲و ۱۲۸، کتاب طہارت، زیارت اہل قبور اور منقول دعاؤں کا پڑھنا کے ابواب میں انہیں مضامین کی بہت سی روایتیں ذکر ہوئی ہیں۔

اور اسى جلد كے ص ١٦٨ پر محرابن يعقوب سے، انہوں نے على ابن ابراہيم سے، انہوں نے اپنے والد سے ، انہوں نے عبد الله ابن مغيره سے، انہوں نے عبد الله ابن عبدالله سے، انہوں نے عبد الله ابن سان سے نقل كيا ہے كه : قُلْتُ لاَبِي عَبْدِ الله عَلَيْهُ الشَّلَامُ : كَيْفَ التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ ؟ فَقَالَ : نَعْمُ، تَقُولُ : السلامُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ ؟ فَقَالَ : نَعْمُ، تَقُولُ : السلامُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ ؟ فَقَالَ : نَعْمُ اِنْ فَرطٌ، وَ نَحْنُ إِنْ عَلَى أَهْلِ اللهُ بِكُمْ لاَحقُونَ .

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اہل قبور پر سلام بھیجنا کیسا ہے؟ توحضرت نے فرمایا: کہو، ان گھروں کے مومن ومسلم اہالیوں پر سلام، آپ ہم سے پہلے چلے گئے اور انشاء اللہ ہم بھی آپ سے ملی ملق ہوں گے۔"

نیز چند دیگر روایتوں میں بھی اس کے قریبی مفہوم ومضمون کو بیان کیاگیا ہے۔

جی ہاں! مومن کی قبر میں بھی اس کے نورانیت آثار ظام ہوتے ہیں اور کافر کی قبر پر ظلمت و تاریکی کے آثار قابل دید ہیں۔

وادى السلام ميں مؤمنين كى ارواح جمع ہوتى ہيں

مختلف روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ: مومنین کی ارواح وادی السلام میں جمع ہوں گی اور وادی السلام جو کہ امن، امنیت وسلامت کی وادی ہے۔ وَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَأَدْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ، فرشتے مومنوں کو ندا دیں گے کہ: "آپ پر خدا کا سلام ہو، پاک و پاکیزہ ہوگئے اور اب جاودانی بہشت میں داخل ہو جاؤ۔"

اس دنیامیں اس وادی کا ظہور وادی ولایت کہے جانے والے شہر نجف اشر ف میں کوفہ کی پشت پر ایک سرز مین کی صورت میں ہوا کیونکہ جسد مطہر حضرت علی علیہ السلام کے نجف اشر ف میں دفن ہونے سے پہلے وہاں کوئی شہر نہیں تھا بلکہ کوفہ سے ایک فرسخ دور ایک بیابان تھا اسی لئے نجف کو ظهر کوفہ کہا جاتا ہے۔

ا۔ سورۂ زمر آیت ۷۲ کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

"كَافَى "مَيْنِ ابْنِي كَى سند كَ ساته احد ابن عمر عمر وى حضرت امام جعفر صادق عليه السلام كَى ايَكَ مر فوع حديث نقل كى هـ: قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَخِي بِبَغْدَادَ، وَ أَخَافُ أَنْ يَهُوتَ بِهَا. فَقَالَ: مَا تُبَالِي حَيْثُمَا مَاتَ اللهُ لَا يَبُولِ وَ غَرْبِهَا إِلَّا حَشَرُ اللهُ رُوحَهُ إِلَى وَادِي يَبَقِي مُؤْمِنٌ فِي شَرْقِ الأَرْضِ وَ غَرْبِهَا إِلَّا حَشَرُ اللهُ رُوحَهُ إِلَى وَادِي السّلامِ.

بسدي. قُلْتُ لَهُ:وَ أَيْنَ وَادي السَّلَامِ؟ قَالَ:ظَهْرَ الْكُوفَة،أَمَا إِنِّي كَأْنِي بِهِمْ حَلَقٌ حَلَقٌ قُعُودٌ يَتَحَدَّتُونَ.\ "كَهْتِ بِين: مين حَضرت امام جعفر صادق عليه السلام كى خدمت مين شرفياب ہوااور عرض كيا: مير ابھائى بغداد مين ہے اور مجھے خوف ہے كہ وہيں اس كا انتقال نہ ہو جائے۔

توحضرت نے فرمایا: ڈرومت، جہاں بھی اس کا انتقال ہوگا اس کی روح وادی السلام بہون نج جائے گی کیونکہ مشرق سے مغرب تک جہاں بھی مومن زندگی گزارتا ہے انتقال کے بعد خداوند عالم اس کی روح کو مومنین کے ساتھ وادی السلام میں بہونچادیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: وادی السلام کہاں ہے؟

توآپ نے فرمایا: کوفہ کی پشت پر ہے،آگاہ رہو کہ میں ارواح کے اجتماع کو دیکھا ہوں جو حلقہ بہ حلقہ اور جوق در جوق بیٹھے ہیں اور ایک دوسر سے محو گفتگو ہیں۔"

ا ـ " فروع كافي " مطبوعه سنگي ، ج ا، ص ٧٤ ـ

۲۸۲/ معاد شناسی - تیسری جلد

اور "کافی" میں بھی مرحوم کلیٹی نے عبادہ (عِبَایَۃ) اسدی سے اور انہوں نے، کبّہ عُرفی سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں حضرت علی علیہ السلام کے ہمراہ پشت کو فہ کی طرف گامزن تھا اور جب ہم کو فہ سے باہر نکلے تو حضرت وادی السلام میں تھہر گئے گویا وہ کسی قوم سے مخاطب ہو کر گفتگو کر ہے ہیں، ان کے تو قف کے ساتھ میں بھی کھڑا رہا حتی کہ مجھے تھکان محسوس ہوئی اور میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ مجھ میں اضطراب بیدا ہوا تو میں بھر کھڑا ہو گیا اور میں میٹھ گیا یہاں تک کہ مجھ میں اضطراب بیدا ہوا تو میں بھر کھڑا ہو گیا اور میں مرتبہ کی طرح پھر تھک کر بیٹھ گیا پھر مضطرب ہوا اور میں کھڑا ہوا آپی ردا کو تہہ کیا اور عرض گزار ہوا: اے امیر المو منین علیہ السلام! مجھے آپ کے اس طولانی قیام سے ہمدر دی ہے تھوڑی دیر استراحت فرمائیں اور پھر میں نے اپنی ردا زمین پر بچھادی تاکہ حضرت اس پر تشریف فرمائیوں۔

تو حضرتً نے فرمایا: اے حبّہ! یہ توقف اور قیام نہیں تھابلکہ مومنین سے اُنس اور ان سے تکلم تھا۔

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! کیا مردے بھی ملاقات کرتے ہیں اور ہم کلام ہوتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: ہاں، اگر تمہاری آنکھوں سے پر دہ اٹھادیا جائے تو تم انھیں حلقہ بہ حلقہ بیٹھے دیکھوگے کہ وہ اپنے عمامہ یا کسی دوسری چیز سے تکبیہ اور اپنی پنڈلی کو باندھے بیٹھے ہیں اور آپس میس محو گفتگو ہیں۔

ا ٹھار ہو س مجلس - ارواح کا عالم دنیا سے رابطہ / ۲۸۳

میں نے عرض کیا: کیا وہ جسم رکھتے ہیں یاار واح ہیں؟
حضرت نے فرمایا: ارواح ہیں۔
دنیا کی زمین کے کسی بھی حصہ میں کوئی مومن نہیں مرتا مگر یہ کہ
اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ وہ وادی السلام سے ملی ہوجائے اور وادی
السلام بہشت عدن کا ایک گلڑا ہے۔

کفار کی ارواح وادی بر ہوت میں جمع ہوتی ہیں اسلیمان شہید اول کے معروف شاگردوں میں سے ایک شخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب "المُحَفَّر " میں کتاب " قائم " فضل ابن شاذان سے، انہوں نے ابن طریف سے، انہوں نے ابن نباتہ سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ:

ابن طریف سے، انہوں نے ابن نباتہ سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ:

امیر المومنین علیہ السلام کوفہ سے باہر نکلے اور چلتے ہوئے غُرسین کہ ان کئے بہونچے اور وہاں سے آگے بڑھ گئے ہم ان کے پیچے پیچے چلے حتی کہ ان کئے بہوئے اور دیکا کہ حضرت زمین پر لیٹے ہوئے ہیں اس طرح کہ ان کا جسم مبارک زمین پر تھااور انہوں نے بچھ بھی بچھایا نہیں تھا۔

ا ـ "فروع كافي " مطبوعه سنگي ، ج ۱، ص ۲۷ ـ ۷۷ ـ

۲۔"غُرِیَّیْن " کوفہ کے بامرایک فریخ کے فاصلے پر دوستون تھے کہ کوفہ سے بامر آنے والے لوگ اسے علامت کے طور پر جانتے تھے،اسی سبب نجف کو ارض الغُریِّ یاارض الغَریِّین کہا جاتا تھا یعنی ایسا دشت جس کے پہلومیں دوستون واقع ہیں۔

قنبر نے عرض کیا:اے امیر المومنین علیہ السلام!اجازت دیجئے کہ میں اپنے لباس کوآٹ کے لئے زمین پر بچھادوں۔

تو حضرت نے فرمایا: نہیں، کیا یہاں خاک و تربت مومن کے علاوہ کچھ ہے؟ یا مومن کے نشیمن میں ان سے ملا قات کے سوا کچھ ہے؟

اصبغ کہتے ہیں: اے امیر المومنین علیہ السلام! ہم یہاں کے مومنین و آئندہ کے مومنین کی خاک کو جانتے اور پہچانتے ہیں لیکن ان نشمن میں مومن کی مزاحمت وملا قات کا مطلب نہیں سمجھے۔

توحضرت نے فرمایا: اے فرزند نباتہ ! اگر تمہاری آ تکھوں سے پردے ہٹ جائیں تو دیکھو گے کہ ارواح مومنین اس پشت کو فہ میں جہاں (وادی السلام) ہے حلقہ بہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے گفت وشنید میں مشغول ہیں، یہاں مر مومن کی روح ہے اور مرکافر کی روح "وادی بر ہوت "میں ہے۔ ا

جو مومنین وادی السلام میں ہیں وہ فرحت ومسرت کے ساتھ لطف اندوز ہورہے ہیں اور جام محبت وولایت سے سرشار، عشق وخوش نصیبی میں مست ہیں للذاوہ قیام قیامت تک برزخ کے مرور زمان کو محسوس نہیں کرتے لیکن کفار جن کے یاس علم و معرفت کا قطرہ بھی نہیں ہے اور وہ ولایت کے لیکن کفار جن کے یاس علم و معرفت کا قطرہ بھی نہیں ہے اور وہ ولایت کے

ا ـ " بحار الانوار "ج٦، ص٢٣٢ و٣٣٠ ـ

آ بِ زلال سے سیر اب نہیں ہوئے ہیں وہ بر ہوت یمن کی سنگلاخ وادی میں جمع ہوتے ہیں۔

ذرّه ذرّه کاندرین ارض وسماست

جنس خود را همچوکاه وکهرباست

ناریان مر ناریان را جاذبند

نوریان مر نوریان را طالبندا

(اس زمین و آسان میں ذرہ ذرہ اپنے ہم جنس سے ملق ہے جیسے گھاس پھوس اور بجل مر ایک اپنی جنس کے ساتھ ہیں، اہل جہنم ، جہنمیوں کی طرف مائل ہیں اور اہل نور ، نوریوں کے طالب ہیں)

اگر گزر زمان امر نسبی ہو تو بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے کہ گزرتے لمحات اہل وادی بر ہوت کے لئے کس قدر سخت، صبر آ زمااور طولانی ہیں۔ گویا ان کا مر لمحہ سالوں کے برابر ہے اور اہل وادی السلام جو کہ امن وآ سائش کی وادی میں ہیں ان کے لئے گذر زمان کس قدر زود گزر، لطیف وآ سائش کا باعث ہے گویاسال ایک لمحہ میں تمام ہوجاتا ہے۔

ہاں، محبوب کے ساتھ خلوت واُنس کی مجلسوں میں گذر زمان کا حساس نہیں ہو تا،اس مقام وحدت پر جہاں ارواح تمام دنیوی جنجالوں و تعلقات سے پاک ہو کر مہر وصفا، مودت اور موانست کے ساتھ ایک دوسرے سے گھل مِل گئے ہیں جس طرح شیر وشکرآپس میں گھل مل جاتے ہیں،وقت کا گذر ناجو

ا۔ پہلا شعر "مثنوی" مطبوعہ میر خانی، ج۲، ص۴۰ پر ہے جبکہ دوسراشعر ۲۰، ص۸۰ اپر درج ہے۔

کہ ایک مادی اثر ہے للذا وہاں اس کے تدریجاً گزرنے کا ادراک نہیں ہوتا اور شاید اولیائے خداکے لئے بھی گذر زمان کا یہی مطلب ہو۔

اس کے برعکس محبوب سے جدائی وفراق و قطع تعلق کے زندان میں مقید کام لمحه سال کے برابر ہوتا ہے اور قوای متخیلہ میں ان تعلقات کے توہم وخیال پر دازی کے ذریعہ طولانی بنالیتا ہے اور م گھنٹہ طولانی شب فراق کے مانند وہ صبح امید کے طلوع ہونے پر نظریں گڑائے رہتا ہے اور وصل ،خلوت وانس کا مسلسل امید وار رہتا ہے۔

من پیر سال وماه نیم یار بی وفاست بر من چو عمر می گذرد پیر از آن شدم'

اگرچہ جولوگ خداوند عزوجل کے مقام قرب تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور ان کی چیٹم بصیرت کھل جاتی ہے وہ مر دوں کو مجسم صورت میں اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح زندہ افراد کو دیکھتے ہیں وہ مر دوں کو نہ صرف دیکھ سکتے بلکہ ان سے گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔

بعض ارواح کااپنی بعض اولاد سے ملاقات محمد بن حسن صفّار نے کتاب "بصائر" میں خود سے متصل سند کے ساتھ روایت ذکر کی ہے کہ حضرت ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہاالسلام نے فرمایا:

ا ـ " ديوان حافظ شير ازي " مطبوعه پژمان ، چاپخانه بروخيم (۱۳۱۸))، ص ۱۵۰

میں اپنے والد کے ساتھ اپنے کچھ اموال کو جابجا کرنے کی غرض سے مدینہ سے باہر نکلا جب ہم صحر امیں داخل ہوئے تو ہم نے ایک بزرگ شخص کو دیکھا جس کے سروصورت کے بال سفید ہو چکے تھے،وہ میرے والد کی طرف متوجہ ہوااور سلام کیا۔

والد سواری سے اترے اور اس کے قریب گئے تو میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا: میں آپ پر قربان، میں وہیں بیٹھ گیااور وہ کافی دیر تک آپس میں سوال وجواب کرتے رہے۔

پھر وہ بزرگ اٹھے اور میرے والد کو خداحافظی کرکے چلے گئے۔ میرے والد کھڑے ہوئے اور اس کے نظروں سے او جھل ہوجانے تک اس کی طرف دیکھتے رہے۔

میں نے عرض کیا: بابا! یہ بزرگ آدمی کون تھے کہ میں نے سناکہ آپ ان سے جس طرح باتیں کررہے تھے اس طرح کسی اور سے نہیں کرتے ؟

انہوں نے کہا: وہ میرے والد تھے۔ ا

نیز اسی کتاب "بصائر الدرجات" میں خود سے متصل سند کے ساتھ دوسری روایت نقل کی ہے کہ ابراہیم ابن ابی البلاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: عبد الکریم ابن

ار"بصائر الدرجات "مطبوعه سنكي، ص 2 كو ٨٠، باب أنّ الاثمة يزورون المكوتى-

۱۲۸۸ معاد شناسی - تیسر ی جلد

حسان نے مجھ سے نقل کیا ہے کہ عبیدہ ابن عبد اللہ بن بشیر خشمی نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ بیٹا تھا جبکہ وہ سوار ہو کر عریض اکی طرف جانے والے تھے تو میں بھی ان کے ساتھ ہو گیا کہ ایک بزرگ شخص جن کی داڑ ھی اور سر کے بال سفید ہو چکے تھے سفر کے دوران ہی میر سے والد کی طرف متوجہ ہوئے تو میر سے والد سواری سے اتر پڑے اور اس بزرگ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ براہیم کہتے ہیں: مجھے لگتا ہے کہ ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

وہ مسلسل بزرگ شخصیت سے کہہ رہے تھے: میں آپ پر قربان،اور وہ بزرگ میرے والد کو وصیت بھی کررہے تھے۔

فرماتے ہیں کہ میرے والد کھڑے ہوئے اور وہ بزرگ بھی چل پڑے اور ان کے نظروں سے او جھل ہو جانے کے بعد میرے والد سوار ہوئے اور ہم آگے بڑھے۔

میں نے والد سے کہایہ شخص کون تھے جس کے ساتھ آپ ایسابر تاؤ کررہے تھے جیسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے؟ توفر مایا: اے میرے فرزند! یہ بزرگ میرے والد تھے۔ ا برزخ میں گنا ہکار مؤمنین اپنے اعمال کی سزایاتے ہیں

> ا۔" مُؤلِض" بروزن " رُبَير " ،مدينه منوره کے اطراف ميں واقع ہے۔ ۲۔ "بصائر الدر جات " ص ۷۷؛" بحار الانوار " ۲۶، ص ۲۴۸۔

ا ٹھار ہو س مجلس - ار واح کا عالم د نیا<u>سے</u> رابطہ / ۲۸۹

خلاصہ یہ کہ انسان ایسا عمل انجام دے کہ عالم برزخ میں مشکلات سے دوچار نہ ہو اور خدانخواستہ اگر حقائق سے انکار کے سبب اس کا ایمان سلب ہوجائے تو وادی برہوت میں گر فقار ہوجائے گا، بلکہ مومن کو چا میئے کہ صالح اعمال کے ذریعہ مسلسل راہ قرب الہی کو طے کرتا رہے تاکہ موت کے بعد اس کی روح وادی السلام میں آ رام وسکون سے رہے اور روز قیامت محمد التا ایک آرام وسکون سے رہے اور روز قیامت محمد التا ایک اس کے اہل بیت علیم السلام کی شفاعت کے ساتھ وارد بہشت ہو اور وہ ہمیشہ کے لئے اس کا مسکن بن جائے۔

چونکہ برزخ میں شفاعت نہیں ہے للذااگر مومن کے کردار میں بھی خامیاں موجود ہیں توبرزخ میں ان کوان کے اعمال کی سزادی جائے گی۔
کتاب "کافی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ عمر ابن یزید سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: قُلْتُ لِأَبِیْ عَبْد الله عَلَیْهِ السَّلامُ: إِنِّیْ سَمِعْتُکَ وَأَنْتَ تَقُوْلُ: کُلُّ شَیْعَتنَا فی الْجَنَّةِ عَلَی مَاکَانَ فِیْهَمْ.
قال:صَدَّقْتُکَ،کُلُّهُمْ وَاللهِ فِی الْجَنَّةِ.

قَالَ: قُلْتُ:جُعلْتُ فَدَاكَ، إِنَّ الذِّنُوْبِ كَثِيْرَةٌ كَبَارٌ. فَقَالَ: أَمَّا فِي الْقِيَامَةِ فَكُلِّكُمْ فِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ الْمُطَاعِ أَوْ

وَصِيِّ النَّبِيِّ، وَلَكنِّيَ وَاللهُ أَتَخَوَّفٌ عَلَيْكُمْ فِي الْبَرْزَخِ. قُلْتُ:وَمَا الْبَرْزَخُ؟

قَالَ:الْقَبْرُ مُنْذُ حِيْنَ مَوْتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقَيَامَةِ.'

ا_"فروع كافي "مطبوعه سنگي، ج]، ص٦٦_

"عمر بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ آپؓ نے فرمایا ہے کہ: ہمارے تمام شیعہ عیاب ان کا کردار کیسا بھی ہواہل بہشت ہیں۔

تو حضرت نے فرمایا: میں تمہارے اس قول کی تصدیق کرتا ہوں خدا کی قشم سبھی اہل بہشت ہیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! گناہ، بہت سگین ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: روز قیامت مطاع پینمبڑ کی شفاعت یااس پینمبر کے وصی کی شفاعت کے ذریعہ تم سب بہشت میں جاؤگے لیکن مجھے تمہارے برزخ کی فکر ہے۔

میں نے عرض کیا: برزخ کیا ہے؟

توفرمایا: برزخ انسان کی موت کے وقت سے قیامت تک بریا ہوگی۔ " یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسِ مَّا عَملَتْ مِنْ خَیْرِ مُحْضَراً وَ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءِ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهُ أَمَدا بَعیداً. \

"ایک روز آئے گا کہ جب ہر شخص کے نیک اعمال اس کے سامنے آجائیں گے اور جو اس نے برے اعمال انجام ویئے ہیں وہ ان سے اس سے فاصلہ بنانا جاہے گااور فرار کرے گا۔"

انسان جو اس دنیا سے جاتا ہے اس کا اعمال نامہ بند ہوجاتا ہے مگریہ کہ ایسے افراد میں سے ہو کہ جس نے صدقہ جاربہ حچیوڑا ہو جیسے امور خیر کے

ا_سورهٔ آل عمران ، آیت • ۳_

لئے کسی چیز کا وقف کرنا، علمی ودین کتاب جس سے لوگ فائرہ اٹھائیں اور صالح فرزند وغیرہ جو کہ اس کے لئے باقیات صالحات قرار پائیں انسان کا نفس وجود اس کے ساتھ باقی رہتا ہے اور اس کی ہمراہی میں انسان یاخوشحال ہوتا ہے یا عذاب میں مبتلا ہوتا ہے اگر نفس وجودی کی اچھی تربیت کی گئ ہے تو انسان اس سے خوشحال ہوتا ہے اور اگر مخالفت خدا پر اس کی تربیت کی گئ ہے تو شیطانی صورت میں اس پر سوار ہو کر اس کی ہمراہی کرتا ہے۔

برزخ میں برے اعمال شیطانی صورت میں ظامر ہوتے ہیں کتاب "کافی" میں مرحوم کلیٹی نے برزخ ومنکر و کیر کے سوال وجواب کے ضمن میں خود سے متصل بشیر دہّان سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جب مومن منکر و کلیر کے توحید سے متعلق سوال کے جواب دے چکتا ہے تو وہ رسول خدالی آئی آئی سے متعلق سوال کرتے ہیں کہ: مَا تَقُونُ فی هَذَا الرجُلِ الَّذِیْ خَرَجَ بَیْنَ ظَهْدَانَیْکُمْ ؟ فَیَقُونُ انْ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهُ وَآله تَسْالُانی ؟

فَيَقُوْلَانِ لَهُ: تَشْهَدُأَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ؟

فَيَقُوْلُ:أَشْهَدُأَنَّهُ رَسُولُ الله.

فَيَقُوْلَانِ لَهُ:نَمْ نَوْمَةً لَا حُلُمَ فِيْهَا،وَيُفْسَخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةُأَذْرُعِ وَ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَيِ الْجَنَّة وَ يَرَى مَقْعَدَهُ فَيْ هَا.

وَاذَا كَانَ الرَّجُلُ كَافَراً دَخَلَا عَلَيْه وَأُقَيْمَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ يَدَيْه،عَيْنَاهُ مِنْ نُحَاسِ؛فَيَقُوْلَنِ لَهُ:مَنْ رَبُّكَ؟وَمَا دَيْنُكَ؟وَمَا تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مَنْ نُحَاسٍ؛فَيَقُوْلُنِ لَهُ:مَنْ رَبُّكَ؟وَمَا دَيْنُكَ؟وَمَا تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ اللَّذَيْ قَدْ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ ظَهْرَانِيْكُمْ؟

فَيَقُوْلُ:لَاأَدْرِيْ؛فَيُخَلِّيَانِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ،فَيُسَلِّبُ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ تَسْعَةً وَ تَسْعِيْنَ تَنِّيْناً؛لَوْأَنَّ تَنِّيْناً وَاحداً مِنْها نَفَخَ فِي الأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَجَراً أَبَداً؛وَ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ وَ يَرَى مَقْعَدَهُ فَيْهَا.

"اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو تمہارے در میان سے آٹھ گیا؟ مومن کہتا ہے: کیا تم حضرت محمد رسول خدا اللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ

وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ اللہ کے رسول ہیں؟

مومن جواب دیتا ہے: جی ہاں! وہ خدا کی جانب سے اس کے رسول ہیں۔

پھر وہ دونوں فرشتے بثارت دیتے ہوئے کہتے ہیں: تم آ رام سے سوجاؤ اور ایسے خواب سے لطف اندوز ہو جس میں فکر واضطراب، پریشانی و تھکان کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اور اس کی قبر کو نو ذراع (نوہاتھ) چوڑی کردیتے ہیں اور اس کی قبر میں بہشت کا ایک دروازہ کھول دیتے ہیں اس طرح کہ بہشت میں موجوداینے گھر کو دیکھارہتا ہے۔

لیکن اگر مرنے والا شخص کافر ہو تو جب دونوں فرشتے اس کی قبر میں وارد ہوتے ہیں تو شیطان اس کے مقابل کھڑا ہو جاتا ہے جس کی آ تکھیں تابنہ کی ہوتی ہیں۔

ا_"فروع كافي" مطبوعه سنگي، ج ا، ص ٦۴_

ا تھار ہو س مجلس - ار واح کا عالم د نیا<u>سے</u> رابطہ / ۲۹۳

وہ دونوں فرشتے سوال کرتے ہیں: تیراپر وردگار کون ہے؟ تیرادین کیا ہے؟ جو شخص تمہارے در میان آیااس کے سلسلے میں تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ وہ خض تمہارے در میان آیااس کے سلسلے میں تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ وہ کافر جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم اسی وقت وہ دونوں فرشتے اس کے اور شیطان کے در میان سے چلے جاتے ہیں پھر شیطان اس پر 199ویں ایسے سانپوں کو مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اگر روی زمین پر ایک پھونک مار دیں تو ہر گز کوئی سبزہ زار نہ اُگے گا،اس کی قبر میں جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جہال سے وہ آتش میں اینے قیامگاہ کا مشاہدہ کرتا ہے۔ "

جَهَال عَهُ وهَ آتُ مُيْں اَ عِنْ قَيْامُاهُ كَامِشَاهِ هُ كُرْتا ہے۔" وَ مَنْ يَعْشُ عَنْ ذَكْرِ الرَّحْمَانِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ * وَ إِنهُمْ لَيَصدُّونهُمْ عَنِ اَلسَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مَّهْتَدُوْنَ * حَتَى إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَلِيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ.'

"جوشخص خداوند رحمان کی یاد سے پہلوتہی کرے گاہم اس پر شیطان کو مسلط کردیں گے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوگا؛وہ شیاطین ہمیشہ اسے راہ خدا سے بھٹکاتے رہیں گے اور انہیں گمان ہوگا کہ انہوں نے راہ ہدایت کو پالیاحتی کہ وہ یہ کہتا ہوا میرے پاس وارد ہو:اے کاش میرے اور تہارے درمیان مشرق سے مغرب تک کافاصلہ ہوتا تم کتے برے ساتھی ہو۔"
شعطان ؛ انسان کے ساتھ ہمیشہ اس کے نفس امارہ کی صورت

میں ہے

ا ـ سورهٔ زخرف، آیت ۳۷ ـ ۳۸ ـ

یہ شیطان در حقیقت نفس امارہ و نفس وجودی کا ظہور ہے جو دنیا میں عجابوں اور پر دوں کے باعث نظر نہیں آتا لیکن عالم برزخ میں حجابوں کے ہلتے ہی نظر آنے لگتا ہے جس سے دور رہنے کی وہ انسانی آرزو کرتا ہے اور وہ شخص مومن ہواور اس کے اعمال نیک وصالح ہوں تو وہ ساتھی اجھے لباس زیب تن کئے ہوئے معطر خوش شکل ونیک انسان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ا قد ڈفلئے مَن ذَکًا هَا وَ قَدْ خَابِ مَن دَسّهَا. '

"فلاح و نجات کا حقد ار وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی تربیت کرکے پاک بنائے اور اس شخص کے لئے پشیمانی ہے جو اپنے نفس کے ساتھ دھو کہ وآنکھ مچولی کرے۔"

امیر المومنین علیہ السلام نے " نج البلاغہ " کے اول سے آخر تک انسان کو موت اور اس کے نتائج سے آگاہ کیا ہے اور توحید، قیامت اور تقویٰ کے متعلق نصیحت کی ہے۔

خداوند عالم نے انسان کو دور سول عنایت کئے ہیں: ایک عقل ہے جسے رسول باطن کہا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ انسان کے ساتھ ہے اور دوسرار سول ظامر ہے جو کہ جمت الی کی ذات گرامی ہے جس نے انسان کو رسول باطن کی

ا۔ شیطان ملک کے مانند بشر سے جداایک الگ مستقل وجود ہے، اور اس بات سے ہمارا مقصد شیطان اور اس کی نفس امارہ سے تاویل کرکے اس سے انکار کرنا نہیں ہے بلکہ ہماری مرادیہ ہے کہ نفس امارہ انسان کے شیطان کی اطاعت کا موجب اور اس کی آسائٹوں کو قبول کرنے کا سبب ہے۔
۲۔ سورۂ شمس، آست ۹۔ ۱۰۔

دعوت پر لبیک کہنے کی ترغیب دی ہے اور اس سلسلے میں ضروری ہدایات بیان فرمائی ہیں للذااگر کوئی انسان راہ حق پر نہ چلے اور رسول باطن پر پر دہ ڈال دے اور رسول ظاہر کا بھی انکار کردے تو یہ خود اس کی تقصیر ہے۔

ذلك عِما قَدَّمَتْ أَیْدیْکُمْ وَ أَنَّ اللَّهَ لَیْسَ بِظلَّامِ لِلْعَبِیدِ. '

"یہ انہیں اعمال کا نتیجہ ہے جو تم نے پہلے انجام دیئے ہیں اور خداا پ

یں ہے۔" ہندوں پر ذرہ برابر ستم کرنے والا نہیں ہے۔"

انسان کھے گا: پرور دگار! تم نے مجھے یہ کیسابدلادیاہے؟

جواب میں ارشاد باری تعالی ہوگا: یہ خود تمہارے اعمال ہیں جو تم نے پہلے انجام دیئے اور میرے منظم اور دقیق حساب و کتاب میں ثبت و ضبط ہیں، یہ عکس العمل بھی تمہاراہے اور یہ اعمال بھی تمہارے ہیں جواس دنیا میں اس صورت میں ظامر ہوئے ہیں میں نے تم پر نہ تو کوئی ظلم کیا ہے اور نہ ہی تمہارے عمل سے زیادہ عذاب میں مبتلا کیا ہے، دنیا میں خود تمہارے اعمال خراب تھے جو اب خرابی کی صورت میں ہی ظاہر ہوئے ہیں اور جن مومنوں کے اعمال نیک وصالح تھے وہ نیک صورت میں ظامر ہوئے ہیں اور جن

جب کوئی چیز بہت چھوٹی ہوتی ہے توانسان اسے اپنی آ تکھوں سے نہیں دیکھ پاتا جیسے کہ جراثیم کہ جسے ما تکرواسکوپ کے بغیر صرف آ تکھوں سے نہیں

ا ـ سورهُ آل عمران ، آیت ۱۸۲؛ سورهٔ انفال ، آیت ۵۱ ـ

۲۹۷/ معاد شناسی - تیسری جلد

دیکھا جاسکتا لیکن جب خورد بینوں سے مزار گنا یا زیادہ بڑا کیا جاتا ہے تو وہ قابل رویت بن جاتے ہیں۔

قبر میں مومن کے اعمال مجسم شکل میں ظام ہوتے ہیں اس مادی دنیا میں انسان کے اعمال صحت و فساد، ریاکاری، خود نمائی، خود آرائی وجاہ ومقام و شخصیت طلبی اور حب نفس یا خدا کا تقرب حاصل کرنے ومقام لقاء ور ضوان تک بہونچنے میں یوشیدہ ہیں۔

یہ تمام جہات اعمال کے بطون میں پوشیدہ ہیں،ظام اعمال نظر آتے ہیں لیکن اس کی روح وجان پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ لطیف ودقیق، باریک ونازک حالات و کیفیات ہیں جو عمومی افکار سے اکثر دور رہتے ہیں۔

لیکن اس عالم میں باطن جلوہ گر ہوگا اس وقت انسان کے لئے اپنے برے اعمال سے فرار ممکن نہ ہوگا اور اسے دیچ کر مضطرب وپریشان ہوگا جبکہ نیک اعمال کو دیچ کر مسرور ہوگا اسقدر خوش ہوگا کہ وہ خود پر تعجب کرے گاکیونکہ اسے امید بھی نہ رہی ہوگا کہ اس کے نیک اعمال اس قدر دلر با گاکیونکہ اسے امید بھی نہ رہی ہوگا کہ اس کے اعمال ملکوتی خوبصورتی کے صورت میں جلوہ افروز ہوں گے اور جب اس کے اعمال ملکوتی خوبصورتی کے ساتھ ظاہر ہوں گے تو وہ خود اس سے سوال کرے گا: تم کون ہو؟ وہ جواب دے گا: میں تمہاری پڑھی ہوئی نماز ہوں، میں تمہاری ادائی ہوئی زکات ہوں، میں تمہاراانجام دیا گیا تج ہوں، میں تمہاراا وہ صدقہ ہوں جو تم نے رضائے خدا کے لئے مخفی طور پر فقیر کو دیا تھا، میں تمہاری وہ اعانت ہوں جس سے تم نے لئے مخفی طور پر فقیر کو دیا تھا، میں تمہاری وہ اعانت ہوں جس سے تم نے

مومن کی مدد کی تھی، میں بزر گوں کے سامنے تمہارا کیا گیا ادب ہوں، میں تمہار کی عبودیت کا وہ مقام ہوں جو تم نے خدا کی عبادت سے حاصل کیا ہے۔ عالم قبر میں ولایت سب سے زیادہ خوبصورت شکل میں ظامر ہوگی

برقی نے کتاب " محاس " میں اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر سے نقل کیا ہے کہ صاد قین علیہاالسلام میں سے ایک امامؓ نے فرمایا کہ: جب کسی مومن کا انقال ہوتا ہے تو اس کی قبر میں اس کے ساتھ چھ صور تیں داخل ہوتی ہیں کہ جس میں سے ایک کی صورت و شکل وشائل سب سے تحسین و جمیل، خوشبو سے آراستہ ونیک ہوگی۔

ان میں سے ایک صورت اس کے داہنی طرف ہو گی اور دوسری اس کے بائیں طرف، تیسری اس کے پیچھے چوتھی اس کے پیروں کے پاس اور جو شکل سب سے نیک ہو گی وہ اس کے سر کے اوپر ہو گی اور جس طرف سے بھی کسی قتم کی کوئی رکاوٹ سامنے آئے گی اس طرح کی صورت آگے بڑھ کر اس کا دفاع کرے گی کیونکہ یہ چھ شکلیں اس کے چھ سمتوں میں مشقر اور اس کے مدافع ہوں گی۔

سب سے نیک صورت بقیہ صور توں سے سوال کرے گی: آپ کون ہیں؟خدامیری طرف سے تہہیں جزائے خیر دے۔

توداہنی طرف کی صورت جواب دے گی: میں نماز ہوں، بائیں طرف کی صورت کھے گی: میں روزہ کی صورت کھے گی: میں روزہ ہوں، سامنے کی صورت کھے گی: میں روزہ ہوں، پیچھے کی صورت جواب دے گی: میں حج وعمرہ ہوں، اس کے دونوں پیروں کے پاس موجود صورت کھے گی: میں وہ نیکی ہوں جو تہاری طرف سے اپنے بھائیوں سے کی گئ ہیں۔ پھر وہ تمام صورتیں مل کر اس نیک صورت سے بو چھیں گے: تم کون ہو؟ تم ہم سب سے زیادہ خوبصورت ودکش ہو پاکیزہ خوشبو سے آراستہ ہو۔ توہ وہ نیک صورت جواب دے گی: میں آل محمد الناہ الیہ کی ولایت ہوں۔ ا

خدا کرے کہ انسان ہمیشہ ولایت محمہ وآل محمد اللّٰہ اللّٰہ کے زیر سابہ رہے کیونکہ جو کچھ بھی ہے اس ولایت کا تصدق ہے، یہ ولایت انسان اور خدا کے در میان ایک مشحکم رسی ہے اگر اس رسی کا ایک سپر اانسان کے ہاتھ میں ہو تو انسان کو ناسوت کی دلدل واسفل سافلین کی گہری کھائی سے نکال کر لاہوت کی بلندیوں پر بہو نچادیت ہے ورنہ انسان طبیعت کے کؤیں میں گر کر نفس امارہ کی بلندیوں پر بہو نچادیت ہے اور شیاطین انسان کو ظلمت وید بختی کی طرف تھینج کے جال میں الجھ جاتا ہے اور شیاطین انسان کو ظلمت وید بختی کی طرف تھینج کے جال میں اور وہ مزاروں مشکلات میں گر فتار ہو جاتا ہے جن میں سے مراکہ ووسرے سے برتر ہے۔

ا_" محاس "برقی، جا، ص۲۸۸_

روایت میں وارد ہوا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے: نماز،روزہ،زکات، جج اورولایت؛ وَلَمْ یُنَادَ بِشَیْءِ کَمَا نُودِیَ بِالْوِلَایَةِ اور ولایت سے زیادہ اہمیت کسی چیز کی نہیں ہے جس کی ترغیب کے لئے خصوصی اہتمام کیا گیا ہو۔

ولایت اعمال کی جان ہے کہ اگر ولایت ہوگی تو اعمال بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوں گے ورنہ رد کردیئے جائیں گے کیونکہ ولایت کے بغیر عمل اسی طرح ہے جیسے بغیر روح کے بدن، نماز، روزہ، جہاد، زکات، حج، صد قات، امر بالمعروف، نہی عن المنکر ولایت کی روح کے ساتھ ہی حیات پاتے ہیں اور بغیر روح کے مردہ و متعفن بدن کے مانند رہ جاتے ہیں۔

امير المؤمنين عليه السلام كي ولايت كي مخالفت

کوفہ کے لوگ کہ جن سے امیر المومنین علیہ السلام اپنے خطبوں میں نالاں نظر آئے ہیں اور نہروان کے خوارج سب بظام رزاہدانہ روش رکھنے والے اور صالح عمل انجام دینے والے تھے، عبادت گزار اور نماز شب کے پابند تھے،ان میں سے بعض حافظ قرآن وحامل قرآن بھی تھے اور اس کی طرف رجوع بھی کرتے تھے لیکن وہ اپنے امام کی معرفت نہیں رکھتے تھے انہوں نے ان کے مقابل قیام کیا اور ان سے نبرد آزما ہوئے۔ان کا عمل بظام صالح تھا لیکن ماطنی طور پر متعفن مردوں کے مانند آلودہ وطالح تھے۔

ا ـ محاسن ، برقی ، ج ا، ص ٢٨٦؛ اور "اصول كافي "ج٢، ص٨١ ـ

خوارج امیر المومنین علیه السلام کے ساتھ کفر کی تہمت لگا کربر سریکار ہوئے اور کفر کے جرم میں انہیں تہ تیخ کر نا چاہتے تھے۔ یہ ایسے افراد تھے جن کے ظامری ایمان نے ان کے قلوب میں رسوخ نہیں کیا تھا جس کی بنیادیر ان کے اعمال صالحہ ان کے قلب و فکریر اثر انداز نہیں ہوئے اور ان کی روح کو بیدار کرنے میں ناکام رہے، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ولایت سے رابطہ نہیں ر کھااور عالم معنی میں تنہا وجداگانہ زندگی گزاری۔

یہ وہ لوگ تھے کہ جن کے متعلق حضرت نے فرمایا: پرور دگار مجھے ان کے شرسے نجات دے اور انہیں مجھ تک چہنچنے سے دور رکھ، میں ان سے تھک چكا مول اورىي مجھ سے پريشان بين؛ وَسئمْتُهُمْ وَسَئمُونْيْ.

پھر حضرتؑ ان کی مخالفتوں کے ماعث گربہ کرتے ہیں اور اپنے خطبہ

مين ارشاو فرمات يين: وَإِنَّى وَاللهِ لَأَظُنُّ أَنَّ هؤُلاء ٱلْقَوْمَ سَيدالُوْنَ منْكُمْ بِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى بَاطِلِهِمْ، وَ تَفَرَّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ ، وَمِعْصِيتِكُمْ إِمَامَكُمْ بِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى بَاطِلِهِمْ، وَ تَفَرَّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ ، وَمِعْصِيتِكُمْ إِمَامَكُمْ فَى َ ٱلْحَقُّ ۚ وَ طَاغَتِهِم ۗ إِمَامَهُم ۚ فِي ٱلْبَاطِلِ، وَ بِأُدَّائِهِم ۗ ٱلْأُمانَّةَ إِلَى صَاحبِهِمْ وَخيَانَتكُمْ، وَ ٰ بِصَلاحهِمْ فَى بِلَادِهَمْ ۚ وَ فَسَادِكُمُۗ.

فَلُواْئْتَمَنْتُ 'أَحَدَكُمْ عَلَى 'قَعْبَ لَخَشَيْتُ أَنْ يَذَهَٰب بعلاقته.

َ اللَّهُمَّ إِنِّى قَدْ مَللْتُهُمْ وَ مَلُّوْنِى، وَ سَئمْتُهُمْ و سَئمُوْنِى فَأَبْدلْنَى اللَّهُمْ وَ سَئمُوْنِى فَأَبْدلْنَى بِهِمْ خَيْراً مِنْهُمْ، وَأَبْدِلْهُمْ بِي شَرَّا مِنِّى. ٱللَّهُمَّ مَثْ قُلُوْبَهُمْ كَمَا يُمَاتُ ٱلْمِلْحُ فِي ٱلْماءِ.

ا - " نج البلاغه " خطبه ۲۵، مطبوعه عبده مصر ج ا، ص ۲۵ ـ

"خداکی قتم! مجھے گمان ہوتا ہے کہ یہ گروہ معاویہ کا طرفدار ہے جو چاہتا ہے کہ حکومت کی باگدور اس کے ہاتھ میں رہے کیونکہ باطل میں وہ سب ایک دوسرے سے متحد ہیں اور تم حق پررہ کر تفرقہ اندازی کررہے ہو،وہ باطل میں بھی اپنا امام کی اطاعت کرتے ہیں اور تم حق میں بھی اپنا امام کی فالفت کرتے ہو،وہ اپنے امام کی نسبت امانتوں کو ادا کرتے ہیں اور تم فالفت کرتے ہو، وہ اپنے شہروں میں اصلاح اپنے ولی امر کے مقابل خیانت کرتے ہو، وہ اپنے شہروں میں اصلاح وقر بادکاری کے لئے مثبت اقدام کرتے ہیں جبکہ تم اپنے ہی ہاتھوں اپنے شہروں کو بر باد کررہے ہو۔

اگر میں تم میں سے کسی کے پاس کوئی امانت کسی ظرف میں رکھ کررسی سے باندھ دوں تو بھی خطرہ ہے کہ وہ اس ظرف اور رسی دونوں ہی کو مال دنیا کی چاہت میں اٹھالے جائے۔

پرودگار! میں ان سے محزون ہوں اور یہ مجھ سے رنجیدہ خاطر ہیں،
میں ان سے تھک چکا ہوں اور یہ مجھ سے بدبین ہیں، پرودگار! میرے لئے ان
کو بہترین لوگوں سے بدل دے اور ان کے لئے میری جگہ بدتر کو مسلط
کردے۔

اے میرے اللہ! ان کے دلوں کو اس طرح ڈبو دے جیسے نمک کی ڈلی کو یانی میں ڈبودیا جاتا ہے۔" امیر المومنین علیہ السلام نے مکرر وسلسل امت کے شقی ترین شخص کے ہاتھوں اپنی شہادت کو بیان کیااور اس دن کاانتظار کرتے رہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام کا اپنی شہادت کے متعلق خبر دینا راوندی نے اپنی محتاب "خرائج وجرائح" میں متواتر روایت کو نقل میا

راولرن كَ وَ مَن يَ مَهُ اللهِ لَيَخْضِبُهَا يَ مَهُ اللهِ لَيَخْضِبُهَا مِنْ فَوْقِهَا، يُومِى إِلَى شَيْبَهِ.

۔ "خداکی فتم! اس داڑھی کو بیہ میرے سرکے خون سے خضاب کریں گے جبکہ وہ اپنی سفید داڑھی کی طرف اشارہ کررہے تھے۔"

اس کے بعد فرماتے تھے:

مَا يَحْبِسُ أَشْقَاهَاأَنْ يَخْضِبَهَا بِدَمِ! "كُس چيز نے امت كے شقى ترين شخص كواس داڑ هى كوخون سے خضاب كرنے سے روك ركھا ہے! "

نیز فرماتے تھے:

أَتَاكُمْ ۖ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ فَيْهِ تَدُوْرُ رَحَى السَّلْطَانِ ٰ، أَلَا وَ إِنَّكُمْ حَاجُّوا الْعَامَ صَفَّاً وَاحداً،وَ آيَةُ ذَلْكَ أَنِّى لَسْتُ فيكُمْ.

"ماہ ر مضان آئیااور اس ماہ میں حکومت کی پیکی چلے گی اور رک جائے گی ،آگاہ رہو کہ امسال تم سبھی لوگ پہلی صف میں جج کروگے اور اس کی نشانی بیہ ہے کہ میں تمہارے در میان نہیں رہوں گا۔"

ا۔علامہ مجلسیؓ نے احمال دیا ہے کہ نسخہ اصلی میں شیطان تھااور پھر نسخہ بر داری میں تحریف کا شکار ہو کر شکار ہو کر سلطان ہوگیا۔ وَكَانَ يَفْطُرُ فَى هَذَا الشَّهْرِ لَيْلَةً عنْدَ الْحَسَنِ وَ لَيْلَةً عنْدَ الْحُسَيْنِ وَ لَيْلَةً عنْدَ الْحُسَيْنِ وَ لَيْلَةً عنْدَ اللَّه بْنِ جَعْفَرِ زَوْج زَيْنَبٍ بِنْتِه لِأَجْلَهَا، لَا يَزِيدُ عَلَى تَلَاثِ لُقَم، فَقَيْلَ لَهُ فَى ذَلِكَ، فَقَالَ:يَأْتِيْنِى أَمْرُ اللَّهِ وَ أَنَا خَمِيصٌ، إِنَّا مَى لَيْلَةٌ أَوْ لَيْلَتَانِ،فَأْصِيبَ مِنَ اللَّيل. ﴿

"حضرت اس ماہ رمضان میں ایک شب امام حسن علیہ السلام، ایک شب امام حسن علیہ السلام، ایک سب عبد اللہ بن جعفر طیار جو کہ ان کی بیٹی شب امام حسین علیہ السلام، ایک شب عبد اللہ بن جعفر طیار جو کہ ان کی بیٹی زینب سلام اللہ علیہ اکے شوم ہیں، کے بیت الشرف پر افطار کرتے ہے اور تین لقمہ سے زیادہ نوش نہیں فرماتے ہے جب اس کا سب بوچھا گیا تو فرمایا: امر اللی پہو نچنے والا ہے اس لئے مجھے شکم سیر نہیں ہونا چا بیئے، ایک دوشبول سے زیادہ کا وقت نہیں بچا ہے اور جس شب کے سلسلے میں بیان کیا تھا اسی شب کی تاریکی میں ضربت لگی۔"

امیر المؤمنین علیہ السلام اپنی شہادت کا نظار فرمار ہے ہیں

ابن شهر آ شوب نے اپنی "مناقب " میں بیان کیا ہے :رُوِیَ أَنَّهُ جَرَحَ عَمْرُوْ بْنُ عَبْدُوْد رَأْسَ عَلَى عَلَيْهِ السَّلامُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَجَآءَ إِلَى رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَءَاله فَشَدَّهُ وَ نَفَتَ فِيهِ فَبَرَأَ وَ قَالَ: أَيْنَ أَكُونُ إِذَا خُضَبَتْ هَذه مِنْ هَذه مِنْ هَذه ! آ

ا- " بحار الانوار " مطبوعه كمپاني، ج٩، ص٩٣٨ ، باب اخبار الرسول صلى الله عليه وآله وسلم بشهادته واخباره صلوات الله عليها بشهادة نفسه-

۲_ بحار الانوار "مطبوعه کمیانی، ج۹، ص۷۴_

۱۳۰۴ معاد شناسی - تیسر ی جلد

میں آئے اور رسول خدالٹا ٹالیا ہے زخم پریٹی باند ھی اور اس پر پھونک ماری تو وه زخم کھر گیا۔

اس وقت فرمایا: میں اس وقت کہاں ہوں گا کہ جب یہ داڑھی تمہارے سرکے خون سے خضاب ہو گی!"

" تذكرة الخواص " ميں بيان ہوا ہے كہ احمد ابن حنبل نے باب فضائل میں رسول خدالیہ الیج الیج سے نقل کیا ہے کہ آنخضرت الیج الیج نے فرمایا: يَا عَلِيًّ ! أَتَدْرِي مَنْ أَشْقَى الاوَّلِينَ وَالْاخِرِينَ؟ قُلْتُ:اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: مَنْ يَخْضِبُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ؛ يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ هَامَتِهِ.'

"اے علی علیہ السلام! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اولین وآخرین میں شقی ترین شخص کون ہے؟ میں نے عرض کیا: خدااور اس کار سول بہتر جانتے ہیں۔

تو آنخضرت نے فرمایا: جو شخص اس کو اس سے خضاب کرے لیعنی

تمہاری داڑھی کو تمہارے سرکے خون سے خضاب کرے۔"

قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَانَ َأَمِرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِالسَّلامُ يَسْتَبْطِي الْقاتِلَ، فَيَقولُ: مَتَى يُبْعَثُ أَشْقَاهَا! ٚ

"زمري كہتے ہيں: امير المومنين عليہ السلام كي ہيت اليي تھي جو ان كي شہادت کے لئے قاتل کا حوصلہ بیت کردیتی تھی،وہ فرماتے تھے:کب امت کا شقی ترین شخص میری شہادت پر اقدام کرے گا۔"

> ا ـ "نذ كره " سبط ابن جوزي، مطبوعه سنگي، ص ٠٠١؛ " بحار الانوار "رج ۴۲، ص ١٩٥ ـ ٢_ "نذ كرة الخواص "ص • • ا؛ " بجار الانوار " ج ۴۲، ص ١٩٥ _

خوارج كى ايك جماعت بصره سے كوفه آئى ان ميں جعد بن نَعُجَة نامى ايك شخص نے امير المومنين عليه السلام كى طرف رخ كركے كها: ياعَليّ! اتَّقِ اللَّهُ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ."اے على عليه السلام! تقوى الهى اختيار كرو، تم جلد ہى مرنے والے ہو۔"

تُوْ حَفْرَتُ فَرِمَا يَا: بَلْ أَنَا مَقْتُولٌ بِضَرْبَة عَلَي هَذَا فَتُخْضَبُ هَذه [مَنْ هَذه] يَعْني لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ،عَهْدٌ مَعْهُودٌ وَ قَضَآءٌ مَقْضِيٌّ، وَ قَذَ خَابَ مَنَ افْتَرِي. ا

"بلکہ میں اس ضربت سے قتل کیا جاؤں گاجو میرے سرپر لگے گی اور اسی خون سے میری داڑھی رئگین ہوگی یہ پروردگار کا حتمی اور عہد کا فیصلہ ہے،اور پشیمانی اس شخص کے لئے ہے جو بہتان لگائے۔"

فضالہ بن ابی نُضالہ انصاری سے روایت ہے (ابو فضالہ، فضالہ کے والد اصحاب بدر میں سے تھے جو جنگ صفین میں امیر المومنین علیہ السلام کے ہم رکاب لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔)

امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں شہید ہوئے تو میں اپنے والدکے ساتھ حضرت کی عیادت کے لئے گیا۔

میرے والد نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا: کوفہ میں سرکش عربوں کے درمیان آپ کے کھہرنے کاسبب کیا ہے؟

ا ـ " تذكرة الخواص " ص • • ا؛ "ارشاد " مفيد ، مطبوعه سنگي ، ص ٧٧ ا؛ " بحار الانوار " ج ٣٢ ، ص ١٩٥ ـ

۱۳۰۷ معاد شناسی - تیسر ی جلد

مدینہ چلے جائیں اگر سفر کے دوران موت کا وقت آپہنچا تو آپ کے ہمراہ موجود اصحاب آپ کو عنسل و کفن دیں گے اور آپ پر نماز پڑھیں گے۔ تو حضرت نے فرمایا:

ر سول خدا حضرت محمد مصطفال النائية آبا نے مجھ سے عہد ومیثاق لیا ہے کہ میں اس و نیا سے نہ جاؤں مگر میہ کہ اسی جبکہ پر میرے خون سے میری داڑھی خضاب ہو۔ ا

ابن سعد نے اپنی کتاب طبقات میں ابو طفیل سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے لوگوں کو اپنی بیعت کے لئے بلایا تو ان کا استقبال کرنے والوں میں عبد الرحمٰن بن ملجم بھی تھا۔

امیر المومنین علیه السلام نے اسے دوبار واپس بلٹایا لیکن وہ پھر آگیا تو حضرتً نے فرمایا:

لَوْحَضْرَتُّ نَى فَرَمَايِا: مَا يَحْبِسُ أَشْقَاهَا! لَتُخْضَبَنَّ أَوْ لَتُصْبَغَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لَحْيَتَهُ مِنْ رَأْسُه، ثُمَّ ةَثَلَ بِهَدَيْنِ الْبِيْتَيْنِ: اشَّدُدْ حَيَازِ مِكَ لِلْمُوْتِ فَإِنَّ الْمُوْتَ ءَاتِيكَا وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْقَتْلِ إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَا

ا_" نذ كرة الخواص "ص • • ا؛ " بحار الانوار "ج٢٦م، ص١٩٦-١٩٥_

۲۔" طبقات "ابن سعد، مطبوعہ بیروت دار صادر،ج ۳، ص ۳۳؛ مؤلف کا کہنا ہے: اس شعر کا خالق در اصل اُنحیجَة بن جُلاح ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے کے لئے لکھا تھااور امیر المومنین علیہ السلام نے اسی تمثیل کو پیش کیا ہے۔ " مجمع الامثال "جا، ص۳۶۷-۳۹۷۔

"کون سی چیز امت کے شقی ترین شخص کے لئے مانع بن گئی! خدا کی قسم میر کی یہ داڑھی میر ہے سرکے خون سے رنگین ہوگی، پھریے دوشعر پڑھے:
موت کے لئے کمر کس لو،اس وقت جب تمہارے درخانہ پر موت دستک دے۔اور قتل ہونے سے گھبراؤ نہیں،جب وہ تمہاری وادی میں داخل ہوجائے۔"

نيز "طبقات "ميں محمد بن عبيره سے نقل ہوا ہے كد: قَالَ عَلِيٌّ: مَا يَحْبِسُ أَشْقَاكُمْ أَنْ يَجِيءَ فَيَقْتُلَنِي! اللَّهُمَّ قَدْ سَئِمْتُهُمْ وَ سَئِمُونِي، فَأْرِحْهُمْ مِنِّي وَ أُرِحْنِي مِنْهُم.

"امير المومنين عليه السلام نے فرماًيا: اَمتٰ کے شقی ترین شخص کے تاخير کاسبب کيا ہے کہ وہ آئے اور مجھے قتل کردے! پروردگار! ميں ان سے تھک گيا ہوں اور وہ بھی مجھ سے گھبرا گئے ہيں للذا انہيں مجھ سے دور رکھ اور مجھے ان کے شرسے محفوظ رکھ۔"

نیز "طبقات" میں سلیمان بن قاسم ثقفی سے روایت نقل ہوئی ہے کہ جو کہ انہوں نے کہا: میری والدہ نے ام جعفرسے روایت نقل کی ہے کہ جو حضرت علی علیہ السلام کی کنیزوں میں سے تھیں کہ انہوں نے کہا:
انّی لَاصُبٌ عَلَی یَدَیْه الْهَاءَ، إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَخَذَ بِلَحْیَتِه فَرَفَعَها إِلَی النّفه فَقالَ: وَاهًا لَك لَتُخْضَبَنَ بِدَمِ.قَالَتْ: فَأُصِیبَ یَوْمَ الْجُمْعَةَ.

ا ـ "طبقات" ابن سعد، جس، ص ۴۳ ـ ۳۵ ـ

۲_" طبقات "ابن سعد ، ج۳ ، ص ۳ ۳ ـ ۳۵ _

۱۳۰۸ معاد شناسی - تیسر ی جلد

"میں امیر المومنین علیہ السلام کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی کہ ناگہاں اپنے سر کو بلند کیا اور ہاتھوں سے داڑھی کپڑ کر ناک کی طرف تھینچتے ہوئے فرمایا: عجیب ہے،خداکی قشم تو میرے خون سے رنگین ہوگی۔وہ کنیر کہتی ہے کہ آئندہ جمعہ کو ہی حضرت کو ضربت لگی۔"

انيسويں مجلس

عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا أعوذُ بالله منَ الشَّيطانِ إلرَّجيم

بِسْمِ اللهُ الرَّحْمَٰنِ اللّهِ اللّهَ الرَّحْمَٰنِ اللّهِ الْعَلِيّ الْحَمْدُ للله رَبِّ الْعَالَمَیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوِّةَ الَّا بِالله الْعَلِيّ الْعَظَیْمِ. وَصَلَیَ اللهُ عَلی مُحمد وآله طاهرین مُحَمَّدْ وَآله الطَّاهرِیْنَ وَلَعْنَةُ الله عَلَی اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ مِنَ الْاَنَ الِی قِیَامِ یَوْمِ الدَّیْنِ وَلاَ حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ الَّا بِاللهُ الْعَلَيِّ الْعَظْيُمِ ﴿
وَلَا قُوَّةَ اللَّا بِاللهُ الْعَلَيِّمِ الْعَظْيُمِ ﴿
قَالَ اللهُ الْحُكِيمِ فِي كَتَابِهِ الْكَرِيْمِ: "يَوْمَ تَجِدُ كُلِّ نَفْسٍ مَّا عَملَتْ مِنْ سَوء تَوَدَّ لَوْ أَنَّ بَينَهَا وَ بَيْنَهُ أَمَدَا بَعِيداً وَ يُحَدِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ وَ اللهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ." ﴿

حضرت آ دم کی جنت اور برزخی جنت دونوں دنیوی ہیں

اس دنیا سے جانے والا انسان بہشت یا جہنم میں داخل ہوتا ہے جسے برزخی بہشت و جہنم کہتے ہیں جس کا قیامت کے بعد حاصل ہونے والے بہشت کی نسبت کافی کم مرتبہ ہے اسی بنایر بعض روایتوں میں اس طریقہ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ عالم قبر و عالم برزخ میں قیامت کے بعد کے بہشت یا جہنم کا ایک

> ا- یہ مطالب انیسویں ماہ رمضان المبارک ۹۲ ساتھ میں بیان ہوئے ہیں۔ ۲_سورهٔ آل عمران، آیت • سر

انیسویں مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۱۳

دروازه کھول دیا جاتا ہے ،اسی مقدار میں کہ اس کھلے دروازہ سے ان دلچیب و حیرت انگیز مناظر کے دیدار سے انسان لطف واندوز ہوسکے ، یا دھواں ، آتش ، سعیر ،زقوم ، حمیم ، نغبان کو دیکھ کر گناہگار انسان تکلیف ورنج میں پڑ جائے۔اس طرح وہ برزخی بہشت یا جہنم کو حاصل کرلے گا۔

بعض روایات میں اسے دنیاوی بہشت وجہنم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مرحوم مجلسی رضوان اللہ علیہ نے اپنی کتاب بحار الانوار کے کتاب عدل و معاد میں اسے دنیاوی بہشت وجہنم سے تعبیر کیا ہے اور اسی عنوان سے مکل ایک باب قرار دیا ہے۔

اس کاسبب بیہ ہے کہ عالم برزخ کو دنیاکا تمتہ قرار دیا گیا ہے اسی بناپر ابوالبشر جناب آ دم علیہ السلام کو جس بہشت سے دنیا میں اتارا گیا تھا اسے بھی بہشت دنیا سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ بید دنیا کا مقدمہ اور اس سے مربوط تھا کیونکہ جناب آ دم علیہ السلام کاوہاں رکھنا دنیا کے لئے ان کو آ مادہ کرنے کی وجہ سے تھا۔

"علل الشرائع " ميں اپنی سند کے ساتھ نقل ہوا ہے کہ حسن بن بشار فے حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے روایت کی ہے کہ:قال سَأَلْتُهُ عَنْ جَِنَّة آدَمَ، فَقَالَ: جَنَّة مِنْ جَنَّاتِ الدُّنْيَا تَطْلُعُ عَلَيْهِ فِيْهَا الشَّمْسُ وَالْقَمَر، وَلُوْ كَانَتْ مِنْ جَنَّاتِ الْخُلْد مَا خَرَجَ مِنْهَا أَبِداً.

ا ـ "علل الشرائع "ج٢، باب نوادر العلل، ص ٢٠٠، عد د ٥٥ ـ

Presented by Ziaraat.Com

"کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے جناب آ دم علیہ السلام کی بہشت کے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: وہ دنیوی بہشت تھی جس میں خورشید وماہ طلوع ہوتے تھے اور اگر خلد کی بہشت ہوتی تو کبھی بھی اس سے نکالے نہ جاتے۔"

کتاب" کافی" میں مرحوم کلینی نے علی ابن ابر ہیم سے ،انہوں نے اپنے والد سے ،انہوں بنے والد سے ،انہوں بنے دالد سے ،انہوں بنے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کو نقل کیا ہے۔ اسے ۔ ا

"على ابن ابر يهم فتى " نے اپنى تفسير ميں آئه كريمه: وَقُلْنَا يَاآدَهُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّة كے ذيل ميں اپنے والد سے مروى ايك مرفوع روايت كو نقل كيا ہے كه :سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّةِ آدَمِ أَمِنْ جَنَّاتِ الدُّنْيَا كَانَتْ أَمْ مِنْ جِنَانِ الْأُخِرَةِ؟
مِنْ جِنَانِ الْأُخِرَةِ؟

مِنْ جِنَانِ الْأُخِرَة؟ فَقَالَ:كَانَتْ مِنْ جَنَّاتِ الدُّنْيَا تَطْلُعُ فِيْهَاالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ،وَلَوْ كَانَتْ مِنْ جَنَّاتِ الْخُلَدِ مَا خَرَجَ مِنْهَا أَبَداً.

تُحفرت اَمام جعَفرصادق علیه السلام سے جناب آدم علیه السلام کی بہشت کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت نے فرمایا: وہ دنیوی بہشت تھی جس

ا ـ. " فروع کافی " مطبوعه سنگی، ج۱، ص ۲۸ ـ ۲ ـ. " تفسیر علی این ابراهیم " مطبوعه سنگی، ص ۳۵ و ۳ س ـ

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۱۵

میں خورشید وماہ طلوع ہوتے تھے اور اگر خلد کی بہشت ہوتی تو کبھی بھی اس سے نکالے نہ جاتے۔"

جب عالم برزخ ختم ہو جائے گا اور صور اسرافیل پھونکا جا چکا ہوگا تو اس کے بعد قیامت برپا ہوگی اور حساب وکتاب کے بعد صالح انسان بہشت میں جائیں گے۔

انسان اپنی حقیقت و فعلیت کے ساتھ برزخ میں وارد ہوگا۔اس دنیا میں ہر انسان کی اپنی مہارتیں و خصوصات مخفی ہیں اور انسان کا ظاہر اور ظاہر ک کردار واضح ہے لیکن عالم برزخ میں انسان کی پوشیدہ حقیقت و خصوصیات اور اس کے اعمال، ملکوتی صورت میں ظاہر ہو جائیں گے ،اور اس کی مہارتیں جو اس کی ذات اور اس کی شخصیت پرتا ثیر گذار ہوئی ہیں وہ سب برزخ میں ظہور کریں گی۔

جِسِاكِ خداونر سِحان نِ فرمايا: وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَلَيْتَى التَّغَذُ ثُ مَعَ الرِّسُوْلِ سَبِيلاً * يَا وَيْلتَى لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخَذُ فُلاناً خَلَيْلاً * لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الدِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاء نِي وَ كَانَ الشَّيْطانُ لَلانْسَانِ خَلَيْلاً * لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الدِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاء نِي وَ كَانَ الشَّيْطانُ لَلانْسَانِ خَلَيْلاً * لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الدِّكْرِ بَعْدَ إِنْ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هَذَا الْقُرْءَانَ مَهْجُوراً. ' خَذُولاً * وَ قَالَ الرسَوْلُ يَا رَبِ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُواْ هَذَا الْقُرْءَانَ مَهْجُوراً. ' "روز قيامت سَمَر شخص انته ندامت كو دانتول سے كائ كر كہ كا الله عنا اله عنا الله عنا المنا عنا المنا عنا الله عنا النوال عنا الله عنا ا

الـ سوره فر قان آیت ۲۷ـ ۳۰

Presented by Ziaraat.Com

۱۳۱۷ معاد شناسی - تیسر ی جلد

کو اپنا دوست و خلیل نه بناتا! وہ جب سے میری زندگی میں آیا مجھے قرآن و ذکر خداسے روک دیااور شیطان انسان کی رسوائی کاسبب ہے۔

اور رسول خدا المُتَّافِلَةِ فرماتے ہیں: اے میرے پروردگار میری قوم وامت نے قرآن کو چھوڑ دیا اور اس سے کنارہ کش ہوگئے۔"

ان آیات میں جہاں شیطان کو منحرف وگراہ کرنے والا قرار دیا گیا ہے وہیں فلاں کو بھی قرآن و ذکر البی سے دور کرنے والا بتایا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں ، شیطان و نفس امارہ کا مقام ظہور ہے اور فلاں کی شکل میں ہی انسان کا نفس متجلی ہوگا، لہذا عالم برزخ میں در حقیقت اپنی خودی اور اپنی موجودیت سے نالاں ہوگا اور اس کے تمام مصائب ابتلائات و امتحانات اسی کے ذریعہ اس پر وارد ہوتے ہیں اور حق وسعادت کا قبول کرنا یا قبول نہ کرنے کا محور بھی وہی ہے۔

یہ نفس، وہی براسا تھی ہے جس سے انسان تقاضا کرے گاکہ وہ اس سے مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ پیدا کرے اور اس کے متعلق وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ یا وہی نفس ملکوتی ورحمانی، خوبصورت وحسین، سریع الادراک، لطف خدا کامقام، محبت کا مرکز اور خیر کی میٹھاس ہے جس کے متعلق قَدْ اَفْلَحَ مَنْ ذَکَّهَا کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ انسانی اعمال کا عالم قبر میں مجسم ہو نا اور اعمال صالحہ کے فوائد

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اٹمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۲۳۱<u>۷</u>

جب انسان قبر میں جاتا ہے تو یہ نفس بھی اس کے ہمراہ ہوتا ہے اور انسان اس سے سوال کرتا ہے: تم کون ہو؟ کہ میں نے اب تک تجھ جسیا محبت، انس، نیکی میں کوئی نہیں دیکھا۔

تو وہ جواب دیتا ہے: میں تمہارا عمل ہوں، میں تمہاری رقارو کردار کے مجموعہ کا نتیجہ ہوں، میں تمہاری صلاحیت اور رکھ رکھاؤ، وخودی کا ظہور ہوں، میں تمہارے ساتھ دنیا سے یہاں تک آیا ہوں اور روز قیامت تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ جب تمہیں قبر سے اٹھایا جائے گا تو تمہارے ساتھ وارد محشر ہو کر مقام عدل الہی کے سامنے کھڑا ہوں گا۔

انسانی اعمال کا مجسم ہو نااور قیس بن عاصم کی داستان

شخ صدول نے اپنی کتاب "امالی " میں خود سے متصل سند کے ساتھ
علاء بن محمد بن فضل سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے اور
انہوں نے اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قیس بن عاصم کہتے
ہیں: میں بنی تمیم کے ایک گروہ کے ساتھ رسول خدالٹی آیک کی خدمت میں
مہمان کی حیثیت سے مشرف ہوا، جب میں حضرت کی خدمت میں پہونچاتو
دیکھا کہ صلصال بن وکھئس بھی حضور کی خدمت میں تشریف فرماتھ۔

فَقَالَ رَسُوْلُ الله! يَا قَيْسُ!إِنَّ مَعَ الْعزِّ ذُلِّاً،وَإِنَّ مَعَ الْحَيوة مَوْتَا، وَإِنَّ مَعَ الدُّنْيَا آخرَةَ، وَإِنَّ لِكُلِّ شَيَّء حَسيْباً، وَعَلَى كُلِّ شَيْء رَقيْباً، وَإِنَّ لَكُّلِّ حَسَنَة تُوَابِاً، وَلِكُلِّ سَيِّئَة عَقَاباً،وَلِكُلِّ أَجَل كَتَاباً. وَإِنَّهُ لَابُدَّ لَکَ يَا قَيْسُ مَنْ قَرِيْنِ يُدْفَنُ مَعَکَ وَهُوَ حَى»،وَ تُدْفَنُ

مَعُهُ وَانَّتُ مَيْنُ. فَإِنْ كَانَ كَرِيْماً أَكْرَمَكَ، وَإِنْ كَانَ لَئَيْماً أَسْلَمَكَ؛ ثُمَّ لَا يُحْشَرُ إِلَّا مَعَكَ، وَلَا تُبْعَثُإِلَّا مَعَهُ، وَلَا تُسْأَلُ إِلَّا عَنْهُ؛ فَلَا تَجْعَلْهُإِلَّا صَالِحاً؛ فَإِنَّهُ إِنْ صَلُحَ آنَسْتَ بِهِ، وَإِنْ فَسَدَ لَا تَسْتَوْحِشُ إِلَّا مِنْهُ؛ وَهُوَ فِعْلُكَ.

" تو رسول خدالتُهُ لِيَلْمِ نے فرمایا: اے قیس بیثک مر عزت کے ساتھ ذلت ہے، ہر زندگی کے ساتھ موت ہے، دنیا کے ساتھ آخرت ہے، ہر چیز کے لئے حساب ہے، اور مرچیزیر نگہبان و محافظ ہے، مرنیک کام کے لئے ثواب ہے اور مربرے کام کے لئے عقاب ہے اور مروقت کی ایک تقدیر ہے۔

اور اے قیس! بیشک تمہاراایک ساتھی ہے جو تمہارے ساتھ دفن ہوگا تم مر ده هول گے لیکن وه زنده هوگاللذاا گر وه ساتھی نیک ومبریان ہو تو تتهمیں مشکلات سے بچائے گااور تمہیں عزت دے گا اور اگر برا ہو تو تمہیں خطرات وآ فات میں منتلا کرکے طوفان ملاکے سپر د کردے گا۔

وہ تہمارا ساتھی روز قبامت محشور ہوگا اور تم بھی اس کے ساتھ ہی اٹھائے جاؤگے اور تم سے اس کے متعلق بازیرس کی جائے گی للذااسے صالح بناؤ کیونکہ اگر وہ صالح ہوگاتو تم اس سے انس حاصل کروگے اور اگر فاسد ہوگاتو اس سے زیادہ کسی چنر سے نفرت نہیں کروگے اور وہ ساتھی تمہارا عمل و کردار

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۱۹

قیس نے عرض کیا: اے پیغمبر خدالی ایکی ایکی ایکی پیند ہے کہ آپ کے اس موعظ کو شعر میں ڈھال دیا جائے تاکہ ہم ان اشعار کے ذریعہ ان عرب لوگوں پر افتخار کریں جو ہم پر مسلط ہیں اور اسے حفظ کرکے اپنے لئے ذخیرہ قرار دیں۔

اس وقت رسول اکرم لِٹائیالیم نے ایک شخص کو بلا کر فرمایا: جاؤاور حیان بن ثابت کو بلالاؤ۔

قیس کہتے ہیں: جب ہم حسان کے منتظر تھے اور اس دوران فکر میں غلطاں رہا کہ خود اس نصیحت کو شعر میں ڈھال دوں۔

میں نے حسان کے آنے سے پہلے اشعار کھے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ اللَّیُ اللَّمْ اللَّهِ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

لِيَوْمِ يُنَادَى الْمَرْءُ فِيْهِ فَيَقْبَلُ

ا۔ "حسان بن ثابت " رسول خدا اللَّيُ الَّيْمُ كے صحابيوں ميں سے تھے جو شاعر اور او يب تھے كہ جن كے متعلق مشہور ہے كہ رسول اكرم اللَّيْ الَيْمُ فَي فرمايا: يَا حَسَانُ! مَا تَزَالُ مُويَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَصَرْتَنَا بِلِسَانِكَ - (اے حسان! جب تك تمہارى زبان ہمارى مدح سرائى كرتى رہے گى روح القدس سے ذريعہ فالى تأكير رہوگے) انہوں نے غدير خم اور ولايت على عليه السلام كے متعلق بھى اشعار كہے ہيں ليكن آخر عمر ميں عثمان كے حامى بن گياور اسى حالت ميں انقال كرگئے۔

۱۳۲۰ معاد شناسی - تیسر ی جلد

فَإِنْ كُنْتَ مَشْغولاً بِشَيْء فَلا تَكُنْ بِغَيْرِ الَّذَي يَرْضِي بِهِ اللهُ تَشْغَلُ فَلَنْ يَصْحَبَ الْإِنْسَانُ مِنْ بَعْدٌ مَوْتِهُ وَ مِنْ َقَبْلِهِ إِلَّا الَّذَى كَانَ يَعْمَلُ أَللاً اللَّذَى كَانَ يَعْمَلُ أَللاً اللَّهْ الإِنْسَانُ ضَيْفٌ لِأَهْلَهَ يُقْرَمُ قَلَيلاً بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ يُقْيَمُ قَلَيلاً بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ

-انتهي.`

اس روایت کو علامه مجلسی نے "روضه بحار" میں اعلام الدین دیلمی سے نقل کیا ہے اور اختلاف کے ساتھ کہ اشعار کہنے والا شخص اصحاب میں سے کوئی تھاجواس بزم میں موجود تھاجسے صلصال کہتے تھے۔ '

خطبہ رسول خدا اللّٰہ اللّٰہ اس سلسلے میں کہ انسان کواس کے عمل

کے علاوہ کوئی نحات نہیں دیے سکتا

ابن ابی الحدید اینی کتاب "شرح نهج البلاغه " میں رقمطراز ہے: رسول

خدالتُّ اللَّهِ فِي عَمْرِ شريف کے آخری ايام کے خطبہ ميں ارشاد فرمايا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللهَ وَ بَيْنَ أَحَدِ نَسَبٌ وَلَاأَمْرٌ يُوْتِيْهِ بِهِ خَيْراً أَوْ يُصْرِفُ عَنْهُ شَرِّالًا الْعَمَلِ. خَيْراً أَوْ يُصْرِفُ عَنْهُ شَرِّالًا الْعَمَلِ. أَلَا لَا يَدَّعِينَ مُدَّعِ،وَلَا يَتَمَنَّينَ مُتَمَنِّ.

وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يُنْجِي إِلَّا عَمَلُ مَعَ رَحْمَةِ،وَلَوْ عَصَيْتُ

اللَّهُمَّ قَدْبَلَّغْتُ. ٰ

ا_"امالي" صدوق مطبوعه سنگي ص ٣_

٣- " بحار الانوار " جلد روضه ، مطبوعه كماني ، ج ١٤ ، ص ٥٠ ؛ مطبوعه حروفي ، ج ٧٤ ، ص ١٧١ ـ

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۲۱

"اے لوگوں آگاہ رہو کہ خدااور لوگوں میں سے کسی ایک کے در میان کوئی نسبی رشتہ نہیں ہے اور عمل کے علاوہ ایسا کوئی راستہ وامر نہیں ہے کہ جس کے ذریعہ خیر کواپنی طرف موڑ لے یا شر کوخود سے دور کردے۔
آگاہ رہو کہ کوئی شخص ایساد عولی نہ کرے اور الی کوئی تمنانہ کرے کہ میں عمل کے علاوہ کسی دوسرے امر کے ذریعہ نجات یا فتہ ہو جاؤں گا۔
میں عمل کے علاوہ کسی دوسرے امر کے ذریعہ نجات یا فتہ ہو جاؤں گا۔
اس خدا کی قتم جس نے مجھے حق پر مبعوث کیا انسان کو رحمت خدا کے ساتھ عمل کے علاوہ کوئی چیز نجات نہیں دے گی میں بھی اگر گناہ کرتا اور اوامر اللی کی مخالفت کرتا تو اپنے مقام سے ساقط ہو کر نفسانی دلدل میں گرجاتا۔
پروردگار بیشک میں نے حق کی باتیں پہنچادی ہیں اور میں تبلیغ و حقیقت رسانی پروردگار بیشک میں نے حق کی باتیں پہنچادی ہیں اور میں تبلیغ و حقیقت رسانی

علامه مجلسی رضوان الله علیه نے شخ صدوق کی کتاب "صفاتُ الشّیعه" سے نقل کیا ہے کہ: فنح کمہ کے بعد رسول خدالتُّ البِّمْ کوهِ صفاکی چوٹی پر گئے اور پکار کر کہا: اے ہاشم کی اولاد! اے عبد المطلب کے فرزندو! رسول خدا لِلْمَا لِبَهِمْ کی اولاد! اے عبد المطلب کے فرزندو! رسول خدا لِلْمَا لِبَهْمُ کی آولاد! میں تمہارے سامنے اعلان کرتا ہوں:

ُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ، إِنِّي شَفِيْقٌ عَلَيْكُمْ. لَاتَقُوْلُوْا: إِنَّ مُحَمِّداً مِنَّا؛ فَوَالله مَا أُوْلِيَائِي مَنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ إِلَّا الْمُتَّقُوْنَ.

ا ـ "شرح نهج البلاغه "ابن ابي الحديد، ج٢، ص ٥٦٣ ـ

۱۳۲۲ معاد شناس - تیسر ی جلد

فَلَا أَعْرِفُكُمْ تَأْتُوْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ،تَحْمِلُوْنَ الدُّنْيَا عَلَى رِقَابِكُمْ،وَ يَأْتِي النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ الْأُخْرِةَ.

َ اللهِ اللهِ وَإِنِّيُ وَدَّ أَغْذَرْتُ في مَا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ، وَ فِي مَا بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ بَيْنَكُمْ، وَ فِي مَا بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلً وَ بَيْنَكُمْ. وَإِنَّ لِي عَمَلَى وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ. ا

"بیشک میں تمہارے خدائی طرف سے بھیجاگیا نبی ہوں اور بیشک میں تم پر شفق ومہر بان ہوں۔ یہ مت کہو کہ محمد ہم میں سے ہیں، خدائی قتم تم میں سے ہیں، خدائی قتم تم میں سے میرے دوست ومحب صرف پر ہیزگار افراد ہیں۔ اسی طرح روز قیامت لوگوں کے ساتھ دنیا کو اپنی گردنوں پر لادے آؤگے تو میں نہیں پیچانوں گاجبکہ دوسرے لوگ آخرت کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

آگاہ رہو کہ بیشک اپنے اور خداکے در میان موجود عہد کو تم تک پہنچادیا ہے اور میں جے تک میراعمل ہے اور میں جے ت کو تمام کرکے بری الذمہ ہوں، بیشک میرے لئے میراعمل ہے اور تمہارے لئے تمہاراعمل ہی کام آئے گا۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گنا ہوں سے بیخے کے ضروری ہونے پر اشعار معصیت و گناہ سے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام نے کیا خوب اشعار بیان فرمائے ہیں: تَعْصِی الإِلَهَ وَ أَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ

ا - " بحار الانوار " مطبوعه حروتى ، ج٢٦، ص ١١١؛ اور "روضه كافى " ص ١٨٢ پر دو چيز ول كے اضافه كے ساتھ نقل كيا ہے: اول: قوله إِنَّ مُحَمَّداً مِنَا" وَسَنَدْخُلُ مَدْخَلَهُ " - دوسرا: ما أوليآئِي مِنْكُمْ وَلا مِنْ غَيْرِكُمْ " يا بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِبِ" إِلَّا الْمُتَقَوَّنَ.

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہو نا / ۳۲۳

هَذَا لَعَمْرُکَ فِی الْفِعَالِ بَدِیْعُ لَوْکَانَ حُبِّکَ صَادِقاً لَأَطَعْتَه إِنَّ الْمُحِبَّ لَمَنْ يُحِبَّ مُطِیْعُ

"تم خدا کی معصیت کرتے ہو جبکہ اس سے اظہار محبت کرتے ہو، تہاری جان کی قتم! تہارے کامول میں سے یہ ایک چیرت انگیز کام ہے، اگر تم خدا کی محبت میں سے ہو تو تہہیں اس کی اطاعت کرنی چا ہیئے کیونکہ محبت کرنے والا شخص اپنے حبیب کا مطیع و فرما بر دار ہوتا ہے۔ "

بهشت خلد اور بهشت عدن میں فرق

جی ہاں، برزخی بہشت، بہشت خلد نہیں ہے کیونکہ بہشت خلد میں ہیں تھا۔ ہیشگی ہے کہ جو شخص وہاں گیا وہ تبھی باہر نہیں آئے گا، جیسا کہ بہشت آ دم کے سلسلہ میں بیان کیا گیا کہ اگر بہشت خلد ہوتی توانہیں باہر نہ نکالا جاتا۔

بہشت عدن کے سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ بہشت برزخی ہے کیونکہ وہاں کے لو گوں کے دن کو صبح وشب میں تقسیم کیا گیا ہے جبکہ بہشت

خلد ميں صح وشب كا كوكى تصور نہيں ہے جيساكه قرآن نے فرمايا: جَنَّات عَدْنِ الَّتى وَعَدَ الرَّحْمَنُ عَبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا * لاَيسَمَعُونَ فيهَا لَغْواً إِلَّسَلَاماً وَلهَمْ رِزْقُهُمْ فيهَا بُكُرَةً وَ عَشِيًا. '

" بہشت عدن ہے جس کا خداوند رحمان نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے اور خدا کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔ان بہشتوں میں لغو و بیہودہ کلام نہیں

> ا ـ " مناقب "ابن شهر آشوب، مطبوعه حروفی، ج۴، ص۲۷۵ ـ ۲ ـ سورهٔ مریمی، آیت ۷۱۱ و ۷۲ ـ

۱۳۲۴ معاد شناس - تیسر ی جلد

سنا جائے گامگریہ کہ خدا کی جانب سے سلام وسلامتی کا پیغام آئے گااور وہاں ان کی روزی صبح وشب کے اعتبار سے ملے گی۔"

على بن ابراييم في كل "تفير "مين بيان كيا كيا هـ كه: قَالَ ذَلِكَ في جَنَّاتِ الدُّنْيَا قَبْلَ الْقيامَةَ، وَالدَّليلُ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ بُكْرَةً وَعَشيًا؛ فَالْبُكْرَةُ وَالْعَشَيُّ لَا تَكُوْنُ في الْأُخْرَة في جَنَّاتَ الْخُلْد، وَإِنَّا تَكُوْنُ الْغَداةُ وَالْعَشَى في جَنَّاتَ الدُّنيا الَّتَي تَنْتَقِلُ أَرْواحُ الْمُوْمِنينَ إلَيْهَا وَ تَطْلُعُ فيهَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ. \

"فرماتے ہیں کہ جنات عدن قیامت سے پہلے دنیا میں موجود بہشت ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ مذکورہ آیت میں بکرۃ وعشیا (صبح وشام) کا کلمہ استعال کیا گیا ہے اور آخرت و بہشت خلد میں روز وشب کا تصور نہیں ہے بلکہ روز وشب کا تعلق دنیوی بہشت سے ہے کہ جہاں مومنین کی ارواح جائیں گی اور وہاں خور شید وماہ طلوع ہوں گے۔"

کافروں کی ارواح وادی بر ہوت میں جائیں گی

ایک مستقیضہ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ مومنین کی ارواح وادی السلام میں اور کافروں ومعاندوں کی ارواح یمن کے وادی برہوت میں رہیں

ا- " تفسير على بن ابراہيم " مطبوعه سنگي، ص١٢/-

۲- "نہایہ "میں ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شَرِّ بِنْدِفِی الْأَدْضِ بَرهوتٌ، ایک گہرا کوال حضر موت میں کہ جس کی عہ تک پہونچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ برہوت (ب) پر پیش اور (ر) پر سکون۔ میں ت زائدہ ہے اور دوسرا احمال ت اصلی ہے۔ "نہایہ"، جا، ص۲۲۔

گی۔ برہوت جنوب یمن میں حضر موت کی سرزمین پر ایک کھائی و نشیب ہے، اگرچہ اس کا تعلق قبر کے عالم برزخ سے ہے لیمن کہ برزخی صور توں کا تعلق دنیا کے ان مقاموں سے ہے جو کہ پست، کثیف، سخت ود شوار اور تھکا دینے والا ہے۔

اس کھائی میں سیاہ سانپ، بچھو، اُلّو، وحثی حیوانات کی فراوانی ہے جس کے سبب کوئی شخص اسے عبور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور سب سے اہم وہاں کی گرمی ہے جھلسادینے والی جوایک منٹ کے لئے قابل مخل نہیں ہے۔ مرحوم کلیٹی نے "کافی "میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قَالَ أَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: شَرَّ بِبُرْ فِی النّارِبَرَهُوْتٌ الَّذِی فِیْهِ أَرْوَاحُ الْکُفَّارِ.

َ آتش میں بدترین کنواں بر ہوت ہے جس میں کافروں کی ارواح مشقر ہول گی۔

نيز "كَافَى "مِينِ ابْنِ سندكِ ساته قدّ اللهِ عَنْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ،قَالَ:قَالَ أَمِيرُ الْمُوْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شَرَّمآء عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مآء بَرَهُوْتِ،وَهُوَ الَّذِي بِحَضْرَمُوْتَ تَرِدُهُ هَامُ الْكُفَّارِ. آ

"حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے اپنے والد اور اجداد سے نقل کيا ہے کہ امير المومنين عليه السلام نے فرمايا: روى زمين پر بدترين يانى

ا_"فروع کافی" مطبوعه سنگی،ج۱،ص ۲۷_

۲_ "فروع کافی " مطبوعه سنگی ، ج ۱، ص ۲۷ _

۱۳۲۷ معاد شناس - تیسر ی جلد

بر ہوت کا ہے اور بر ہوت حضر موت میں واقع ہے اور اس میں ایسے الو ہوں گے کہ جوار واح کفار متعلق ہوںگے۔"

نيز "كافى" ميں اپنى سند كے ساتھ سكونى سے نقل كيا ہے كه حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے بيان فرمايا كه: قَالَ رَسُوْلُالله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَ الله: شَرَّ الْيَهُوْدِ يَهُوْدُ بَيْسَانٍ، وَ شَرِ النَّصَارَى نَصَارَى نَصَارَى وَخَيْرُمآء وَجُه الْأَرْضِ مَآء بَرَهُوْتِ؛ وَهُوَ وَجُه الْأَرْضِ مَآء بَرَهُوْتِ؛ وَهُو وَادِ بِحَضْرَمُوتَ يَرِدُ عَلَيْهِ هَامُ الْكُفُّارِ وَ صَدَاهُمْ.

"رسول خدالی آیم نے فرمایا: دنیا میں بدترین یہودی بیسان کے ہیں اور بدترین عیسائی نجران کے ہیں ،روی زمین پر بہترین یانی زم زم ہے اور بدترین یانی بر ہوت کا ہے اور بر ہوت ایک وادی کا نام ہے کہ جس میں ارواح کفار کے الوجع ہوں گے۔"

علامہ مجلسیؒ نے (جزری کی نہایہ سے نقل کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ الوسے تعبیر کرناعام لوگوں کی تعبیر کی بنیاد پر ہے جو یہ سیحقے تھے کہ مرنے والے کی روح الو کی شکل میں والے کی روح الو کی شکل میں ہوجاتی ہے اور جب اپناقصاص لے لیتی ہے تو ہوجاتی ہے اور جب اپناقصاص لے لیتی ہے تو پرواز کرجاتی ہے جبکہ اسلام نے اس مطلب کی مخالفت کی ہے۔

ا ـ " فروع كافي " مطبوعه سنگي، ج ا، ص ٧٤ ـ

<u>انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۲۷</u>

اور پھر فرمایا ہے کہ: رسول خدالٹُنگالِیّنِ کی اس روایت میں ارواح کفار کو ہام وصدی سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ سے تعبیر عام عربوں کی زبان میں رائج تھی اگرچہ اس طریقہ سے گمان کرنا باطل ہے۔ ا

نیز "کافی "میں اپنی سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ حضرت نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ وَرَآءِ الْيَمَنِ وَادِياً يُقَالُ لَهُ:وَادِى بَرَهُوت،وَلَا يُجَاوِرُ ذَلَكَ الْوَادِى إِنَّ مِنْ وَرَآءِ الْيَمَنِ وَادْياً يُقَالُ لَهُ:وَادِى بَرَّهُوت،وَلَا يُجَاوِرُ ذَلَكَ الْوَادِى بِثْرٌ يُقَالُ الْوَادِى إِلَّا يُقَالُ الْمَشْرِكِيْنَ يُسْقَوْنَ مِنْ مَآءِ لَهَا:بِلَهُوتٌ يُعْدَى وَ يُراَحُ إِلَيْهَا بِأَرْوَاحِ الْمُشْرِكِيْنَ يُسْقَوْنَ مِنْ مَآءِ الصَّدِيد.

" یمن کی پشت پر ایک وادی ہے جسے وادی بر ہوت کہاجاتا ہے اور یہ وادی کا گے سانپوں اور پر ندوں میں فقط الووں کا مسکن ہے، اس وادی میں ایک کواں ہے جسے بکہوت کہا جاتا ہے جس میں مرضح وشام مشرکین کی ارواح کو لے جایا جاتا ہے تاکہ فلز کو بگھلا کر بنائے گئے گرم آب اور فضلات سے مخلوط گندے یانی کو پلایا جائے۔ "

"بِصائر الدرجات "میں اپنی سند کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت نقل کی ہے کہ محمد بن مسلم کہتے ہیں: جَآءَاُعْرَابِی إِلَی آبِی جَعْفَرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ:مِنْ أَیْنَ جِئْتَ یَا أَعْرَابِیْ؟

ا ـ بحار الانوار ، ج٢ ، ص٢٨٩ و٢٩١ ـ

۲_ بحار الانوار ، ج۲ ، ص ۲۸۹ و ۲۹_

۱۳۲۸ معاد شناسی - تیسر ی جلد

قَالَ:مِنَ الْأَحْقَافِ،أَحْقَافِ عَاد، قَالَ:رَأَيْتُ وَاديّاً مُظْلَماً فَيْهِ الْهَامُ وَالْبُومُ لَا يُبْصَرُ قَعْرُهُ. قَالَ:وَتَدْرِي مَا ذَاكَ اَلْوَادِيَ؟

قَالَ:لَا وَاللهِ مَا أَدْرِي. قَالَ:ذَاكَ بَرَهُوتٌ،فَيْه نَسَمَهُ كُلِّ كَافر. ٰ

"ایک اعرانی امام محمد باقر علیه السلام کی خدمت میں حاضر ہواتو حضرت "
نے پوچھا: اے اعرانی کہاں سے آرہے ہو؟اعرانی نے جواب دیا: احقاف سے آرہا ہوں اور کہا: میں نے ایک تاریک وسیاہ وادی کو دیکھا کہ جہاں اُلّو اور چیگادڑ ہی تھے اور یہ وادی اتنی بڑی تھی۔ ہی تھے اور یہ وادی اتنی بڑی تھی۔ تو حضرت نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون سی وادی تھی؟ تواس نے عرض کیا: خداکی قشم مجھے نہیں معلوم۔

حضرتً نے فرمایا: وہ وادی برہوت ہے کہ جس میں تمام کافروں کی ارواح جمع ہوتی ہیں۔"

روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ شب جمعہ مومنین کی ارواح سخرۂ بیت المقدس میں جمع ہوتی ہیں۔

امام حسن مجتبی علیہ السلام سے روم کے بادشاہ کے سوالات علی ابن ابراہیم فمی نے اپنی "تفیر" میں آیت کریمہ: فَدِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَدِیْقٌ فِی السَّعِیْدِ کے ذیل میں امیر المومنین علیہ السلام کی معاویہ

ا ـ "بصائر الدرجات "مطبوعه سنگی، ص ۱۴۸۸؛اور " بحارالانوار "ج۲، ص ۲۹۲ ـ

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۲۹

"مومنین کی ارواَح شب جمعہ صخرہ بیت المقدس کے نزدیک جمع ہوتی ہیں اور بیت المقدس نے زمین کو یہیں ہیں اور بیت المقدس خداکا دنیوی عرش ہے،خداوند سجان نے زمین کو یہیں سے پھیلایا ہے اور بیت المقدس سے ہی زمین کو لیکٹے گا، وہیں سے محشر بر پا ہوگا اور ہمارے پروردگار نے وہیں سے فرشتوں اور آسان کو بلندی عطاکی اور وہ مر چزیر محیط ہوہے۔"

پھر بادشاہ روم نے ارواح کفار اور ان کے محل اجتماع کے سلسلے میں سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: تَجْتَمِعُ فِی وَادِی حَضْرَمُوتَ، وَرَآءَ مَدِیْنَةِ

الْيَمَنِ تُمَّ يَبْعَثُ اللهُ نَارِاً مِنَ الْمَشْرِقِ وَنَاراً مِنَ الْمَغْرِبِ وَ يُتْبِعُهُمَا بِرِيحَينِ شَديْدَيْنِ فَيحْشَر النَّاسُ. '

"ارواح کفار شہر کیمن کے بیشت پر موجودوادی حضر موت میں جمع ہوتے ہیں پھر خداوند عالم ایک آتش مشرق کی طرف سے اور ایک آتش مغرب کی طرف سے بھڑ کاتا ہے اور تیز ہوا چلاتا ہے اور لوگوں کو وہاں محشور کے گا۔"

حوض کوثر کی صفات اور دوسری حیار نهریں

محر بن حسن صفّار نے "بصائر الدرجات" میں اپنی سند کے ساتھ ابن جبلہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن صنعان سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حوض کوثر کے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: بُصری وصَنعاء کے در میان ایک وسیع حوض ہے، کیا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، میں آپ پر قربان۔ حضرتؑ نے میر اہاتھ پکڑااور مدینہ کے باہر لے گئے اور پھراپنے پیر کو زمین پر مارا تو میں نے دیکھا کہ ایک نہر جاری ہے جس کا دوسرا کنارہ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور جس جگہ میں حضرتؑ کے ساتھ کھڑا تھا وہ ایک جزیرے کے مثل تھا۔

ا - " تفسير على بن ابراهيم " مطبوعه سنگى ، ص ٥٩٩ تا ٥٩٩ ـ

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اٹمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۳۱

اسی وقت ایک بہتی ہوئی نہر پر میری نظر پڑی جس کے ایک طرف برف سے زیادہ سفید آب زلال بہ رہاتھا دوسری طرف سے دودھ،اور در میان میں یا قوت سے زیادہ خوبصورت شراب بہ رہی تھی۔ میں نے کبھی بھی یانی اور دودھ کو اس طرح بہتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! یہ نہر کہاں سے جاری ہورہی ہے۔ ہےاوراس کانٹر چشمہ کہاں ہے؟

حضرت نے فرمایا: یہ وہی چشمہ ہے جس کی خداوند عالم نے بہشت کے ذیل میں قرآن مجید میں توصیف کی، پانی کا چشمہ ہے، دودھ کا چشمہ ہے اور شراب کا چشمہ ہے جواس نہر میں بہدرہاہے۔

اس نہر کے اطراف میں سر سبر وشاداب درخت گے ہوئے تھے جن کی شاخوں پر بہتی حوریں تھیں جن کے دراز گیسواس قدر خوبصورت و دلفریب تھے کہ میں نے اپنی زندگی میں الیی لطیف و دیدہ زیب چیز نہیں دیکھی تھی۔
ان کے ماتھوں میں خوبصورت ظرف تھے کہ اس قدر خوبصورت

ان سے ہا تھوں یں تو بھورت سرف سطے کہ آن کدر تو بھو ود ککش منظر میں نے تجھی نہیں دیکھا تھا، یہ دنیاکے ظروف نہیں تھے۔

حضرت ان میں سے ایک حور کے قریب گئے اور نہر کا تھوڑا پانی مجھے دینے کے لئے اشارہ کیا۔

میں اس حور کو دیکھ رہاتھا جو نہر سے پانی نکالنے کے لئے جھکی تھی تو درخت بھی اس کے ساتھ خم ہو گیا تھا۔اس حور نے خوبصورت ظرف کو نہر

۱۳۳۲ معاد شناسی - تیسری جلد

میں ڈال کر بھرااور حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے تھوڑاآب نوش فرمایااور ظرف کو واپس کرتے ہوئے مجھے بھی دینے کااشارہ کیا،وہ حور دوبارہ جھکی تاکہ نہر سے پانی نکالے تواس کے ساتھ درخت بھی خم ہوگیااور حور نے نہر کے پانی سے ظرف کو پُر کیا اور حضرت کی خدمت میں پیش کیا، حضرت نے وہ یانی میری طرف بڑھادیا۔

میں نے اسے پیا، خدائی قتم میں نے زندگی میں اس سے زیادہ گواراہ ولذت بخش سیال نہیں چکھا تھا۔ اس کی مشک جیسی خوشبو فرحت بخش اور دلفریب تھی۔ جب میں نے اس ظرف میں نظر ڈالی تواس میں تین رنگ کی شراب تھی۔ میں نے آئخضرت کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قربان! میں نے اس سے پہلے ایس چیز کبھی نہیں دیکھی تھی حتی کہ مجھے اس کا گمان بھی نہیں تھا۔

حضرت نے فرمایا: یہ سب سے معمولی چیز ہے جسے خدا نے ہمارے شیعوں کے لئے خلق فرمائی ہے، جب مومن کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی روح اس نہر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اس کے اطراف کے خوبصورت باغ میں تفریح کرتی ہے اور اس نہر کے خوشگوار پانی سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ میں تفریح کرتی ہے اور اس نہر کے خوشگوار پانی سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ جب ہمارے دشمن کی موت ہوتی ہے تو اس کی روح وادی بر ہوت میں جاتی ہے اور ہمیشہ کے لئے بر ہوت کے عذاب میں مبتلار ہتی ہے۔ ذُوم کا پھل کھاتی ہے اور حمیم کا یانی پیتی ہے اس وادی سے بیجنے کے لئے خداسے پناہ مائگو۔

اسی روایت کو شخ مفیر نے کتاب "اخصاص" میں ذکر کیا ہے۔ اور مرحوم مجلس نے اپنی کتاب " بحار الانوار " کے کتاب عدل ومعاد کے ضمن میں " جنّهٔ الدّنیا ونادُها" کے نامی باب میں "اخصاص" و"بصائر" سے نقل کیا ہے۔ ا

در حقیقت وادی بر ہوت ان دشمنان آل محمد علیہم السلام کے لئے ہے جو اپنے پورے وجود سے نور حق و حقیقت کو بجھانے اور ان کو آزار واذیت پہونچانے کے دریے رہتے تھے۔

امیر المو منین علیہ السلام سے اشعث بن قیس کی دستمنی امیر المو منین علیہ السلام کے دسمنوں میں سے ایک اشعث بن قیس تھا جو شر پہند شر ور اور کو فہ کے سر داروں میں سے تھا۔طا قتور ہونے کی بناپر اپنے قوم و قبیلہ بنی کندہ کاسر دار اور لشکر کاسپہ سالار تھا۔

ابو بکر کی نابینا بہن "اُمّ فروہ" کسے شادی کی اور ابو بکر سے رشتہ داری کی بناپر اس کی شخصیت بھی بن گئی جس کاوہ غلط فائدہ اٹھاتا تھا۔

البصائر الدرجات، ص ۱۸۸و ۱۱۹؛ اختصاص، ص ۲۱ سو ۳۲۲؛ بحار الانوار، ۲۶، ص ۲۸۷ ـ

٢- "شرح نج البلاغه "ابن الى الحديد، ٢٠ جلدى، ج١، ٣ ٢٩٨ ميں درج ہے كه: أم فروه كانَتْ عَوراَء ؛ يعنى ام عَمياء ؛ نابينا تقى ؛ ليكن "اعيان الشيعه "، ج١، ص٢٢٨ ميں آيا ہے كه: أم فروه كانَتْ عَوراَء ؛ يعنى ام فروه ايك آنكھ كى اندهى تقى ؛ اور "تنقيح المقال" ميں لكھا گيا ہے كه: بعض نسخول ميں بيان كيا گيا ہے كه: كانَتْ عَدْراَء ؛ (يعنى باكره لاكى تقى) مكل طور پر غلط ہے اور ابن داوؤد صاحب رجال نے اس معنى كى تصرح كى ہے۔ "تنقيح المقال "جا، ص ١٩٥-

ابو بکر کو اشعت ابن قیس کے قبل نہ کرنے پر افسوس رہا یہ شخص اس قدر فتنہ پرورداور شرائگیز تھا کہ ابو بکر اس کو قبل نہ کرنے پر افسوس کرتے تے کہ جب اسیر کے عنوان سے اسے گر فبار کرکے لایا گیااور وہ اسیر نادم و پشیمان تھا کہ اسی وقت اس کی گردن کیوں نہ ماردی۔

"مروج الذهب" ميں ان تين چيزوں كا ذكر ہوا ہے جس كے انجام نه دينے پر ابو بكر ہميشه افسوس كرتے تھے ان ميں سے ايك موضوع يه بھى تقا كه: وَالثَّلَاثُ الَّتِي تَرَكْتُهَا وَ وَددْتُ أَنِّي فَعَلْتُهَا: وَددْتُأْنِّي أَتِيتُ بِالْأَشْعَثِ بِنْ قَيْسِ أَسِيراً ضَرَبْتُ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ خُيل لِي أَنَّهُ لَا يَرَى شَرِّ إِلَّا أَعَانَهُ. ' بن قَيْسِ أَسِيراً ضَرَبْتُ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ خُيل لِي أَنَّهُ لَا يَرَى شَرِّ إِلَّا أَعَانَهُ. ' "وه تَين چيز جے ميں نے ترك كرديا اور جا ہتا ہوں كه اسے انجام "وه تَين چيز جے ميں نے ترك كرديا اور جا ہتا ہوں كه اسے انجام

دیتا: ان میں سے ایک یہ تھا کہ ایک دن اشعث بن قیس کو میرے سامنے اسیر کے عنوان سے لایاگیا، اس کی گردن کاٹ دیتا، کیونکہ میں نے محسوس کیا تھا کہ یہ شخص کسی بھی فتنہ انگیزی میں مدد کرنے سے پیچیے نہیں ہے گا۔ "

اس شخص نے علنی طور پر امیر المومنین علیہ السلام سے مخالفت کی بنیاد رکھی، حضرت نے جنگ صفین کے موقع پر مجبوری میں اس کو لشکر بنی کندہ کا سپہ سالار بنایا کیونکہ اس کا اثر ورسوخ کو فہ میں بہت زیادہ تھا اور کندی لشکر بارہ مزار افراد پر مشتمل تھا۔ ابتدا میں مالک اشتر کے ساتھ مل کر آگے بڑھے اور جس یانی پر معاویہ نے بہر ابٹھار کھا تھا اسے واپس چھین لیا۔

ا_"مر وج الذّهب"ج٢،ص٨٠٣_

لیکن جب حضرت کا لشکر فتح وظفر سے ہمکنار ہونے والا تھا اسی وقت معاویہ نے سازش کرتے ہوئے قرآ نول کو نیزوں پر بلند کیا اور لشکر امیر المومنین علیہ السلام میں تفرقہ ڈال دیا، منجملہ افراد جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آ کر جنگ روکنے پر مجبور کیاان میں اشعث بھی تھا۔

اس نے لشکر کے بیس مزار شمشیر بحف سپاہیوں کے ساتھ حضرت کا محاصرہ کیااور کہا:اے علی علیہ السلام! فوراً جنگ کو روک دو ورنہ ان شمشیر ول سے آپ کے گلڑے گلڑے گردیں گے۔حضرت نے فرمایا: تھوڑی دیر کی مجھے مہلت دے دو کیونکہ ہمارالشکر معاویہ کے خیمہ تک پہونچنے والا ہے اور فیصلہ کن فتح چند قدم کے فاصلہ پر ہے ،مالک اشتر اپنے سپاہیوں کے ساتھ معاویہ کے خیمہ تک پہونچ گئے ہیں ابھی اس کاکام تمام ہوجائے گا۔انہوں نے کہا: ہم گر نہیں فوراً نہیں اپنے پاس بلاؤ اور جنگ کو بند کرو ورنہ ہم آپ کے گئے ہیں بلاؤ اور جنگ کو بند کرو ورنہ ہم آپ کے گئے سے گئے۔

بیں مزار شمشیر برہنہ افراد نے امیر المومنین علیہ السلام کا محاصرہ کررکھا تھا اور انہوں نے حضرت کو جنگ بندی کا فیصلہ لینے پر مجبور کردیا اور حضرت نے مالک کو فوراً واپس آنے کا حکم صادر کیا۔

انہوں نے کہا: اے علی علیہ السلام ہمیں تھوڑی سی مہلت دے دیں ہم معاویہ کے خیمہ تک پہونچ گئے ہیں۔ تو حضرت ؓ نے پیغام بھیجا اگرتم تھوڑی دیر میں علی علیہ السلام کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو واپس آ جاؤ۔ اس طرح اشعث

۱۳۳۷ معاد شناس - تیسر ی جلد

حضرت کے لئے فتنہ پرور وموقع پرست سخت دسمن بن کر اکھرا۔اس کا اور ابو بکر کی نامینا بہن ام فروہ کا بیٹا محمد بن اشعث چار مزار گھوڑا سواروں کے ساتھ کر بلامیں حضرت سید الشداء علیہ السلام سے جنگ کے لئے آیا اور اس کی بیٹی جعدہ نے حضرت امام حسن مجتبلی علیہ السلام کو زمر دے کر شہید کردیا۔

اس کی مثال ایی ہی ہے جیبا کہ قرآن میں ارشاد ہوا: وَ مَثَلُ كَلِمَةَ خَبِيثَةَ كَشَجَرَة خَبِيثَةَ اجْتُثَتْ منْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا منْ قَرَادٍ.

''' "کلمہ خَبیثہ کی مثال درخت خبیث کی ہے جس کی جڑیں فاسد ہیں اور زمین سے کٹ گئی ہیں جس کا کوئی ثبات نہیں ہے۔"

حضرت امیر المؤمنین علیه السلام کی حکومت ، الهی حکومت تھی امیر المومنین علیه السلام کی حکومت ایک عجیب و غریب خصوصیت کی حامل تھی، آپ اپنی تمام عظمت وقدرت کے باوجود عدالت وہمدردی سے برخوردار تھے اس طرح کہ اپنے خلاف ہونے والے تمام جرم وخیانت سے چثم پوشی کر لیتے تھے اور شخصی مصلحوں کو در کنار کرکے اجتماعی مصلحوں کو مد نظررکھتے تھے اور لوگوں کی بدنیتی واہانت کو نظرانداز کردیتے تھے۔

یمی سبب ہے کہ بعض محققین جیسے کہ احمد امین مصری وابن عبد رَبّہ نے (عقد فرید میں) بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی حکومت نبوت کے مشابہ تھی اور جن افراد کی انہوں نے تربیت کی وہ حضرت عیسی ابن مریم

ا ـ سور هٔ ابراہیم ، آیت ۲۷ ـ

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے انٹال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۳۷

علیہ السلام کے حواریوں کے مانند سے للذایہ حکومت نہیں تھی بلکہ نبوت کے مانند الٰہی حکر انی تھی اور اسی صدق وعدالت کی بنا پر جنگ صفین میں معاویہ (اپنی حال بازیوں وساز شوں کی بنایر) غالب ہو گیا۔

ہاں، ان دوافراد اور ان جیسے دوسرے افراد جو حکومت کو جھوٹ،
مکروفریب سے آمیختہ،سیاست جانتے ہیں اور حکومت حاصل کرنے کے لئے
کسی بھی جرم وجنایت سے درلیغ نہیں کرتے ، کے سلسلے میں کہاجاسکتا ہے کہ:
حقیقی الہی حکومت؛ حکومت برحق ہوتی ہے کہ جس کا مقصد لوگوں کے
اموال و اعراض و نفوس پر قبضہ کرنا نہیں ہوتا اور خود نمائی، تظامر،انانیت
و شخصیت و قوم پرستی نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کے دلوں میں عدالت کا بیج بونا اور
حق کا اثبات کرنا ہوتا ہے؛ اور یہی حکومت الہی امیر المومنین علیہ السلام اوران
کے ذریعہ تربیت یافتہ افراد کے ذریعہ انجام پانی بھی چاہیے تھی۔

انبیاء بھی حکومت کو نافذ کرنے،اور لوگوں کے جان ومال و ناموس کو شیطان اور اس کے چیلوں کی دستر س سے دور رکھنے کے لئے آئے ہیں تاکہ خود پرستی کی بساط کو لپیٹ کر لوگوں کو ایسوں کے تسلط سے باہر نکالیں اور دنیا کو صلح وصفا،اطمینان وآ سائش کا مرکز بنادیں تاکہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے بہرہ مند ہو کراینے بنیادی حقوق کو حاصل کر سکیں۔

۳۳۸/ معاد شناسی - تیسر ی جلد

جیسا کہ قرآن میں ارشاد باری تعالی ہے کہ:لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلْنَا رُسُلَنَا وَ الْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسطِ. ' بِالْبَيْنَاتِ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَ الْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسطِ. ' " بتحقيق ہم نے اپنے پغیبروں کو معجزات و واضح دليلوں کے ساتھ بجيجااور ان کے ساتھ کتاب اور ميزان عدل کو بھی نازل کيا تاکہ تمام لوگوں کے لئے عدل وانصاف کو قائم کریں۔ "

شخ صدوق "امالی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ قرن ابی سلیمان الضّبی سے مروی روایت کو نقل کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے کچھ سپاہیوں کو لئیئد عَطارُدی کو لانے کے لئے بھیجا تو سپاہیوں نے اسے مسجد سمّاک میں پایا اور جب اسے لانے گئے تو نعیم بن دجاجہ اسدی کھڑا ہوگیا اور اسے لے جانے سے مانع ہو گیا تو حضرت نے کسی کو حکم دیا کہ نعیم کو حاضر کریں۔

جب نعیم حضرت کی خدمت میں بہو نچا تو حضرت نے کسی چیز کو اٹھایا تاکہ نعیم کو معمولی سزادے کر ادب سکھائیں، تو نعیم نے کہا: وَالله إِنَّ صُحْبَتَکَ لَدُلِّ، وَإِنَّ خَلَافَکَ لَکُفْرٌ. فَقَالَ أَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْه السَلَامُ: وَ تَعْلَمُ ذَاکَ؟قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: خَلُّوْهُ. '

> ا ـ سورهٔ حدید، آیت ۲۵ ـ ۲ ـ "امالی" صدوق، مطبوعه سنگی، ص۲۱۹ ـ

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۳۹

"خدا کی قتم تمہارے ساتھ بیٹھنا اور باتیں کرنا ذلت کاسب ہے اور تمہاری مخالفت کفر ہے۔ تو حضرتؑ نے فرمایا جو تم کہہ رہے ہواس کا مطلب سیجھتے ہو؟

اس نے کہا: ہاں، توحضرتؑ نے فرمایا: اسے جانے دو۔"

ابوامامہ باہلی کی امیر المؤمنین علیہ السلام کی افضیلت پر معاویہ سے گفتگو

علامہ مجلسی فرماتے ہیں: "میں نے بعض اصحاب کی کتابوں میں اس روایت کو دیکھا ہے کہ ابوامامہ باہلی معاویہ کے پاس بہو نچ تو معاویہ نے بڑھ کر استقبال کیا اور عزت واحترام کے ساتھ اپنے پاس بٹھا یا پھر دستر خوان بچھا اور اس نے اپنے ہاتھوں سے ابوامامہ کو کھانا کھلا یا اور پھر اپنے ہاتھوں سے ابوامامہ کو کھانا کھلا یا اور پھر اپنے ہاتھوں سے ابوامامہ کے سر وصورت پر عطر لگا یا اور ایک تھیلی دینار انہیں دینے کا حکم دیا اور پھر بوچھا: تمہیں خدا کی قتم دے کر سوال کرتا ہوں کہ بتاؤ کہ میں بہتر ہوں یا علی ابن الی طالب؟

ابو امامہ نے فرمایا: میں ہمیشہ سے بولتا ہوں اور کبھی جھوٹ نہیں بولتا اگر تم مجھے خدا کی قسم علی علیہ السلام اگر تم مجھے خدا کی قسم نہ دیتے تو بھی میں سے ہی بولتا۔خدا کی قسم علی علیہ السلام تم سے بہتر ہیں، تم سے زیادہ بافضل اور باکرم ہیں، ان کا اسلام بہتر و متواضع ہے، رسول خدا اللہ اللہ اللہ سے ان کی قرابت زیادہ ہے مشر کوں کے لئے سخت اور

امت کے لئے رحم دل ہیں اور امت مسلمہ میں تم سے زیادہ مستغنی ہیں۔اے معاویہ کیا تم جانتے ہو کہ علی علیہ السلام کون ہیں؟

علی؛ رسول خدالتُّافُالِیَّافِی چَپازاد بھائی، ان کی بیٹی سیدۂ نساء العالمین کے شوہر، جوانان اہل بہشت کے دو سر دار حسن وحسین علیہا السلام کے والد، سید الشداء جناب حمزہ کے سجینج اور جعفر ذوالجناحین کے بھائی ہیں۔

اے معاویہ! توخود کو ایسے مسائل میں کیوں الجھاتا ہے اور خود کو ان کے مقابل میں کیوں الجھاتا ہے اور خود کو ان کے مقابل میں کیوں لاتا ہے! کیا تجھے لگتا ہے کہ جو کچھ بھی تونے میری تکریم کی ہے اسکے بدلے تجھے علی علیہ السلام پر مقدم کرکے تیرے ساتھ ہوجاؤں گا؟! کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ جو تونے مجھے کھانا کھلایا اور جو تونے مجھے تحفہ دیئے اس کے بدلے میرادل تیری طرف مائل ہوجائے گا،جو دل یہاں تک مومن تقاوہ یہاں سے جاتے ہوئے کافر ہوجائے گا؟!

اے معاویہ! تیرے نفس نے مجھے فریب دیا ہے جس سے تو دھوکے میں ہے۔

اس کے بعد وہ اٹھے اور باہر کی طرف چل پڑے تو معاویہ نے دینار کی مختلی ان کے بیچھے بھجوائی تو انہوں نے جواب دیا: خدا کی قشم اس میں سے ایک دینار بھی میں نہیں لول گا۔" ا

امیر المؤمنین علیہ السلام سے اشعث کی دستمنی کے چند نمونے

ا ـ " بحار الانوار " مطبوعه كمياني، ج 9، ص ٢٠٣٣؛ اور مطبوعه حروفي، ج ٢٢، ص ١٤٩ او١٨٠ ـ

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں رقمطراز ہیں کہ اشعث بن قیس منافقین میں سے تھا۔

بظام تو اصحاب امیر المو منین علیه السلام میں تھا لیکن در اصل صف اول کے منافقوں میں سے تھا جیسا کہ پیغمبر اسلام اللّٰہ اللّٰہ کے زمانہ میں عبد الله بن أبی بن سلول منافقوں میں سے تھا اور بظام اصحاب میں شار کیا جاتا تھا۔ یہ دونوں ہی اینے زمانے کے نفاق کا شرچشمہ تھے۔ ا

اور ابن ابی الحدید نے "شرح نیج البلاغه "میں کیلی برمکی سے، انہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے کہ: جریر واشعث کو فدسے باہر نکلے اور اطراف ہی میں سے کد اسی حالت میں گو ان کے آگے آگے دوڑ رہی تھی اور وہ دونوں میں میں امیر المومنین علیہ السلام کی تقید ومذمت میں مشغول سے، جب ان کی نظر گویر بڑی تو کہا:

یَاأَبِا حَسَلٌ کیاأَمِیرَ الْمُوْمِنِیْنَ اپناہاتھ بڑھائے تاکہ آپ کی خلافت کی بیعت کروں جب یہ خبر امیر المومنین علیہ السلام تک پہونچی تو فرمایا: جب یہ روز قیامت محشور ہوں گے توان کاامام گوہوگی۔ ۳۰۳

ا ـ "شرح نج البلاغه " بيس جلدى، ج ا، ص ٢٩٧ ـ

۲۔اباحسل جبیبا کہ " حیات الحیوان " میں بیان کیا گیا ہے کہ بیہ گو کی کنیت تھی۔

٣- "تنقيح المقال "ج١، ص ١٣٩؛ اور "اعيان الشيعه " ج١٢، ص ٢٦٨ ، دوسري طبع_

٣- اس داستان كومر حوم عياشى نے اپنى "تفير عياشى "جى، ص ٢٥٥ ميں ذكر كيا ہے جس كے ذيل ميں بيان فرمايا ہے كه: فَقَالَ عَلِى عَلَيْهِ السَّلَامُ: دَعْهُما إمامُهُما يَومَ القِيَامَةِ؛ أما تَسْمَعُ إلَى اللهِ (وَهُو) يَقُولُ: نُولُهِ مَا تَوَلَى.

"خرائج وجرائح" سے نقل کیا ہے کہ اشعث بن قیس نے امیر المومنین علیہ السلام کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی اور قنبر نے اجازت نہیں دی تواس نے قنبر کی ناک پر زور سے مارا یہاں تک کہ قنبر کی ناک سے خون جاری ہوگیا۔

توحضرت گرسے باہر نکلے اور فرمایا: مَالِی وَلَکَ یَاأَشْعَثُ؟ "اے اشعث میں نے تیراکیا بگاڑا ہے جو تونے ایسی حرکت کی؟ "

ابن الى الحديد كابيان ہے كه: ابو جعفر محد بن جرير نے اپنى تارتُ ميں رقم كيا ہے كه: وَكَانَ الْمُسْلِمونَ يَلْعَنونَ الْأَشْعَتُ وَ يَلْعَنُهُ الْكَافِرُوْنَ أَيْضاً

اور سورة نساء كَى آيت ١٥ المين بهي اس كى طرف اشاره كيا كيا جه: وَمَنْ يُشَاقِقِ الرُسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيْنَ لَهُ الْهُدَىوَيَتَبِعْ غَيْرَسَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُولِّهِمَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيراً.

ا ـ " تنقيح المقال " ج ا، ص ٩ ١٤ اور " اعيان الشيعه " ج ١٢ ، ص ٢٦٨ ، دوسرى طبع _

٢- "مَقَاتَل الطالبين "ص٣٣ ير ذكر هوا ب كه: جَآء الْأَشْعَتُ إلَى عَلَى يَسْتَأْذِنُ عَلَيهِ فَرَدَهُ قُنْبَرُ،
 قَأَدْمَى الْأَشْعَتُ أَنْقُهُ، فَخَرَجَ عَلَى وَهُوَ يَقُولُ: ما لى وَلَكَ يَاأَشْعَتُ؟

أما وَالله لَوْ يِعَبْدِ ثِنْقَيِفَ مَّرَّسْتَ لَاقْشَعَرْتْ شُعَيْرِاتُكَ، قيلَ: ياأميرَ الْمُوْمِنينَ! وَمَنْ عُلامُ ثقيف؟ قالَ: غُلامٌ يَلِيهِمُ لاَ يَبِقَى أَهْلَ بَيْتِ مِنَ الْعَرْبِ إِلَّالَا خَلَهُمْ ذَلَاً. قيلَ: يا أميرَ الْمُومِنينَ! كَمْ مَنْ فَيْل؟ قالَ: عِشْرِيْنَ إِنْ بَلَغَهَا. "اشَعْتُ ابْن قيس امير المومنين على عليه السلام كَي خدمت ميں عاضر ہوا، بيت الشرف ميں وارد ہونے كى اجازت طلب كى، قنبر نے اجازت نہيں دى؛ اشعث نے قتبر كى ناك پر گھونيا مارا، تب امير المومنين عليه السلام باہر تشريف لائے اور فرمايا: اے اشعث ايسا كوں كرم الله عنه الله على الله عليه السلام باہر تشريف لائے اور فرمايا: اے اشعث ايسا كيوں كرم الله عنه الله عنه الله على الله على الله عنه كون عنه وجائي الله عنه عنه عنه عنه وخوارى اور بستى ان كا مقدر بن جائے گی۔ سوال ہوا اے امير المومنين! كتى حكومت كرے گا؟ وخوارى اور بستى ان كا مقدر بن جائے گی۔ سوال ہوا اے امير المومنين! كتى حكومت كرے گا؟ الله وخوارى اور بستى ال كا مقدر بن جائے گی۔ سوال ہوا اے امير المومنين! كتى حكومت كرے گا؟

انیسویں مجلس- عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۴۳

وَ سَبَايَا قَوْمِهِ. وَ سَمَّاهُ نِسَآءُ قَوْمِهِ عُرْفَ النَّارِ وَ هُوَ اسْمٌ لِلْغَادِرِ عنْدَهُمْ. ٰ

"مسلمان ہمیشہ اشعث بن قیس پر لعنت جھیجے تھے اور کفار بھی اس پر لعنت جھیجے تھے اور کفار بھی اس پر لعنت جھیجے تھے اور وہ اسیر ان قوم جو اس کے مکر وفریب کے جال میں پھنس کر اس کے ہاتھوں تہی دامن تھے وہ بھی اس پر لعنت جھیجے تھے اور اس کے قوم وقبیلہ ورشتہ دار عور تیں اسے عُرف النّاریعنی فتنہ وآ تش کا پُر شناس چہرہ کہہ کر پکارتی تھیں۔اور ایسا نام اسے دیا جاتا تھا جو مکرو فریب میں یکتائے روزگار ہو۔"

ایک بار امیر المومنین علیه السلام مسجد کوفه کے فراز منبر سے حکمیت سے مربوط خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اس اشعث نے حرف اعتراض بلند کرتے ہوئے کہا:

هَذِهِ عَلَيْکَ لالکَ. لِعِنی به مدعل تمهارے خلاف ہے نہ کہ تمهارے حق میں۔

توحضرتً نے ایک نظراس پر ڈالی اور فرمایا:

مَا يُدْرِيكَ مَا عَلَى مهَّا لِى؟ عَلَيْكَ لَعْنَةُ الله وَ لَعْنَةُ الله وَ لَعْنَةُ اللهَ وَ لَعْنَةُ اللهَ وَ اللهَ لَقَدْ أُسَرِكَ الْكُفْرُ مَرَّةً وَ اللهَ لَقَدْ أُسَرِكَ الْكُفْرُ مَرَّةً وَ الْإِسْلَامُ أُخْرَى، فَمَافْدَاكَ مَنْ وَاحَدة منْهُمَا مَالُكَ وَ لَا حَسَبُكَ.

ُ وَ إِنَّ امْرَأَ دَلَّ عَلَى قَوْمَهِ السَّيْفَ وَ سَاقَ ۖ إِلَيْهِمُ الْحَتْفَ لَحَرِيٍّ أَنْ مَقْتَهُ الْأَقْرَبُ وَ لَا يَأْمَنَهُ الْأَبْعَدُۥ َ

ا ـ " شرح نج البلاغه " بييں جلدي، ج.ا، ص٢٩٦ ـ

Presented by Ziaraat.Com

۱۳۴۴ معاد شناس - تیسری جلد

"تم کیا جانتے ہو کہ کیا میرے خلاف ہے اور کیا میرے حق میں ؟خدا اور لعنت کرنے والوں کی تجھ پر لعنت ہو اے حائک ابن حائک اور اے منافق ابن کافر!

خداکی قتم! ایک بار کفر نے مجھے جکڑا اور دوسری بار اسلام نے،اور دونوں بارجو تیری رہائی کاسب بناوہ نہ تیرامال تھااور نہ ہی تیراحسب ونسب جو شخص تلوار کے بل بوتہ پر اپنے قوم و قبیلہ کی رہنمائی کرتا ہے اور انہیں موت کے منھ میں ڈھکیل دیتا ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس کے قریبی ورشتہ دار اس سے دور ہو جائیں اور اس کی موت کے امیدوار ہوں اور غیر بھی اسے امین نہ سمجھیں اور اس سے دور ہو جائیں۔"

ا۔" نج البلاغہ"جا، باب الحظب، مطبوعہ محمد عبدہ، مصر (علیمی البابی الحلبی پرنٹنگ پریس سے منتش را ص ۵۷۔

۲۔ شار حین نج البلاغہ نے حاکث ابن حاکث کے معنی کو کئی طریقوں سے بیان کیا ہے بعض نے ظاہر ک معنی پر حمل کرتے ہوئے اسے اشعث کے بیشہ کی طرف اشارہ مانا ہے جسے اس زمانہ میں پست بیشہ مانا جاتا تھااور بعض نے اسے تکبر سے کنایہ کا معنی دیا ہے اور بعض نے جموٹ کا تانا بانا کیننے والے کی طرف اشارہ سے تعبیر کیا ہے جس کی امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت سے تائید ہوتی ہے۔ جسے اشارہ سے تعبیر کیا ہے جس کی امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت سے تائید ہوتی ہے۔ جسے وسائل الشیعہ "ج ۱۲، ص ۱۰۱، باب ۲۳ ما یکتسب بہ ۲ اپر ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اشعث جموٹ کا سہارا لے کر مکر و فریب کا جال گئنے کا مام تھا اور اس کے باپ کے سلسلے میں بھی یہ خصوصیات تاریخ کے اور اق میں محفوظ ہیں للذا آخری نظریہ زیادہ بہتر سمجھا گیا ہے۔ حالا تکہ حاکث کا اصل معنی جو لاہا ہے جو کیڑے وغیرہ پُنتا ہے۔

<u>انیسویں مجلں - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھے ہونا / ۳۴۵ </u>

بہ علی علیہ السلام کی عدالت، شجاعت، جوان مر دی ہی ہے جس کے سدب انہوں نے اپنی امانت سے چیثم یوشی کی اور اپنی بزر گی کے باعث اسے معاف کردیا۔ یہ حقیقی ولایت اور طہارت نفس ہی ہے کہ اشعث جیسے لوگ اس سے سوئے استفادہ کرتے ہیں اور علی علیہ السلام کے انتقام نہ لینے کے علم نے انہیں ان کی جسار توں کے باوجود مزید جری بنادیا۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ يَاآيا

ایسے ہی مقام پر زبان آپ کی تعریف و تبجید سے قاصر نظر آتی ہے اور فکر آپ کے افعال میں پوشیدہ بلند معانی و حکمت تک رسائی نہیں کریاتی اور قلم اس کی تشری سے معذور ہو جاتا ہے اور آپ کی عظمت وجلالت کے سامنے عجز و ناتوانی کے اظہار کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بیتا جبیبا کہ فاضل شاعر وماہر ادیب عبد العزیز ابن السَّر ایا، جو کہ صفی الدین حلّی کے نام سے مشہور ہیں اور محقق حلّی کے برجستہ شا گردوں میں سے ہیں،نے اپنے خوبصورت اشعار میں بیان کیاہے:

امير المؤمنين عليه السلام كي شان ميں صفى الدين حلى كے اشعار جُمِعَتْ فی صِفاتِکَ الْأَضْدادُ فَلهَذَا عَزَّتْلکَ الْأَنْدادُ(۱) وَلهَدًا عَزَّتْلکَ الْأَنْدادُ(۱) وَاعِدٌ حاکِمٌ حَليمٌ شُجاعٌ فاتِکٌ ناسِکٌ فَقيرٌ جَوادُ(۲)

شَيَمٌ ما جُمعْنَ في بَشَرٍ قَطَّ

و لا حازَ مثْلَهُنَ الْعِبادُ(٣) خُلُقٌ يُخْجِلُ النَسيمَ مِنَ اللُطْف

۱۳۴۷ معاد شناسی - تیسری جلد

وَ بَأْسٌ يَذُوجُنْهُ الْجَمادُ(۴) ظَهَرَتْ مِنْكَ لِلْوَرَى مُكْرَماتُ فَأَقَرَّتْ بِفَضْلِكَ الحُسّادُ(۵) إِنْ يُكَذِبْ بِها عداكَ فَقَدْ كَــذَبَ مِنْ قَبْلُ قَوْمُ لوطٍ وَ عادُ(۶) جَلَ مَعْناكَ أَنْ يُحيطِ بِه الشَّعَرُ وَ يُحْصيصِفاتِهِ النَقادُ(۷)

ا-اے امیر المومنین علیہ السلام! آپؓ کے اخلاق وخصائل میں مضاد صفتیں جمع ہیں اسی سبب آپ حریفوں اور آپؓ کے ہمراہیوں میں نادر الوجود بن گئے اور عالم ہستی میں کوئی بھی آپ کے مقابل نہ کھہر سکا۔

۲- کیونکہ ایک ہی وقت میں آپ زاہد بھی تھے اور حاکم بھی، حلیم وبرد بار بھی تھے اور اکم بھی، حلیم وبرد بار بھی تھے اور انتہائی شجاع بھی،ماہر فن شمشیر زن بھی تھے اور اہل عبادت و تضرع ودعا بھی،آپ فقیر بھی تھے اور سب سے زیادہ جود و بخشش کرنے والے بھی تھے۔

۳- یہ وہ متضاد صفتیں ہیں جو ایک ساتھ آج تک کسی بھی بشر میں جمع نہیں ہو کہیں ہو کئیں اور نہ ہی کوئی بندہ ان صفات کا حامل ہو سکا اور نہ ہی کوئی بندہ ان صفات کا حامل ہو سکا اور نہ ہی اہل بن سکا۔

۲۵ - آپ اس قدر خوش اخلاق ولطیف وہلائم خو کے مالک تھے کہ جسے دیکھ کر لطیف نشیم سحری بھی شر مندہ ہو جاتی ہے، جبکہ آپ کے اندر اس قدر

ا۔ ان اشعار کو "مجالس المومنین" ص ۴۹۳، مطبوعہ سنگی میں صدی الدین حلّی کی سوانح حیات کے ضمن ضمن میں بیان کیا ہے اور اس کے تتمہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن شاعر کو عبد العزیز بن سرایا کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور "سفینة البحار" ج1، ص ۷۳۲، مطبوعہ سنگی پر مادہ داب کے ضمن میں رقم کیا گیا ہے۔

انیسویں مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اٹمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۳۷

شدت و سختی بھی تھی کہ جسے نظر غضب سے پھر بھی آب رواں میں تبدیل ہوجائیں۔

۵-آپ سے ایسے کرامات و عجائبات سرزد ہوئے اور اہل علم کے لئے جلوہ نما ہوئے کہ حاسد لوگ بھی آپ کی فضیلت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے۔

۲- اگرآپ کے دسمن ان تمام فضیاتوں کی تکذیب کریں تو یہ کوئی نئ بات نہیں ہے کیونکہ اس سے پہلے قوم لوط و قوم عاد نے بھی اپنے پیغیبروں کی تکذیب کی ہے۔

ے۔آپ کی حقیقت اور آپ میں پوشیدہ حکمت ومعانی اس سے کہیں زیادہ بلند ہیں کہ یہ اشعار ان کا احاطہ کر سکیں اور اس سے بھی بلند و بالا ہے کہ نقادوں کی فکر ان صفات تک رسائی حاصل کر سکے۔

ایسے ہی مقام پر امیر المومنین علیہ السلام کی مظلومیت جلوہ نما ہوتی ہے کہ قدرت کے باوجود اس قدر عفو و بخشش و چثم پوشی تھی؟اور تمام امکانات اور صلاحیتیں اپنی مٹھی میں بند رکھنے کے باوجود اس قدر متحمل مزاج کیسے تھے؟!

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کااشعث بن قیس کے ساتھ حلم وبر د باری سے برتاؤ

۱۳۴۸ معاد شناسی - تیسری جلد

سبحان الله! اشعث امير المومنين عليه السلام كے دولت كده پر آيا اور قنبر نے اندر جانے كى اجازت نہيں دى۔ كيا كسى كو اپنے گھر ميں داخل ہونے كى اجازت ميں سے ہے جبكہ وہ بغير اطلاع اور اجازت كے آيا ہوا بن بلايا ہو؟ كيا مير المومنين عليه السلام كو آرام كاحق نہيں تھا؟ جبكہ اشعث كى سابقہ برائيوں اور جنايتوں سے واضح تھا كہ اس كے آنے كا مقصد امير المومنين عليه السلام سے كوئى غير مشروع ورخواست ہى تھى۔

جب امیر المومنین علیہ السلام حاکم اسلامی ہیں تو ان کے غلام کی ناک پر گھونسہ مارنے کا حق کس نے دیا کہ اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا۔

الدیں کے محد جہ میں المدمنین علی الدام کو اس انتہ کی خید

ان سب کے باوجود جب امیر المومنین علیہ السلام کو اس بات کی خبر ہوئی توفرمایا: مَالِی وَلَکَ يَاأَشْعَتْ؟ "اے اشعث میں نے تیراکیا بگاڑا ہے کہ توالیا کررہا ہے۔"

ایسے ہی مقام پر عرش خدا لرزائھتا ہے اور غضب خدا ایسے متکبر، خود غرض اور تجاوز کرنے والوں پر بچٹ پڑتا ہے اور انہیں ذلت کے دلدل میں ڈبودیتا ہے اور آخرت میں وعدہ کئے گئے آتش جہنم کو بھڑکادیتا ہے۔
میں ڈبودیتا ہے اور آخرت میں وعدہ کئے گئے آتش جہنم کو بھڑکادیتا ہے۔
"خرائے" میں مرقوم ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام باہر نکلے اور قنبر کی ناک سے خون نکلتے دیکھا تو فرمایا: مَا ذَاکَ یَااشْعَتْ ؟ أَمَا وَاللهِ لَوْ بِعَبْدِ تَقیف مَرَدْتَ لَاقْشَعَرَّتْ شُعَیْراتُ اِستک.

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۴۹

"اے اشعث ایسا کیوں کررہاہے؟خدا کی قشم! اگر توغلام ثقیف کے پہلو سے گزر بھی جائے تو تیرے رو نگٹے کھڑے ہوجائیں اور اعضائے بدن پر لرزہ طاری ہوجائے گا۔"

قَالَ: مَنْ غُلَامُ تَقيف؟ قَالَ: غُلَامٌ يَلِيْهِمْ،لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّاأَدْخَلَهُمُ الدُّلَّ.قَالَ:كَمْ يَلِيَ؟ قَالَ: عشْرِينَ إِنْ بَلَغَهَا.

"اس نے پوچھا: غلام ثقیف کون ہے؟ توفرمایا: ایبا غلام ہے کہ جو حکومت کرے گا اور عرب میں کوئی گھر باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ ذلت وخواری اور پستی ان کا مقدر بن جائے گی۔اس نے پوچھا: کتنی حکومت کرے گا؟ توفرمایا: اگر حکومت حاصل کرلیں تو ۲۰ سال۔ "

قَالَ الرَّاوِي:وَلِيَ الْحَجَّاجُ سَنَةَ خَمْسِ وَ سَبْعِينَ وَ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِ وَ تَسْعِينَ \.

"راوی اس روایت کے آخر میں کہتا ہے کہ غلام ثقیف سے مراد تجاج بن یوسف ثقفی ہے۔ جس نے دے ہجری میں کوفہ کی حکومت حاصل کی اور بیں سال حکومت کرنے کے بعدر وقع میں انتقال کیا۔ "

قرآن كى اس آيت سے قوت ملى جه كد: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيً عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَ نَصِيرًا.'

ا." بحار الانوار " مطبوعه کمیانی، ج ۸، ص ۷۳۳۔

٢ ـ سورة فرقان، آیت اساً؛ اور سورة انعام، آیت ۱۱۱و ۱۱۳ میں بھی اس کے مثل مطلب کو بیان کیا گیا ہے ہے جیا کہ ارثاد باری تعالی ہوا: وَ گذلكَ جَعَلْنَا لكُلِّ نَبِيَّ عَدُوَّا شَیَطینَ الْإِنسِ وَ الْجِنِّ یُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَي بَعْضِ زُخْرُفَ الْقُوْلِ غُرُورًا وَ لَوْ شَآءَ رَبَّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُونَ وَ لَي لَتَعْفُهُمْ إِلَي بَعْضُ اللَّهِ اَفْدَةُ أَلَانَهِ اَفْدَنُ لَا يُوْمَنُونَ بِالآخرةَ وَ لَيرُضُوهُ وَلَيقْتَوْوا مَا هُم مُقْتَوْفُونَ.

"اوراسی طرح ہم نے مرنبی کے لئے مجر موں میں سے ایک شخص کو ان کا دشمن قرار دیا ہے اور تمہار اپرور دگار تمہاری ہدایت اور نصرت کے لئے کافی ہے۔"

حقیقت میں اشعث بن قیس امیر المو منین علیہ السلام کا ایساد شمن تھا جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا تھا اور انہیں اذبت بہونچا تا تھا امیر المو منین علیہ السلام الیے افراد سے بناہ مانگتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوتے تھے کہ: پروردگار! مجھے ان کے شرسے نجات دے اور انہیں مجھ سے دور کردے۔ اس دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ خداوند عالم نے امیر المو منین علیہ السلام کے بعد حجاج کو کوفہ پر مسلط کردیا جس نے انہیں شیعوں میں سے ستر مزار لوگوں کا قتل عام کیا جبکہ بعض دوسری روایتوں میں بیان ہوا ہے کہ ایک لاکھ بیس مزار لوگوں کا قتل عام کیا، مرد، عورت، پیروجوان کسی پر رحم نہیں کیا اور اس نے جو جرم جنایت انجام دیں تاریخ میں اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کی تھیں۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی اجتماعی عدالت اس زمانے کے سربرآوردہ افراد کی امیر المومنین علیہ السلام سے

خالفت کا ایک اہم سبب حقوق کی برابری تھی عرب کے بزرگ وسیاسی افراد عمر کی سنت پر عمل کرتے سے اور بیت المال کے اموال کو لوگوں میں کیسان طور پر تقسیم نہیں کرتے سے بلکہ قوم وقبیلہ اور طبقات کی بنیاد پر کمی وزیادتی کیا کرتے سے اور عرب مسلمانوں کے حقوق کو غیر عرب مسلمانوں کے حقوق

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اٹمال کابرزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / <u>۳</u>۵۱

سے الگ اور زیادہ ادا کرتے تھے۔ عثمان اور معاویہ اپنے تمام گورنروں کو اسی طریقہ سے حقوق دیا کرتے تھے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس ناپبند بدعت کی سخق سے مخالفت کی اور تمام لوگوں کو برابری کا درجہ دیا اور خلافت کے روز اول سے ہی بیت المال کے اموال کو عرب ،ایرانی ، رومی وافریقی مسلمانوں میں بغیر کسی تفریق کے مساوی طور پر تقسیم کرنا شروع کیا۔ شادی اور دوسرے تمام حقوق میں بھی برابری کا طرز عمل اپناتے سے اور فرماتے سے کہ: "یہ اسلام کی سنت اور قرآن کا حکم ہے یہ پیغیر کی سیرت ودستور ہے۔اور گذشتہ خلفاء کا قوم وقبیلہ وطبقات کی بنا پر حکومت ، ریاست ،امامت جماعت ، قضاوت ، لشکر کی سربراہی ، سیاہیوں کا انتخاب ، نکاح ،بیت المال سے استفادہ و تقسیم اور لوگوں کے حقوق کا تعین وغیرہ میں غیر مساوی تقسیم بندی غلط طرز عمل تھا جو اسلام کے احکام کے منافی ہے۔ "

حکام وحکومتی کارندہ جو گذشتہ حکومتوں کے دوران حقوق اور بیت المال کے دیگر خصوصی مفاد سے سوءِ استفادہ کرتے تھے اور معاشرہ میں سفید پوش بن گئے تھے وہ عام لوگوں کی سطح کے برابر حقوق لینے اور بیت المال میں اسراف وزیادہ روی کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔

للذااسی بنیاد پر وہ پہلے سے جانتے تھے اور جب امیر المومنین علیہ السلام نے عملی طور پر حقوق کو برابری سے تقسیم کرنا شروع کیا وعرب وعجم میں تفریق کوختم کردیااور عرب مسلمانوں کے حقوق کو بغیر کسی استثناء کے مساوی قرار دیا توانہوں نے حضرت کی مخالفت شروع کردی جس کے نتیجہ میں جمل و صفین جیسی جنگیں رونما ہوئیں۔

مرحوم كليئي في "كافى " ميں خود سے متصل سند كے ساتھ محمد ابن مسلم سے نقل كيا ہے كه حضرت امام جعفر صادق عليه السلام في فرمايا: لَمّا وُلِّي عَلِيْ عَلَيْه ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَلَيْ عَلَيْه السَّلَامُ صَعدَ الْمنْبَرَ فَحَمدَ الله وَ أَثْنَي عَلَيْه ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَ الله لَا أَرْزَوُكُمْ مِنْ فَيْنَكُمْ دَرْهَما مَاقَامَ لِي عدْقُ بِينْرَبَ. فَلْيَصْدُقْكُمْ الله لَا أَرْزَوُكُمْ وَنِي مَانِعًا نَفْسِي وَ مُعْطيكُمْ ؟ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْه عَقيلٌ كَرَّمَ الله وَجْهَهُ ، فَقَالَ لَهُ: وَالله لَتَجْعَلُني وَ أَسْوَد بِالْمَدينَة سَوآء فَقَالَ : اجلسْ! أَمَا كَانَ هَهُنَا أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ غَيْرُكَ ؟ وَمَا فَضْلُكَ عَلَيْه إَلّا بِسَابِقَة أَوْ بِتَقْوَيَ .

"جب حکومت وولایت حضرت علی علیہ السلام تک پہونچی اور حضرت اللہ علیہ السلام تک پہونچی اور حضرت کے عکومت کی باگڈور سنجالی تو منبر پر گئے اور خدا کی حمد و ثناکے بعد فرمایا: خدا کی قتم! مال غنیمت وبیت المال وغیرہ سے تہارے حقوق میں ایک درجم کی بھی کمی نہیں کروں گاجب تک مدینہ میں میرے پاس خرمہ کا ایک درخت بھی باقی ہے۔

تمہارے نفس تمہاری تصدیق کریں، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں خود بیت المال میں اپنے لئے تجاوز نہ کروں اور تمہارے لئے تجاوز کروں ایعنی نہ تو میں خود اپنے حق سے زیادہ لوں گا اور نہ تم میں سے کسی کو حق سے زیادہ دوں گا؟)

ا ـ "روضه کافی " ص ۸۲ ـ

انیسویں مجلس- عالم برزخ میں انسان کے اٹمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۵۳

(مر گزنہیں، بلکہ بیت المال سے ایک مسلمان کے حق سے زیادہ نہ تو میراحق ہے نہ ہی تمہارا۔)

حضرت کے بڑے بھائی جناب عقیل کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور کہا:خداکی قشم مدینہ میں تم ہمیں اور ان حبشی غلاموں کو یکسال قرار دے رہے ہو۔

توحضرت نے فرمایا: بیٹھ جائے! کیا آپ کے علاوہ یہاں پر اور کوئی بولنے والا نہیں ہے؟ اور تمہاری ان پر فضیلت وشر افت صرف سابقہ اسلام و تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

رعیت کے حقوق کی برابری کے متعلق امیر المؤمنین علیہ السلام

كاخطبه

"کافی" میں خود سے متصل سند کے ساتھ محمد بن جعفر عقبی سے مرفوع طور پر منقول ہے کہ:

خَطَبَ أَمِيرُ الْمُٰوْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ ءَادَمَ لَمْ يَلدْ عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَحْرَارٌ وَلَكِنَّ اللهَ خَوَّلِ بَعْضَكُمْ بَعْضًا ·

ُفَمَّنُّ كَانَ لَهُ بَلَاَءَ فَصَبَرُ فِي الْخَيْرِ،فَلَا يَمُنَّ بِه عَلَي الله عَزَّوَجَلَّ. أَلَا وَقَدْ حَضَرَ شَيْءٌ،وَ نَحَنُ مُسَوَّونَ فيه بَيْنَ الاسْودَ وَ الاحْمَرِ. فَقَالَ مَرْوَانُ لطَلْحَة وَالرُّبَيْرِ:مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرُكُمَا .

قَالَ:فَأَعْطِي كُلَّ وَاحد تَلَاثَةَ دَنَانِيرَ.وَأَعْطِي رَجُلاً مِنَ الانْصَارِ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، وَجَآءَ بَعْدُ غُلَامٌ أَسْوَدُ فَأَعْطَاهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ.

فَقَالَ الانْصَارِيِّ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! هَذَا غُلَامٌ أَعْتَقْتُهُ بِالامْسِ، تَجْعَلُنى وَ إِيَّاهُ سَوَآء؟

ُ فَقَالَ:إِنِّي نَظَرْتُ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَمْ أَجِدْ لِوُلْدِ إِسْمَعِيلَ عَلَي وُلْدِ إِسْحَقَ فَضْلاً.'

"امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں خداکی حمد و ثنااور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے بعد فرمایا:

اے لوگوں! ابو البشر آدمٌ اپنے ساتھ کوئی غلام اور کنیز لے کر نہیں آئے تھے اور نہ ہی خود کسی کوغلام بنایا تھا، در حقیقت تمام لوگ آزاد ہیں لیکن خدانے اپنے نظام کے تحت بعض لوگوں کو بعض دوسرے لوگوں کے سپر دکیا

ہے۔

جو شخص اسلام قبول کرنے میں مقدم ہے اور سختیوں و مشکلات کو سخل کیا ہے اور نیک اعمال میں صبر و پائیداری سے کام کیا ہے وہ خداوند عزوجل پر احسان نہ جتائے (کہ اسے استحقاق کی بنیاد پر مسلمانوں کے بیت المال سے زیادہ مقدار میں حق ملے) آگاہ رہوکہ مجھ تک جو مالیت بہونچی ہے اس کے تقسیم میں سیاہ پوست وسرخ پوست میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

اسی وقت مروان نے طلحہ وزبیر سے کہا: علی علیہ السلام کے اس کلام سے تم دونوں کے علاوہ کوئی مراد نہیں ہے!

ا ـ "روضه کافی "ص ۲۹ ـ

امیر المومنین علیہ السلام نے ہر ایک کو تین دینار عطا کئے،انصار کے ایک شخص کو تین دینار دیئے اس کے بعد ایک سیاہ پوست غلام آیا حضرت نے بغیر کسی تفریق کے اسے بھی تین دینار عطا کئے تو وہ انصار ی شخص بول اٹھا:اے امیر المومنین علیہ السلام! یہ غلام ہے جسے میں نے کل ہی آزاد کیا ہے اور آپ بیت المال سے اموال کی تقسیم میں مجھے اور اسے مساوی قرار دے ہیں؟

توحضرت نے فرمایا: میں نے جب کتاب خدا پر نظر ڈالی اور تدبر کیا تو پایا کہ اولاد اساعیل کے لئے اولاد اسحاق کی نسبت کوئی فضیلت وبرتری نہیں ہے۔"

رعیت کی امیر المؤمنین علیہ السلام سے تقسیم بیت المال میں گور نرول کی شکایت

نیز "کافی "میں مرحوم کلیٹی نے خود سے متصل سند کے ساتھ فضل بن ابی مرّہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کچھ غیر عرب مسلمان جنہیں موالی کہا جاتا تھا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں باریاب ہوئے اور عرض کیا کہ: ہم ان عرب حکم انوں (جو گذشتہ خلفاء اور ان کے ذریعہ منسوب حکام تھے) کی آپ سے شکایت کرنے آئے ہیں رسول خدا اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ کے اموال کو،ان کے اور اعراب کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کرتے تھے اور سلمان فارسی و بلال حبثی وصہب درمیان مساوی طور پر تقسیم کرتے تھے اور سلمان فارسی و بلال حبثی وصہب

۱۳۵۷ معاد شناس - تیسری جلد

رومی کی عرب خواتین سے شادی کرائی اور ان کے در میان شادی کے سلسلہ میں عرب اور عجم کا کوئی فرق قرار نہیں دیا لیکن میہ عرب؛ رسول خدالی ایکی ایکی کے سکتے۔ کے اس عمل سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایساکام نہیں کر سکتے۔

تو امیر المومنین علیه السلام عرب و روساء سے بات چیت کرنے اور انہیں متقاعد کرنے کے ان کے پاس گئے اور ان سے اس سلسلے میں گفتگو کی توانہوں نے مخالفت کی اور چنج کر کہنے لگے:

اے ابو الحن علیہ السلام! ہم ایبا نہیں کریں گے، ہم ایبا ہر گز نہیں کریں گے۔ کریں گے۔

حضرت عصہ کی حالت میں ان کی بزم سے باہر نکلے جبکہ ان کی ردا زمین پر خط دے رہی تھی اور فرمایا:

اے موالی جماعت! یہ تمہیں یہودونصاریٰ کی طرح سمجھتے ہیں او رتمہارے ساتھ یہودونصاریٰ کی طرح طرز عمل رکھنا چاہتے ہیں۔

یہ تمہاری بیٹیوں سے شادی کریں گے لیکن اپنی بیٹیوں کی تم سے شادی نہیں کریں گے اور بیت المال سے جس مقدار میں خود لیں گے اس مقدار میں تمہیں نہیں دیں گے۔

آپ سبھی تجارت کریں اور اپنا معاش خود سکمیل کریں،خدا آپ پر رحت کرے! کیونکہ میں نے رسول خدالٹا گالیا کو فرماتے سناہے:

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے انگال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۵۷

روزی کے دس جز ہیں اور خداوند عالم نے ان میں سے نوجز کو تجازت میں قرار دیا ہے اور دیگر تمام چیزوں میں روزی کا صرف ایک جز ہی رکھا ہے۔ ا"

امام علی علیہ السلام کی حکومت میں اشعث کی خلاف ورزیاں
اس بنا پر اشعث بن قیس کو جو کہ عرب کے سر داروں میں سے تھا،
عثان بن عفان آ ذربائیجان سے حاصل ہونے والے خراج و ٹیکس سے ایک
لاکھ درہم دیتے تھے؛

للذا وہ حکومت امیر المومنین علیہ السلام کے تحت تمام مسلمانوں کے مساوی حقوق کے لئے راضی نہیں تھا،اسی سبب اعتراض و مخالفت کرتا تھا۔ اجتماعی عدالت کی بر قراری میں حضرت کی مخالفت

کتاب"الغارات" میں ابراہیم بن محمد ثقفی کوفی نے عباد بن عبداللہ

اسدی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں:

كُنْتُ جَالَسًا ْيَوْمَ الْجُٰمُعَّةُ وَ عَلِيًّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْطِبُ عَلَي مِنْبَرِ مِنْ ءَاجُرِ، وَ ابْنُ صَوْحَانَ جَالِسٌ؛ فَجَآءَ الاشْعَثَ، فَجَعَلَ يَتَخَطِّي النَّاسَ. فَقَالَ: يَا أَميرَالْمُؤْمنينَ! غَلَبَتْنَا هَذه الْحَمْرَآءُ عَلَي وَجْهِكَ، فَغَضبَ. فَقَالَ ابْنُ صَوْحَانَ: لَيُبيَّنُ الْيَوْمَ مَنْ أَمْرِ الْعَرَبِ مَا كَانَ يَخْفَيَ. فَقَالَ ابْنُ صَوْحَانَ: لَيبيَّنُ الْيَوْمَ مَنْ أَمْرِ الْعَرَبِ مَا كَانَ يَخْفَيَ. فَقَالَ ابْنُ عَلِيهِ السَّلَامُ: مَنْ يَعْدُرُنِي مِنْ هَؤُلَآء الظَّياطرَة؟ يُقيلُ فَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ يُهَجِّرُ قَوْمٌ لذكْرَ الله، فَيَأْمُرُنِي أَنْ أَرْدِ الله، فَيَأُمُرُنِي أَنْ

ا_" بحار الانوار " كمپانی، ج۹، ص ۲۳۸_

۲_"الغارات"رج، ص ۲۵س_

أَطْرُدَهُمْ فَأَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ. وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةِ وَ بَرَأَالنَّسَمَةِ لَقَدْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ ءَاله[وَسِلَّمَ] يَقُولُ: لَيَضْرِبُنَّكُمْ وَ الله عَلَيْهُ بَدْءًا. قَالَ مُغَيْرَةُ: كَانَ عَلِيَّ عَلَيْهُ عَلَيْهُ بَدْءًا. قَالَ مُغَيْرَةُ: كَانَ عَلِيَّ عَلَيْهُ السِّلَامُ أَمْيلَ إِلَي الْمَوَالِي وَ أَلْطَفَ بِهِمْ، وَ كَانَ عُمَرُ أَشَدَّ تَبَاعُدًا مِنْهُمْ. السَلَامُ أَمْيلَ إِلَي الْمَوَالِي وَ أَلْطَفَ بِهِمْ، وَ كَانَ عُمَرُ أَشَدَّ تَبَاعُدًا مِنْهُمْ.

"میں بروز جمعہ خطبہ سننے کے لئے بیٹھا تھااور حضرت علی علیہ السلام اینٹوں کے بنے منبر کی بلندی سے خطبہ ارشاد فرمارہے تھے،اور صَعْصُة بن صَوحان بھی وہاں بیٹھے تھے اسی وقت اشعث بن قیس آیا، اور بےساختہ

ا_"الغارات"ج٢،ص٩٩٨ و٩٩٩_

٢- ابن الى الحديد نے "شرح في البلاغه " كے آخر ميں حضرت على عليه السلام كى حكمتوں اور موعظوں پر مشتل مزار جملوں كو كلمات قصاركى صورت ميں نقل كيا ہے اس ميں سے ٢٥ ٢ وال كلمه يہ ہے : أمّا هذا الاعْوَرُ - يَعْنِي أَشْعَتَ - فَإِنَّ اللهُ لَمْ يَرْفَعْ شَرَفًا إِلاّ حَسَدَهُ وَلا أَظْهَرَ فَضْلاً إلاّ عابَهُ، وَ هُوَ يُخْدَعُها يَخافُ وَ يَرْجوه فَهُو بَيْنَهُما لا يَثِقُ بِواحِدِ مِنْهُما وَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ بِأَنْ جَعَانًا وَ لَوْ كَانَ شُجاعًا لَقَيْلَهُ الْحَقَّ.

وَ هَذَا اَلا عُوَرُ يَغُويهِ وَ يُطْغيه اِنْ حَدَّتُهُ كَدَّبَهُ وَ إِنْ قَامَ دُونَهُ نَكُصَ عَنْهُ وَهُما كَالشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لللهَ رَبَّ الْعَلَمِينَ الْكَانَ يَعَلَى الشَّخْتُ لَكِنَ سِكَانا اللهِ اللهَ وَ الْكَانِ اللهَ وَ الْكَانِ اللهَ وَ الْعَلَمِينَ اللهِ اللهَ وَ اللهُ اللهُ وَ اللهُ اللهُ وَ اللهُ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ اللهُ وَ اللهُ وَاللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَاللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَاللهُ وَ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ واللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ

اور یہ بدخلق وزمانہ جاہلیت کا شدت پیند۔ یعنی جریر بن عبداللہ البجلی۔ یہ اپنے علاوہ سب کو دیکھتا ہے اور مرایک کو چھوٹا سمجھتا ہے سب کی تو ہین و تحقیر کرتا ہے، اس نے اپنے شکم کو آگ سے بھر لیا ہے اور پھر بھی ریاست یا کسی شہر کی امارت کا طلب گار ہے اور یہ کانااس کو بہکاتا اور دھوکے میں رکھتا ہے کہ اس سے کچھ کہے تو جھٹلاتا ہے اورا گراس سے دور ہوتا ہے تو وہ اس سے ناراض ہوجاتا ہے، یہ دونوں اس

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۵۹

لوگوں کی رعایت کئے بغیر سب کے اوپر سے گزرتا ہواامیر المومنین علیہ السلام کے پاس بہونچااور کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! تبہاری حکومت میں یہ سرخ پوست لوگ ہم پر غالب ہوئے ہیں اور یہ کہتے ہوئے غصہ سے اس کا چہرہ متغیر ہوگیا۔

ابن صوحان نے کہا: آج امیر المومنین علیہ السلام عرب کے ان امور پر روشنی ڈالیں گے جسے آج تک مخفی رکھا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کون ہے جو میری حمایت میں ان گتاخ و متکبر افراد کے سامنے کھڑا ہو؟ یہ پُر طمع و متکبر افراد جو ہمیشہ دنوں میں شکم کے بل اپنے بستروں پر پڑے رہتے ہیں اور ٹھنڈے گھروں میں محو استراحت ہوتے ہیں اور مجھ سے توقع رکھتے ہیں کہ ان گرم ہوادؤں میں گھروں سے نکل کر ذکر خدا کے لئے آنے والے لوگوں کو اپنے پاس سے بھگادوں اور انہیں اپنے پاس جگہ نہ دوں اور اس طرح میر اشار بھی سمگروں میں ہونے لگے۔

اس خدائے برحق کی قتم! جو بے جان دانوں کو شگافتہ کرکے جان وروح کو خلق کرتا ہے، بے شک میں نے حضرت محمد اللّٰی اللّٰہ کو فرماتے ہوئے سناہے:

شیطان کی طرح ہیں کہ جب شیطان نے انسان سے کہا کہ کفر اختیار کراور جب اس نے کفر اختیار کیا تو شیطان نے کہا کہ میں تجھ سے برگ ہوں۔اور میں خداسے ڈرتا ہوں جو عالمین کا پالنے والا ہے۔ ("شرح نیج البلاغہ" میں جلدی، ص/۲۸۷ و۲۸۸ مطبوعہ داراجہ یا آبا العربیّة) یہ عجم (غیر عرب مسلمان) دین خداکے تحقق کے لئے آخر میں تم پر اسی طرح شمشیر چلائیں گے جس طرح تم نے ان پر ابتدائے اسلام میں چلائی تھی۔

مغیرہ ضَبیّ کہتا ہے کہ: علی علیہ السلام موالی اعاجم (یعنی غیر عرب مسلمانوں) پر خاص طور سے مہر بان تھے جبکہ عمر ان لو گوں سے بشدت دوری بنائے رکھتے تھے۔ "

اس حدیث شریف کو جزری نے "نہایہ "میں نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ: حُمْراء سے مراد ایرانی و رومی عجم لوگ ہیں، اور عرب موالی کو بھی حمراء کہتے سے اور ضیاطرہ: هُمُ الضَّخامُ الَّذینَ لا غِنآءَ عِنْدَهُمْ. یعنی وہ لوگ ہیں جو شور مچاتے ہیں لیکن ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا، اس کے مفرد ضیطار ہے اور یااسم زائد ہے، اور حثایا بستر کو کہتے ہیں جس کا مفرد کشیّۃ ہے۔ ا

ا ـ " نهایة " ماده ضطر : ج ۳، ص ۸۷؛اور ماده حثا: ج۱، ص ۹۹۳؛اور ماده حمر : ج۱، ص ۳۸۸ ـ

نیز جزری نے "نہایة " ج ۳، ص ۱۹۷ پر یَعْدُرُ فِی کے معنی کے متعلق رقم کیا ہے کہ فَاسْتَعْدَر رَسولُ الله صَلّی اللهٔ عَلَیْه وَ ءَاله مِنْ عَبْد الله اَفِیَ فَقَالَ وَ هُو عَلَی الْمَنْبَرِ : مَنْ یَعْدُرُ فِی مِنْ رَجُلِ قَدْ بَلَغَنِیَ صَلّی اللهٔ عَلَیْه وَ ءَاله مِنْ عَبْد الله اَفِیَ فَقَالَ وَ هُو عَلَی الْمَنْبَرِ : مَنْ یَعْدُرُ فِی اِنْ یَعْدُرُ فِی اِنْ یَعْدُرُ فَی اَلهٔ عَلَی سَوّء صنیعه فلا عَنْهُ کَذَا وَکَذَا وَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا أَعْدُرُ فَی مِنْد الله ای کو تنبیه کرنا چاہی اور فرمایا : کون ہے کہ جواس شخص سے مجھے معذور رکھے اور میری جانب سے اس کو تنبیه کرے اور میری تثویق کا مستحق قرار پائے؟ سعد نے کہا: یا رسول اللہ میں اس کو تنبیه کرتا ہوں۔ یعنی جو بھی اس کو تنبیه کرے گا کہ وہ یہ بری حکتیں انجام نہ دے تو میری طرف سے ملامت کاحقدار نہیں ہے۔

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۶۱

نیز مُبرَّد نے کامل میں بیان کرتے ہوئے امیر المومنین علیہ السلام کے قول کو اس طرح نقل کیا ہے:

مَنْ يَعْدُرُنِي مِنْ هَذِهِ الضَّيَاطِرَةِ؛يَتَمَرَّعُ أَحَدُهُمْ عَلَي فِرَاشِهِ تَمَرَّغُ الْحَمَارِ؟

"کون ہے جو میری طرف سے ان ضیاطرۃ کو سزا دینے کے لئے اٹھ کھڑا ہو، یہ متکبر اور فضیات سے عاری لوگ جو گدھے کی طرح اپنے بستروں پر کھاتے اور لوٹنے ہیں۔"

علامہ مجلسی نے "بحار الانوار "میں اس کی مخضر شرح بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا ہے۔ '

اشعث بن قیس سمجھتا تھا کہ چونکہ وہ ایک سردار ہے للذام رجگہ سے بیت المال کو فہ بہونچ گا توامیر المومنین علیہ السلام بیت المال کے دروازے کو اس کے لئے کھول دیں گے اور بیت المال کی چابی اس کے حوالے کردیں گے۔ امیر المومنین علیہ السلام جنہوں نے اپنے حقیقی بھائی کے عیال دار مونے کے باعث ایک صاع یعنی تین یاؤگندم کو دینے سے نہ صرف انکار کردیا

ومنه حدیث أیی الدَّردآء: مَن یعدرُنی من معاویة أنا أخبرُه عَن رسولِ الله و هو یُخبرُنی عَن رَائِه؟ ای طرح ہے حدیث ابی دردا: جو میری جانب سے معاویہ کو تنبیہ کرے کہ میں اس کورسول خدا کی طرف سے خبر دیتا ہوں اور وہ مجھ کواپنی رائے بتاتا ہے۔

ومنه حدیث علی بَمَنْ یَعْدُرُنی مِنْ هَوُّلاَهِ الضَّیاطِرَةِ؟ اک طرح به حدیث امیر المورمنین علی علیه السلام که کون به که جو میری جانب سے آن متکبرول کو تنبیه کرے۔ ار "الغارات "ج۲، ص ۸۲۹ تعلیقات کے ضمن میں۔ ۲۔ "بحار الانوار "مطبوعه کمانی، ج۸، ص ۲۳۳ و ۲۳۳ ک بلکہ سخی سے تاکید کردی کہ بیت المال سے اپنے سہم سے زیادہ مال کا تقاضہ نہ کریں، تو وہ ان ضیاطرۃ اور جایر افراد کو سجاوز کی اجازت کیے دے سکتے ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کو اشعث ابن قیس کا قبل کی د صمکی دینا اشعث بن قیس ایک بار حضرت کی خدمت میں کچھ ما نگنے کے لئے آیا تو حضرت نے دینے سے انکار کردیا اس وقت اس نے حضرت کو قبل کرنے کی دھمکی دی، تو حضرت نے دینے سے انکار کردیا اس وقت اس نے حضرت کو قبل کرنے کی دھمکی دی، تو حضرت نے جواب دیا: أبالموْتِ تُهَدِّدُنِي فَوَاللهِ مَا أَبَالِي وَقَعْتُ عَلَي الْمَوْتِ أَوْ وَقَعَ الْمَوْتُ عَلَي.

"کیا تو مجھے موت سے ڈراتا ہے؟خداکی قشم مجھے خوف نہیں ہے کہ میں موت پر جاپڑوں یاموت مجھ پر آن پڑے۔"

چونکہ یہ ایام شہادت امیر المومنین علیہ السلام سے منسوب ہیں للذا مناسب لگاکہ منافقوں کے ذریعہ حضرت کو پہو نچنے والی تختیوں کو بیان کروں کہ ان متکبر افراد میں سے ہر ایک خود کو ایک شخصیت سمجھتا تھا؛ حالا نکہ اپنے موضوع معاد سے پچھ ہٹ گیاہوں لیکن امیر المومنین علیہ السلام کی بخشش وبزر گواری اور ان رذائل و پست ، خود غرض وجاہ طلب جو اپنے ہمراہ تفرقہ اور نفاق وحضرت کے عادلانہ حکومت کا نظام در ہم بر ہم کرنے کے لئے ایک جماعت بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے اور ہر زمانہ اور ہر جگہ ایسے خیالات کے لوگ نظر آتے ہیں اور خود غرض کے تحت تجاور کرنے آتے ہیں، ان باتوں پر غور نظر آتے ہیں اور خود غرض کے تحت تجاور کرنے آتے ہیں، ان باتوں پر غور

ا_" مقاتل الطّالبين "ص م س_

انیسویں مجلس۔ عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۹۳

وفکر کے ذریعہ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ خدانخواستہ انجانے میں ہم خود تو ادعائے شیعیت کے باوجود اسے اعمال میں ملوث تو نہیں ہیں یا تفرقہ ڈالنے والے کسی شخص کی اندھی تقلید میں مبتلا تو نہیں ہیں کہ حقیقت ولایت کے مقابلہ میں کھڑے ہوں۔

یکی وہ مقام ہے جب جہنم کی سزاایسے جنایات کاروں کے لئے مزید سخت ہوجاتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: یَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاتِ وَ تَقُولُ هَلْ مِن مَزِيدِ نَيْر خدائ متعال نے پکار کے کہا: اُلْقِيا فِي جَهَنَّمَ کُلَّ تَقُولُ هَلْ مِن مَزِيدِ نَيْر خدائ متعال نے پکار کے کہا: اُلْقِيا فِي جَهَنَّمَ کُلَّ تَقُولُ هَلْ مِن مَزِيدً عَدل سے اسے پکھ حاصل نہ ہوگا۔

اشعث بن قیس نے امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت میں ابن ملم کی مدد کی

"کافی "میں مرحوم کلیٹی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان کاتب علی ابن یقطین سے، انہوں نے ایک دوسرے شخص سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کاخون ناحق بہانے میں شرکت کی اور اس کی بیٹی جعدہ نے حضرت امام السلام کاخون ناحق بہانے میں شرکت کی اور اس کی بیٹی جعدہ نے حضرت امام

ا۔ سورۂ ق، آیت ۳۰: "اس روز ہم جہنم سے کہیں گے جہنم میں ڈالے گئے کثرت افراد کے باوجود کیا تو سیر ہو گئی ؟ توجواب آئے گا کہ میری بھوک ابھی میٹی نہیں کیا اس سے زیادہ ممکن ہے۔ " ۲۔ سورۂ ق، آیت ۲۴: "مرکافر شخص جواپنے کفر وعناد پر مصر ہے اسے آتش جہنم میں ڈال دو۔ "

۱۳۹۴ معاد شناسی - تیسر ی جلد

حسن علیہ السلام کو زمر دیا اور اس کے بیٹے محمد نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون بہانے میں مشارکت کی۔ ا

اشعث ۱۹ویں رمضان بس بہری کی تمام شب مسجد کوفہ میں بیدار رہااذان صبح کا وقت قریب تھا کہ مجر بن عدی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اشعث بن قیس نے ابن ملم کی طرف رخ کرکے کہا: یَابْنَ مُلْجَمِ النَّجاءَ النَّجاءَ النَّجاءَ لِحاجَتِكَ فَقَدْ فَضَحَ الصَّبْحُ. "جلدی کرو، جلدی کرو صبح طلوع ہونے والی ہے ورنہ رسوا ہو جاؤگے۔ "

وہ کہتے ہیں کہ: اشعث کی بات سن کر میر ابدن لرزنے لگا اور میں نے کہا: یَا أَعْوَد اِ تَو عَلَی علیہ السلام کو قبل کرنا چاہتا ہے؟ میں فوراً اٹھا اور امیر المومنین علیہ السلام کے گھر کی طرف بڑھا تاکہ حضرت کو خبر دے دوں کہ مسجد میں آپ کے خلاف سازش ہورہی ہے لیکن اتفا قاً حضرت دوسرے راستہ سے مسجد بہو پی گئے، میں فوراً پلٹا تاکہ مسجد میں حضرت کو خبردار کردوں، جب میں مسجد بہو نیچا تو ضربت حضرت کے فرق مبارک کو شگافتہ کرچکی تھی۔ اساہ آندھی چلنے گئی مسجد کے دروازے آپس میں ٹکرانے لگے آسان وزمین کے درمیان جبرائیل کی ندا گو نجی : تَهَدَّمَتْ وَالله أَرْکَانُ الْهُدَي وَ انظَمَسَتْ وَ الله الْعُدُوةُ السَّمَاءَ وَأَعْلَامُ التَّقَي وَانْفَصَمَتْ وَالله الْعُدُوةُ

ا_"روضه کافی "ص۲۲ا_

٢_ "ار شاد مفيد " مطبوعه سنگي ، ص١١؛ اور " بحار الانوار " کمپاني ، ج٩ ، ص٢٥٦_

انیسوس مجلس - عالم برزخ میں انسان کے اعمال کا برزخی صورت میں اس کے ساتھ ہونا / ۳۲۵

الْوُثْقَي؛قُتلَ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدالْمُصْطَفَي،قُتلَ الْوَصِيَّ الْمُجْتَبِي، قُتِلَ عَلِيًّ الْمُرْتَضِي، قُتلَ اللهُ ثَقِياء ؛ قَتلَهُ أَشْقَي الاشْقِيَاء ؛ اللهُ سَيِّدُ الاَوْصِيَاء ؛ قَتلَهُ أَشْقَي الاشْقِيَاء ؛ اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى

ا ـ " بحار الانوار " كمپانی، ج ۹، ص ۲۷ ـ